رجسٹرڈ ایل نمبر

ترجمان حکمت شاہدرہ لاہور کا ربردست ماہوار آرگن

بادہ و جوش است و یاراں منتظر ساقیا خذ ما صفا و دع ما کدر

تبصرۃ الاطباء

ریورٹ نمبر

سالانہ چندہ	۳
ممالک غیر سے	۵
قیمتی پرچہ	۴

معاونین حضرات سے ۱۰
رؤساء و امرا سے ۵
نمود صفت

چیف ایڈیٹر سلطان دوراں بقراط زماں جناب استاد الاطبا صاحب مسیح الطب حاذق حکیم حافظ محمد اسحاق صاحب بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ایڈیٹر حکیم حاذق ممتاز الاطبا حکیم [illegible] ممتاز الاطبا حکیم [illegible]

[illegible] ممتاز الاطبا حکیم محمد [illegible] پرنسپل دار العلوم طبیہ راولپنڈی (۲) ممتاز الاطبا حکیم مولانا نظام الدین شاگرد و شاہی مسیحائی حکیم [illegible]

[illegible] الحکماء ممتاز الاطبا حکیم ڈاکٹر دوست محمد صاحب تنخواہ یافتہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور (ملتان چھاؤنی)

منیجر دفتر ماہنامہ تبصرۃ الاطباء فلیمنگ روڈ لاہور

فرائض ممبران انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب یا ڈاکٹر یا شخص اس فن سے مذاق رکھتا ہو۔ انجمن کا ممبر بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ تحریری اقرار کرے۔ کہ میں اغراض مقاصد اور قواعد وضوابط انجمن کو ملاحظہ فرمالیا ہے۔ اور مجھے تمام امور کیساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ میں حتی الوسع ان پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا سرانام نمبر ممبران لکھ لیا جائے۔ اور اس خط پر پورا پتہ بعد تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کیساتھ رشتۂ اتحاد و اتفاق کو بڑھائے۔ اور ان کو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معاملات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفید کرے اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے

(۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہے۔ کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے۔ اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۴) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ طبی دنیا اپنے زیر علاج مریضوں کے لئے باقاعدہ رجسٹر رکھیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں (۵) جو باقاعدہ مطب نہیں کرتے وہ بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۶) ہر معالج کے لئے لازم ہے۔ کہ انجمن کی مجربہ یعنی تجربہ شدہ ادویہ استعمال کرے خواہ وہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی دوافروش کے پاس رکھوائے۔ اور وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اہتمام سے تیار کرائے یا کارخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور سے تیار کردہ منگوائے

(۷) تشخیص امراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزاد عا کرنے میں کوشاں رہے خصوصاً جن امراض و ادویہ کی تحقیقات کے متعلق مرکز سے ہدایت ہو۔ انکی تحقیقات میں حسب ہدایت دریغ نہ کیا جائے (۸) نیز طبیب ممبران کا فرض ہے۔ کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں:

منیجر

مقاصد رسالہ

علم العلاج کے تمام مروجہ طریقوں مثلاً ڈاکٹری، ویدانی، آیورویدی ہومیوپیتھک نیچر کے اصولوں پر محققانہ اور ناقدانہ بحث کر کے ان کے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور ان کے صحیح مگر مختلف مسائل کو تطبیق دیکر ایک جدید مکمل اور صحیح طب کا دنیا میں رسالہ کا خاص اور پہلا مقصد ہے (۲) انجمن خادم الحکمت کی جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہ کرنا (۳) تمام ضروریات طبی جنکا وہ اظہار کریں پورا کرنیکی کوشش کرنا (۴) العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت مشورہ دینا۔

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲ تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔ جن اصحاب کے نہ پہنچے وہ بیس تاریخ کے اندر اندر دفتر سے مفت طلب کر سکتے ہیں

(۲) طبی سوالات مفت درج ہونگے۔ لیکن شخصی سوالات جو کسی مریض کے طبی مشورے کے رنگ میں ہوں ۲ روپیہ فی سوال اس کے ہمراہ بھیجنا ہوگا۔ ممبران انجمن اس شرط سے مستثنیٰ

(۳) نرخ اشتہارات حسب ذیل ہے جو نہایت ارزاں ہے، مزید طلب کا کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ اُجرت پیشگی

یکبار	ایک دفعہ	سہ ماہی
ایک صفحہ	۷	۲۰
½ ″	۴	۱۲
¼ ″	۲	۶
⅛ ″	۱	۳

(۴) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاکخانہ میں اطلاع دیں ہمیشہ یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کرنی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ کر دیں تاکہ پتہ تبدیل کر لیا جائے۔ ورنہ رسالہ نہ پہنچنے پر

(۵) جوابطلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ ٹکٹ لگا ہوا ہو شکایت معاف۔

TAB-SARA-TUL-ATIBBA.

(Monthly Medical Critic.)

Luqman-i-doran Buqrat-i-Zaman Ustaz-ul-Atibba Mujid Tib-i-Jadid

Bani All India Anjman Khadim-ul-Hikmat.

55, Fleming Road, LAHORE.

مکالمات و مخاطبات

(از جناب ارسطوئے زماں، افلاطونِ دوراں استاذ الاطبا صاحب موجد طب جدید بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ)

معزز ناظرین تبصرہ و ممبران انجمن خادم الحکمت! آپ کا یہ خادم قریباً ڈیڑھ سال کے ایک طویل عرصہ کی غیوبت اور جدائی کے بعد آپ کی خدمت میں واپس آکر آپ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اور چونکہ میں ایک مسلمان ہوں۔ اس لئے اپنی مذہبی تعلیم کے ماتحت اور اپنی رسم و عادت کے مطابق ایک بہترین تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اور وہ ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جس کے یہ معنی ہیں کہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کے مال و جان۔ عزت و آبرو اور متعلقین وغیرہ وغیرہ پر سلامتی کا نزول ہو اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں آپ کے اور آپ کے متعلقین کے شامل حال ہوں۔ اور میں خیال اور تصور میں نہیں لا سکتا۔ کہ اس سے بہتر بھی کوئی تحفہ ہو سکتا ہے۔ جو میں ہدیۃً پیش کر سکوں۔

اس کے بعد میں مناسب بلکہ ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان کی خدمت میں اس غیوبت اور جدائی کے وجوہات اور پھر واپسی کے علل و اسباب من و عن بیان کر دوں تاکہ آپ میرے ماضی و حال سے آگاہ اور مطلع ہو کر میرے مستقبل کے لئے صحیح طور پر مشیر و معاون بن سکیں۔ کیونکہ اصلاح و تجدید طب کا یہ عظیم الشان کام جس کا بیڑا میں نے آپ کی معیت کے طفیل اٹھا رکھا ہے۔ بجز آپ کی امداد و معاونت اور آپ کے قیمتی اور انمول مشوروں کے میرے ضعیف و ناتوان کاندھوں سے اٹھایا نہیں جا سکتا۔ آپ سے مخفی نہیں ہے۔ کہ ہمارا اصلاح و تجدید طب کا کام صرف ایک ہی طب کے ساتھ وابستہ اور متعلق نہیں ہے۔ مثلاً اگر صرف یونانی کی اصلاح و تجدید کے ہی متعلق ہوتا۔ تو پھر بھی یہ بہت بڑا کام تھا۔ لیکن ہم نے اس کو صرف یونانی طب تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ دنیا جہان کی تمام پرانی اور نئی طبوں پر حاوی اور محیط کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ کام اس قدر کٹھن اور محال ہو گیا ہے۔ کہ اس کو سرانجام دینے کے لئے اگر ایک طرف سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طبی علماء و فضلا کی متفقہ مساعی کا متقاضی ہے۔ تو دوسری طرف ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لاکھ روپوں اور اشرفیوں کے خرچ اور صرف کو چاہتا ہے۔ اور پھر باوجود اینہمہ یہ کام کوئی سال و سال کا کام نہیں بلکہ صدیوں کا کام ہے۔ تو پھر بھلا ایک واحد شخص جس کی مالی کمزوری بے بضاعتی اور کم مائیگی اظہر من الشمس ہے۔ کیونکر سرانجام دے سکتا ہے۔

احباب من! آپ خوب جانتے ہیں کہ اس کام کے انصرام و اتمام کے لئے جس قدر میرے دل میں خواہش اور تمنا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی اگر تمام ممبرانِ انجمن کے دلوں میں ہوتا۔ تو یہ کام جہاں تک اب پہنچا ہے۔ اس سے کہیں دور تک پہنچا ہوا ہوتا۔ سوائے چند ممبروں کے باقی سب کے سب تماشائیوں کی طرح دور سے تماشا دیکھنے والے ثابت ہوئے ہیں۔ یہی میرا دردِ دل تھا جس نے باوجود بے بضاعتی کے مجھ سے تبصرہ جاری کرایا۔ لیکن چونکہ تبصرہ کی مصروفیات مجھے آئندہ کی علمی ترقیات کے راستہ میں رکاوٹ

ثابت ہوئیں۔ اس لئے جلدی ہی سے مجھے اس کا چھوڑ دینا بہتر معلوم ہوا۔ لیکن جب بھی میں نے اس کے چھوڑ دینے کا قصد کیا۔ تمام احباب نے مل کر مجھے اسی میں مشغول رہنے کی سفارش کی۔ کئی دفعہ یہ سوال میری طرف سے پیش کیا گیا۔ کہ میں اس جھمیلے میں رہ کر نہ عام مطالعہ کر سکتا ہوں اور نہ تجربات مزید کر سکتا ہوں۔ اس لئے طب جدید کی کوئی بھی کتاب نہیں بن سکے گی۔ حالانکہ سب سے بڑا کام جو مجھ پر بطور فرض عاید ہوتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ میں طب جدید کے نصاب کو مکمل کروں۔ لیکن افسوس باوجود اس کے کہ میرے اس سوال کو سب نے صحیح بھی سمجھا۔ مگر پھر بھی کسی نہ کسی ڈھنگ سے مجھے اسی تبصرہ کے گرداب میں دھکیل دینے پر اتفاق آرائے کیا گیا۔ اسی طرح دس گیارہ سال کا عرصہ گزر گیا۔ جس میں سوائے کتاب الادجاع اور کلیات طب جدید کے کوئی تیسری کتاب میں لکھ نہ سکا۔ حالانکہ اصل کام تصنیف ہے۔ نہ کہ رسالہ کا اجراء۔ کیونکہ رسالہ تو صرف انجمن کے تمام کاموں اور طب جدید کے لئے ایک آلۂ اشاعت ہے۔ اور بس لیکن جب اصل کام نہیں ہو رہا۔ تو پھر رسالہ کس چیز کی اشاعت کرے۔ آخر رسالہ بھی پھیکا پڑنے لگا کیونکہ اس میں نہ تو کوئی نیا اور جدید مضمون ہوتا اور نہ کوئی نئی تحقیقات ہوتی۔ اس لئے خریدار بھی کم ہونے شروع ہو گئے۔ تو پھر میں نے احباب سے مشورہ لیا۔ جس کے جواب میں کسی نے کہا۔ چونکہ مضامین علمی ہوتے ہیں۔ اور علمی مذاق کے لوگ دنیا میں کم ہیں۔ اس لئے کثرت سے اس کی اشاعت نہیں ہو سکتی۔ لہذا تبصرہ میں عام مضامین بھی ہونے چاہئیں۔ تاکہ عام لوگ اس کے خریدار بن سکیں۔ کسی نے کہا۔ کہ دوسرے رسالوں کے سائز بڑے ہیں۔ اس لئے وہ مقبول عام ہیں۔ لہذا اس کا سائز بڑھانا چاہیئے کسی نے کہا۔ کہ دوسرے رسالوں کے حجم زیادہ ہیں۔ اس لئے تبصرہ کا حجم بھی زیادہ کرنا چاہیئے۔ کسی نے کہا کہ دوسرے رسالوں کا چندہ کم ہے۔ اس لئے قیمت بھی فی رکم کر دینی چاہیئے۔ اگرچہ قیمت کم کر دینے سے آمدن کم ہو جائیگی لیکن چونکہ خریدار بڑھ جائیں گے۔ اس لئے آمدن قریباً اسی مقدار پر آجائے گی۔ غرض احباب نے بہت کچھ کہا۔ اور میں نے بھی تمام مشوروں پر یکے بعد دیگرے عمل کر کے دیکھا۔ مگر نتیجہ وہی رہا۔ جیسا کہ چاہیئے تھا۔ انجمن اور طب جدید کی ترقی ویسے ہی رکی رہی۔

گذشتہ سے پیوستہ سال حکیم عبدالرحیم صاحب جمیل نے بمعیت حکیم محمد عبدالغنی صاحب ناظم انجمن اور بعض دیگر حضرات نے مجھے کہا۔ کہ ہم آپ کے منشا کو پورا کرتے ہیں آپ تبصرہ ہم کو دیدیں۔ ہم اس کو چلائیں گے۔ اور آپ صرف تصنیف کے کام میں لگ جائیں۔ چنانچہ میں نے تبصرہ دے دیا۔ اور جمیل صاحب نے عوام کے لئے اس کو خوب سجایا۔ تصاویر بھی دیتے رہے۔ نسخہ جات بھی بہتیرے دیئے۔ کیمیا کے چرب لقمے بھی بہت دیئے۔ طب جدید کے علمی مضامین کا اس میں نام و نشان بھی نہ رہنے دیا۔ مگر نتیجہ کیا نکلا۔ وہی ڈھاک کے تین پات۔ رسالہ نے کسی صورت میں ترقی نہ کی۔ اس عرصہ میں نگران انجمن نے بھی حسب معمول تبصرہ کی طرف سے بے اعتنائی روا رکھی۔ اور جمیل صاحب نے بھی اس کو صرف اپنے ذاتی پروپاگنڈا کے لئے ہی مخصوص کر دیا۔ اس لئے وہ پہلا رہا سہا وقار بھی کم ہو گیا۔ حتے کہ انجمن کا سالانہ جلسہ آگیا۔ اور دردمندانِ انجمن و حامیانِ طب جدید شاہدرہ میں جمع ہوئے۔ جلسہ پر جو کچھ کہ کارروائی ہوئی وہ اسی رسالہ میں آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ لیکن میں صرف ایک امر کے متعلق کچھ لکھنا

چاہتا ہوں۔ اور دہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک دوست کی یہ خواہش تھی۔ کہ تبصرہ پھر اپنے مرکز میں واپس آجانا چاہیئے۔ چنانچہ سب نے اِس خواہش کا اظہار فرمایا میں نے ہر چند عرض کیا اور باصرار عرض کیا۔ کہ میں تبصرہ کو واپس نہیں لینا چاہتا۔ یا تو حکیم عبدالرحیم صاحب کے پاس رہے۔ اور یا کوئی دُوسرا ممبر انجمن اپنے ذمہ لے لے۔ اور یا اس کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ اور انجمن دوسرے رسالوں کے ذریعے اپنے کاموں اور دیگر امور کی اشاعت کرتی رہے۔ خصوصاً رسالہ طب جدید اور رسالہ گلدستہ حکمت کے ذریعہ جو دونوں رسالے خدا کے فضل سے ممبران انجمن حامیانِ طب جدید کی زیر ادارت چل رہے ہیں۔ ممبرانِ انجمن اپنے اپنے مضامین شایع کراتے رہیں۔ اور میں بھی ان ہی رسالوں میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا رہوں گا۔ چنانچہ اس پر بہت ہی بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ لیکن آخر سب نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ اس کا جوا پھر میری گردن پر ہی رکھ دیا جائے۔ چنانچہ سب نے بالاتفاق مجھ سے درخواست کی کہ آپ ہی اس کو چلائیں۔ اس کے جواب میں میں نے تمام احباب کی خدمت میں ایک شرط پیش کی۔ کہ اگر آپ میری علمی مصروفیات اور مشاغل میں مدد کر سکیں۔ اور مستقل طور پر مدد کرنے کا پورا پورا اقرار کریں۔ تو میں اس بار کو دوبارہ اُٹھا لیتا ہوں۔ اور وہ مدد یہ ہے کہ ہر ماہ کوئی نہ کوئی مضمون تبصرہ کے لئے باقاعدہ بھیجا کریں۔ اور ہر سال میں ایک ماہ میرے پاس آکر سکونت پذیر رہیں۔ اور تصنیف کے کام میں میرا ہاتھ بٹایا کریں۔ اور جو نہ آسکیں۔ وہ اپنے مقام پر ہی اس قدر کام کر دیں جو یہاں ایک ماہ میں کیا جا سکتا ہے۔ کام کی نوعیت میں خود بتلا دُوں گا۔ اور ہر ایک دوست کے علم و فضل کے مطابق ان سے کام لیا جائے گا۔ چنانچہ سب نے بالاتفاق اور شرح صدر سے میری اس شرط کو منظور فرمالیا۔ اور جس جس ماہ میں جو جو دوست آسکتے تھے ان کے نام مجھے نوٹ کرا دیئے گئے۔ باقی جو احباب دُور دُور کے رہنے والے تھے۔ اور بہ آسانی یہاں نہ پہنچ سکتے تھے۔ اُنہوں نے تسلیم کر لیا۔ کہ جو کام ہماری استعداد کے مطابق آپ ہمارے سپرد کریں گے ہم وہ کام ضرور انجام دینگے۔ چنانچہ بعض احباب نے مجھے دوبارہ یاددہانی بھی کرائی ہے۔ کہ جب آپ لکھیں گے۔ ہم فوراً حاضر ہو جائیں گے۔

اب میں سب سے پہلے ان احباب کو مخاطب کرتا ہوں۔ جو کہ جلسہ پر حاضر ہونے والے اور وعدہ کرنے والے ہیں۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور اس رسالہ کو جو جلسہ کی روئداد پیش کرتا ہے۔ مطالبہ فرماتے ہی اپنے اپنے مضامین لکھ کر فوراً دفتر رسالہ میں بھیجدیں تاکہ رسالہ میں جولیٹ ہو گئی ہے۔ وہ جلدی نکل جائے۔ اور آیندہ یہ رسالہ باقاعدہ طور پر وقت کی پابندی سے شایع ہوا کرے اس دفعہ دیر ہو جانے کی وجہ صرف گجرات سے اس کو تبدیل کرنے اور نیا ڈیکلریشن لینے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے آج کل ڈیکلرشن کے حصول میں بہت سی مشکلات پیدا کی جا چکی ہیں۔ جن کی وجہ سے خواہ مخواہ کی دیر ہو جانا ضروری ہے۔

اس کے بعد میں ان ممبران انجمن کو مخاطب کرتا ہوں۔ جو کہ جلسہ پر کسی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے۔ کہ امسال انجمن نے جو فیصلے کئے ہیں۔ ان کے مطابق آپ کا فرض ہے۔ کہ سال بھر سعی و کوشش سے کام لیں۔ خصوصاً اس امر کے متعلق جس کا کہ میں نے ابھی مندرجہ بالا سطور میں ذکر کیا ہے۔ اپنی اپنی منشا سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ آیا آپ شاہدرہ میں ایک ماہ کے لئے تشریف لا سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر لا سکتے ہیں۔ تو کس ماہ کے لئے۔ اور اگر آپ تشریف نہیں لا سکتے۔ تو کون سا کام آپ سرانجام

دے سکتے ہیں۔ نیز فوراً ہی تبصرہ کے لئے کوئی مضمون خواہ مختصر سا ہی ہو بھیجکر مشکور فرمادیں۔ اور آئندہ ہر ماہ کوئی نہ کوئی مضمون بھیجتے رہنے کا صحیح اقرار کریں تاکہ اطمینان اور تسلی حاصل ہو۔ میں چند ایسے کاموں کی تفصیل لکھدینا مناسب سمجھتا ہوں جن کے متعلق امسال احباب سے امداد لی جائے گی۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) میرا ارادہ ہے۔ کہ علم طب ہومیوپیتھی کے متعلق امسال تحقیقات (ریسرچ) کی جائے۔ اور اس کے علم کو جو کہ ایک طرح سے محض علم الادویہ ہی ہے۔ اور جس کی بنیاد صرف علامات پر ہے۔ افعال الاعضاء کے ماتحت لایا جائے۔ یعنی ہومیوپیتھی کی ہر ایک دوا کے متعلق ہم صرف اسی قدر نہ جانیں۔ کہ اس سے فلاں فلاں علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ بلکہ ہم کو یہ بھی علم ہو جائے۔ کہ فلاں دوا فلاں فلاں عضو پر فلاں فلاں تاثیر کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے فلاں فلاں علامات کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ تاکہ ہمارے معالج احباب ہومیوپیتھ پریکٹیشنروں کی طرح غلطیوں میں نہ پڑتے رہیں۔ اور ایک دوا معین کرنے میں انہیں نہایت آسانی حاصل ہو۔ سو اس کام کے لئے وہ احباب تیار ہو جائیں۔ جن کے پاس ہومیوپیتھک کتب موجود ہوں یا وہ اب خرید سکتے ہوں۔ ہاں یہ کوئی شرط نہیں۔ کہ فلاں فلاں کتاب ہومیوپیتھی کی ان کے پاس ہونی چاہیئے بلکہ خواہ کوئی بھی کتاب ہو۔ اس کا نام لکھدیں۔ ہم اسی کتاب کے متعلق ریسرچ کے لئے انہیں ہدایات بھیجدینگے۔ جن کے مطابق وہ بخوبی کام کر سکیں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جو دوست اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائینگے ان کو خود بہت سا علمی فائدہ پہنچے گا۔ اور وہ علم ہومیوپیتھی میں بہت ترقی کر جائیں گے۔ اور قسم قسم کے طبی اسرار و نکات انکی سمجھ میں آجائیں گے۔

(۲) دوسرا کام جو میں امسال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ حیات کے متعلق تحقیقات کرنے کا ہے۔ جو احباب حیات کے متعلق ریسرچ کرنے میں ہماری معاونت کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے نام لکھوادیں۔ ہم ان کو بعض ہدایات بھیجینگے جن کے ماتحت وہ مقررہ کتب کا مطالعہ کریں گے۔ اور اپنے زیر علاج محموم (چیچک والے) مریضوں کا ہماری ہدایات کے ماتحت علاج کرینگے اور نتائج سے مطلع کریں گے نتائج سے مطلع کرنے کا یہ مطلب ہوگا کہ ہر ایک مریض تپ کے متعلق جو ان کے زیر علاج ہو۔ روزانہ رپورٹ لکھنی ہوگی۔

(۳) تیسرا کام یہ ہوگا۔ کہ علاج بالماء کے متعلق ریسرچ (تحقیقات) کی جائے۔ جو احباب اس کام کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنے نام لکھوادیں۔ ان کے واسطے یہ ضروری ہوگا۔ کہ ڈاکٹر لوئی کوہنی کی کتابیں اور وہ یونانی اور ڈاکٹری کتابیں جن میں پانی سے علاج کرنے کے متعلق کچھ علم دیا ہو۔ ان کے پاس موجود ہوں۔ اور اگر موجود نہ ہوں تو از سر نو خرید لیں۔ ہم ان کو کتابوں کی فہرست لکھ دینگے بلکہ ان کو ان کتابوں کے ملنے کا پتہ بہ ان کی قیمتوں کے لکھ دینگے اور اگر وہ پسند کرینگے۔ تو ہم خود ایسی کتابیں خرید کر بذریعہ وی۔ پی ان کی خدمت میں پہنچا دینگے۔ ایسے احباب کو علاوہ ان کتابوں کے خرید کرنے کے چند کیل اور ٹب اور چارپایاں وغیرہ بھی بنوانی پڑینگی جن کے ذریعہ وہ مریضوں کا علاج کر سکیں گے۔ ہاں ان کو اپنے زیر علاج مریضوں کی رپورٹ روزانہ نہیں بھیجنی پڑے گی۔ بلکہ ہر مریض کے حالات بجائے خود لکھتے رہیں گے۔ اور مریض کے شفایاب ہو جانے یا علاج ترک کر دینے کے بعد وہ ساری رپورٹ اکٹھی بھیجدینی کافی ہوگی۔

(۴) چوتھا کام یہ ہوگا۔ کہ علاج بالتوجہ کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ جو اصحاب اس تحقیقات میں اپنے آپ کو مصروف کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ نہ صرف اپنے نام بھجوائیں بلکہ پانچ پانچ روپیہ کا منی آرڈر بھی بھجوائیں۔ تاکہ ایسے اصحاب کو اس علم کے متعلق بعض مطبوعہ کتب یا اسباق بھجوا دیں۔ اور اس کے بعد ماہوار یا پندرہ روزہ قلمی لکھی ہوئی ہدایات اور اسباق بھی بھجواتے رہیں۔ جو لوگ پہلے سے اس علم کے ماہر ہیں۔ ان سے صرف یہی پانچ روپیہ کافی ہونگے۔ بلکہ مشاق اصحاب شاید اس خرچ سے بالکل مستثنےٰ بھی کر دیئے جائیں۔ لیکن جو لوگ پیشتر ازیں یہ علم نہیں جانتے۔ ان سے چند ماہ کے بعد اور پانچ روپیہ طلب کئے جائینگے اور اغلب ہے کہ سال کے اندر بارہ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک ان کو خرچ کرنے پڑیں۔ علاوہ اس خرچ کے ان کو اپنے ہر ایک مریض کی رپورٹ بھی دینی پڑے گی۔ اور اپنی عملی طاقت کے حصول کے متعلق بھی آگاہ کرتے رہنے کے لئے ہفتہ وار یا پندرہ روزہ خطوط بھی لکھنے پڑیں گے۔ اس کام کو کرنے والے اصحاب نہ صرف ہمارے لئے ریسرچ میں معاونت کا باعث بنینگے بلکہ خود بھی ایک ایسے علم کے وارث بنجائیں گے جس کے حصول کے لئے اکثر لوگ بڑی بڑی مصیبتیں جھیلکر بھی آخر اس سے محروم رہتے ہیں۔ اور صدہا روپئے خرچ کرکے بھی اس علم کو کماحقہ حاصل نہیں کر سکتے۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس علم سے نہ صرف یہ کہ آپ بیماروں کے علاج میں بغیر کسی دوا کے کامیاب ہو جانا سیکھ لیں گے۔ بلکہ اس علم کے سیکھنے سے آپ کی روحانیت بہت ترقی کر جائے گی۔ اور آپ ایسی ایسی کرامات کے نشان اور نظارے اپنے اندر محسوس کرینگے جیسے عجائبات اکثر بزرگوں کی کہانیوں میں آپ سنا کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ علم توجہ میں کوئی امر کسی مذہب کے خلاف نہیں ہوگا۔ ہر ایک مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی وغیرہ وغیرہ بلا کسی تردد کے اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

(۵) پانچواں کام یہ ہوگا۔ کہ علاج بالشمس یا علاج بالالوان کی کماحقہ تحقیقات کی جائے۔ اس کام میں شامل ہونیوالوں کے لئے صرف پانچ روپیہ سالانہ دینے پڑیں گے۔ ان پانچ روپیہ میں ہم ان کو ضروری تحریرات مطبوعہ اور غیر مطبوعہ بھیجیں گے اور انہیں میں ہم ان سے وقتاً فوقتاً خط و کتابت کیا کرینگے۔ البتہ ان کو اپنے مریضوں کے متعلق تمام حالات اور نتائج علاج لکھنے کا فرض بھی ہوگا جس پر ان کا خرچ دو چار آنے ماہوار تک ہو سکتا ہے۔

(۶) چھٹا کام جو ہم اس سال میں کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نئی نئی ادویات مفردہ و مرکبہ کے تجربات کا ہے جو اصحاب اس کام میں مصروف ہونا پسند کریں۔ ان کا فرض ہوگا۔ کہ جو ادویات مفرد یا مرکب ہم تجربہ کے لئے مقرر کریں۔ ان کو مہیا فرمائیں یعنی اگر محنت سے مہیا ہوں تو بھی ان کو منگوا کر اپنے پاس موجود رکھیں اور جن امراض میں ان کے استعمال کی ہم سفارش کریں۔ اور جس ترکیب و غیرہ سے استعمال کی ہم ہدایت کریں۔ خواہ بذریعہ خطوط اور خواہ بذریعہ تبصرۃ الاطباء۔ اس کے مطابق استعمال کرکے اس کے نتائج سے مفصل اطلاع دیں۔

نوٹ:۔ یہ آخری کام ایسا عام کام ہے جس میں ناظرین تبصرہ میں سے ہر ایک طبیب۔ ویدا ور ڈاکٹر وغیرہ جو بھی خواہش کریں۔ شامل ہو سکتے ہیں۔ خواہ وہ انجمن خادم الحکمت کے ممبر ہوں یا نہ ہوں لیکن پہلے پانچ کاموں کے لئے انجمن کا ممبر ہونا شرط لازمی ہوگی۔ اگر ناظرین تبصرہ میں سے کوئی صاحب مذکورۂ بالا پانچ امور میں سے کسی ایک کام میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہیں تو

(۳) ممبرانِ انجمن خادم الحکمت سے قبل ازیں کوئی بھی چندہ ممبری نہ لیا جاتا تھا۔ لیکن اب آئندہ کے لئے فیس ممبری مبلغ پانچ روپیہ مقرر ہوگی۔ اور ہر ایک ممبر جو پانچ روپیہ ادا کریگا۔ اسے ایک نہایت خوبصورت ڈپلوما بصورت سند ممبری دیا جائے گا۔ جس کے پاس وہ ڈپلوما نہ ہوگا وہ ممبر نہیں سمجھا جائے گا۔

(۴) طلبہ دارالعلوم گذشتہ سالوں کی طرح جاری لکھا جائے گا۔ لیکن کسی طالب علم سے کسی قسم کی کوئی فیس چارج نہیں کی جائیگی بلکہ تمام طبی تعلیم بالکل فری (مفت) ہوگی۔ ہاں باقی تمام امور کو الف پراسپکٹس مطبوعہ کے مطابق ہونگے۔

(۵) انجمن کے سالانہ اجلاس مثل سابق ہوا کرینگے۔ لیکن شامل جلسہ ہونے والوں سے خرچ جلسہ کے لئے کوئی چندہ نہیں لیا جائے گا۔ مرکز کے جلسہ کا کل خرچ ہمارے ذمہ ہوگا۔ اور دیگر شہروں میں جلسہ ہونے کی صورت میں جلسہ کرانے والے جلسہ کا ہر قسم کا خرچ خود برداشت کرینگے۔ البتہ جو اصحاب قابل امداد سمجھے جائیں گے۔ ان کی مناسب امداد کی جا سکتی ہے۔

(۶) تجارتی کمیٹی جو انجمن خادم الحکمت سے ملحق تھی۔ وہ عملاً تو عرصہ سے ٹوٹ چکی ہے۔ لیکن آج سے میں اس کا بالکل ہی خاتمہ کرتا ہوں۔ لہٰذا کمیٹی کے بعض شرکاء جو تاحال شامل ہیں۔ وہ مجھ سے اپنی رقوم بوجہ حساب واپس لے سکتے ہیں۔ یا کوئی مناسب سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔

آخری التماس اور دُعا

جملہ خریدارانِ تبصرہ اور ممبرانِ انجمن خادم الحکمت سے بصد ادب ملتمس ہوں۔ کہ چونکہ میں آئندہ پروگرام ہذا کے ماتحت ایک نئے طرز و طریق سے کام کرنا چاہتا ہوں۔ اور ممکن ہے کہ آپ صاحبان میں سے کسی صاحب کو میرے اس طرز و طریق سے اختلاف ہو۔ اور وہ اس صورت میں تبصرہ کے خریدار یا انجمن کے ممبر نہ رہنا چاہتے ہوں۔ تو میں ان کو بادلِ ناخواستہ اور مجبوراً شریک کار نہیں رکھنا چاہتا۔ ان کو اجازت ہے کہ وہ انجمن یا تبصرہ کے بارے سبکدوش ہو جائیں۔ ہاں! اگر آپ کی کوئی رقم منجملہ قیمت تبصرہ یا تجارتی کمیٹی وغیرہ میرے ذمہ واجب الادا ہو تو بذریعہ خط و کتابت یا تشریف لاکر حساب سمجھ سمجھا کر فیصلہ کر سکتے ہیں اور جو احباب میرے اس پروگرام کے ساتھ متفق ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر تبصرہ کا سالانہ چندہ تین روپیہ یا چندہ ممبری پانچ روپیہ یا دونوں چندے ملا کر سات روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ لیکن اگر منی آرڈر کرنے میں کوئی دقت ہو تو اس رقم کا تقرر فرما کر وی۔ پی کی اجازت بخشیں۔ آپ کی اجازت کے بغیر ہرگز ہرگز وی۔ پی نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی بغیر چندہ آئے کسی کو خریدار تبصرہ یا انجمن کا ممبر تصور کیا جائے گا۔

بالآخر میں اپنے پیدا کرنے والے اور سارے جہان کے پیدا کرنے والے ازلی۔ ابدی اور حاضر و ناظر خدا کے حضور دست بدعا ہوتا ہوں۔ کہ الٰہی مجھ خاکسار اور تمام ممبران انجمن خادم الحکمت اور ناظرین تبصرہ کی کمزوریوں اور خطاؤں سے درگذر فرما۔ اور جو ہم سے تیرے حقوق اور تیرے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت ہوئی ہے۔ وہ ہمیں محض اپنے فضل و رحم اور کرم بخشی سے معاف فرما۔ اور آئندہ کے لئے ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم تیرے حقوق اور تیری مخلوق کے حقوق جو ہمارے ذمہ عائد ہوتے ہیں۔ بجا لائیں۔ اور ہماری زبان سے یا قلم سے یا کسی اور طرح سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو۔ جس سے کسی بنی نوع انسان کا نقصان ہو اور تیری ناراضگی کا موجب ہو۔ اے خدا ایسا ہی کر آمین

مبلغ تین روپیہ صرف

(جائنٹ ایڈیٹر کے قلم سے)

کسی دُوسری جگہ آپ یہ پڑھ چکے ہونگے۔ کہ آئندہ تبصرۃ الاطبا کا سالانہ چندہ تین روپیہ ہوگا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہوگا۔ کہ تین روپیہ چندہ زیادہ ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ چندہ کم سے کم ہے۔ کیونکہ جو لوگ صحافت کی دنیا سے آگاہ ہیں اُن سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ علمی اور فنی ٹھیٹھ رسائل کبھی روپیہ یا دو روپیہ میں نہیں نکالے جا سکتے۔ البتہ وہ رسائل روپیہ یا دو روپیہ میں چلائے جا سکتے ہیں۔ جن کا مقصد علمی یا فنی دنیا میں کوئی اضافہ کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن کے ساتھ فضول ادویہ یا نکمی کتب کی اشتہار بازی کی جاتی ہے۔ سو آپ لوگ خوب واقف ہیں کہ تبصرہ نہ صرف علمی اور فنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ بلکہ وہ ایک اہم مقصد کا حامل ہے۔ وہ عرصہ بارہ سال سے جو خدمت انجام دے رہا ہے۔ انشاء اللہ آیندہ پہلے سے بھی زاید خوبی اور عمدگی سے دُنیا کے سامنے پیش ہوتا رہے گا۔

چونکہ تبصرہ طبی دنیا میں ایک نئی چیز کو پیش کر رہا ہے۔ امید تو یہ تھی کہ اس کا قدم ہندوستان اور اس کے باہر ہر گوشہ میں پہنچ جائے گا۔ مگر ایسا نا حال نہیں ہوا۔

ان وجوہ پر بار بار غور کیا گیا۔ اکثر دوستوں نے اس کے سائز بڑھانے کی تجویز کی۔ جو بڑھا دیا گیا۔ مگر حالت بدستور رہی۔ اس کے بعد کئی دوستوں نے اس کے حجم میں اضافہ کرنے کی تحریک کی وہ بھی کر دی گئی۔ مگر نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ اس کے بعد کثرت رائے نے خیال ظاہر کیا۔ کہ اس کا چندہ کم کر دیا جائے۔ آخر اُستاد الاطبا صاحب کو مجبور ہونا پڑا۔ کیونکہ اُن کا مقصد انجمن کی آواز کو تبصرہ کے ذریعہ دُنیا کے ہر حصہ میں پہنچانا تھا۔ اس لئے اُنہوں نے سالانہ چندہ تین روپے سے دو روپیہ اور دو سے ڈیڑھ روپیہ اور آخر صرف ایک روپیہ ہی کر دیا۔ لیکن سوائے چند خریداروں کی زیادتی کے اشاعت میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوا بلکہ از حد نقصان اُٹھانا پڑا۔ سرمایہ کے نقصان کے ساتھ ساتھ قیمتی وقت بھی ضایع کیا گیا جس کی وجہ سے تصانیف بھی التوا میں پڑتی گئیں۔ آخر میں دوستوں نے ایک اور رائے دی۔ کہ رسالہ کو بجائے شاہدرہ کے کسی دوسری جگہ سے نکالا جائے۔ تاکہ رسالہ کی اشاعت بھی بڑھ جائے۔ اور اُستاد صاحب کے سر سے بوجھ بھی ہلکا ہو جائے۔ یہ آخری مرحلہ بھی طے کیا گیا۔ مگر اس کا جو نتیجہ نکلا وہ آپ سے مخفی نہیں۔ یعنی رسالہ کی پالیسی بدل دی گئی اور انجمن خادم الحکمت کے اغراض و مقاصد کو پس پُشت ڈال دیا گیا۔

اب دوستوں کی بھی آنکھیں کھلیں۔ اور خط پر خط پہنچنے لگے۔ قصہ کوتاہ انجمن کے سالانہ جلسہ پر دوستوں نے پھر رسالہ کو اُستاد الاطبا کے سپرد کر دیا۔

اب اُستاد الاطباء صاحب نے دوبارہ رسالہ کو پہلی علمی اور فنی صورت پر نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس میں لغو اور فضول مضامین۔ بحرات اور کیسادی نسخہ جات نہیں ہونگے۔ بلکہ ٹھوس علمی اور فنی کام کیا جائے گا۔ گرکاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ اور تصاویر کا اضافہ ہوگا جیسا کہ اس پرچہ سے ظاہر ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ رسالہ ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے کیونکہ جو لوگ رسائل منگواتے ہیں اُن کا مقصد اپنی معلومات کا اضافہ ہوتا ہے۔ نہ کہ ردی کا جس کو دوکاندار دو پیسے سیر بھی مشکل سے خریدتا ہے۔ جو حضرات علمی شوق اور فنی مزاج رکھتے ہیں۔ وہ ہر حال میں اس جدید دلذیذ چیز کو پسند کرینگے۔ اور رسالہ پہنچتے ہی اپنا چندہ بلغ تین روپیہ صرف بواپسی ڈاک ارسال کردیں گے۔ اور جن حضرات کو ایسے رسالوں کی ضرورت ہے۔ جو سستے مفضول اور بیکار ہوں۔ جن کے متعلق حضرت مولانا "ملا رموزی صاحب اپنے ایک مضمون "کانپور تک" میں یوں تحریر فرماتے ہیں :۔

"اب سچ تو یہ ہے کہ کانپور کے اخبارات جن پست اور ادنے حیثیت سے جاری ہیں۔ اس سے یا تو اصولی اور باوقار اخبار نویسی بدنام ہے۔ یا مسلمانوں کا علمی اور اخباری ذوق ذلیل نظر آتا ہے۔ خدا جانے۔ ان اخباروں کے جاری کرنے والوں کو کون سا مرض ستاتا ہے۔ کہ یہ پست اور ادنے اخبارات جاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کاغذ دیکھئے تو لکھنوی کنکوے یاد آجائیں۔ سائز دیکھئے تو پنساری کی پڑیاں یاد آئیں۔ مضامین دیکھئے۔ تو قصہ حاتم طائی اور اندر سبھا لامنت سے زیادہ وزن نہیں۔ پھر بھی انہیں اخبار کہکر عوام کی بدمذاقی اور ناقدرشناسی کا رونا روئے چلے جاتے ہیں۔ ایسے اخباروں کے ایڈیٹر ہونے سے بہتر ہے۔ کہ ملک اقوام کی اصلاح پر کوئی مستقل مگر بے حد دقیع کتاب لکھ دیا کریں۔ تاکہ مطبوعاتِ اُردو ہی میں تصنیفی اضافہ ہوتا رہے" (عالمگیر لاہور)

ایسے حضرات بے شک ہمارے رسالہ تبصرۃ الاطباء کو ناپسند کریں۔ کیونکہ اس میں بہترین تحقیقاتی مضامین اور کاغذ لکھائی۔ چھپائی عمدہ ہے جس کی قیمت

"مبلغ تین روپیہ صرف" ہوگی۔ اس سے کم نہیں۔

مگر یاد رہے۔ ہم ان تین روپوں میں نہ صرف عمدہ میٹیریل پیش کرینگے۔ بلکہ سال بھر میں تین خاص نمبر کتابی صورت میں دیا کرینگے ہر ایک کی قیمت بازار میں ایک روپیہ سے کم نہ ہوگی۔ ایسی صورت میں ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ باقی نو پرچے بالکل مفت ہونگے جس کے ہر پرچے میں کم از کم دو بلاک کی تصویریں بھی ہونگی۔

اب رپورٹ نمبر آپ کے زیر نظر ہے۔ جو جنوری کا پرچہ ہے۔ اس کے بعد فروری کا پرچہ ہوگا۔ پھر مارچ میں ایک خاص پرچہ

اُستاد الاطبا نمبر

کے نام نامی سے منسوب ہوگا۔ جس میں تقریباً تمام مضامین اُستاد صاحب ہی کے ہونگے۔ جو ایک کتابی صورت میں دیا جائے گا۔

خاص نمبر مارچ ۱۹۳۳ء کے متعلق اس قدر عرض ہے۔ کہ دوستوں کا خیال ہے۔ سالنامہ ایک بہترین چیز پیش کی جائے چاہے اس پر جس قدر بھی اخراجات ہو جائیں۔ کیونکہ پچھلے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ناظرین تبصرہ محروم رہے ہیں۔

(۱) آخر گہری سوچ کے بعد دوستوں کی رائے اس امر پر متفق ہوئی۔ کہ چونکہ سال بھر تک ناظرین کو اُستاد الاطباء صاحب کے خیالات سے مستفید ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ اور طب جدید پنجابی بھی جناب اُستاد الاطبا صاحب کی کوششوں کا نام ہے۔ اس لئے سالنامہ اُستاد الاطبا نمبر کے نام گرامی سے وابستہ کیا جائے۔ اور اُس میں صرف اُنہی کے مضامین شایع کئے جائیں۔

(۲) چونکہ پچھلے دس بارہ سالوں کے رسائل اب کسی صاحب کو بھی دستیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اس نمبر میں اُن کے تمام مضامین سابقہ بھی شایع کر دیئے جائیں۔ اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ تمام حضرات مستفید ہونگے۔ دوسرے آج تک کے تمام مضامین کتابی صورت میں آجائیں گے۔

(۳) تمام اُن تجربات کو بھی اس نمبر میں شایع کیا جائے۔ جو تا حال اُستاد الاطبا صاحب نے کسی پر ظاہر نہیں کئے۔ اور اخفا میں رکھا ہے۔ مثلاً محلول لفاح۔ اور محلول روغن ماہی وغیرہ۔

(۴) اُستاد الاطبا کی زندگی کے حالات جو ابھی تک معدودے چند حضرات کے سوائے کسی پر عیاں نہیں ہیں۔

(۵) اُستاد الاطبا صاحب کے خاص رفقاء کے مضامین درج کئے جائیں جس میں وہ آپ کے اُن خیالات کا اظہار کریں گے۔ کہ کس طرح اُستاد الاطبا صاحب سے اُن کے تعلقات وابستہ ہوئے۔ اور اُن سے کیا کیا فیض حاصل کیا۔

(۶) اس خاص نمبر میں ہر ایک سبر جو اُستاد الاطبا صاحب سے دلی اُنس رکھتا ہے۔ اُس کا بہترین مجرب نسخہ ہوگا۔

(۷) اس میں متعدد تصاویر ہونگی۔ جو اُستاد الاطبا کی زندگی اور انجمن کے حالات پر روشنی ڈالینگی۔

یہ ہے ایک ہلکا سا خاکہ کہ جو خاص نمبر سنہ ۱۹۳۳ء میں اُستاد الاطبا نمبر کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ اس کی خوبیوں کا اندازہ آپ اُس وقت لگائیں گے جب وہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ اس سے پہلے اس کی تعریف کرنا فضول ہے۔ اس کی ضخامت میں صرف اسقدر اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس صاحب کو اُستاد الاطبا نمبر ناپسند ہو۔ وہ ایک ہفتہ کے اندر واپس کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ لکھنا فضول ہے قیمت تین روپے پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا فوراً ہی وی پی کا آرڈر لکھیں۔ بغیر پیشگی یا آرڈر کسی صاحب کو بھی پرچہ ارسال نہیں کیا جائیگا۔ مگر

ایک خاص رعایت

نئے سال کی خوشی میں اس دفعہ (ایک خاص رعایت) دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ہر ایک صاحب اس سے فائدہ حاصل کرینگے۔ یعنی رسالہ مفت حاصل کریں۔ آپ حیران ہونگے کہ مفت کس طرح؟ واقعی یہ بہت بڑی رعایت ہے۔ اور بڑی مشکل سے اُستاد الاطبا صاحب کو اس کے لئے راضی کیا ہے۔ یہ رعایت وہ شخص حاصل کر سکتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل تین امور میں سے کوئی ایک انجام دیدے۔

(۱) رسالہ کے لئے صرف چار نئے خریدار بنائے۔

(۲) صرف بارہ روپے کی ادویات کا اکٹھا آرڈر ارسال کرے۔

(۳) صرف بارہ روپے کی کتب کا اکٹھا آرڈر ارسال کرے۔

نوٹ: جو صاحب زیادہ خریدار یا زیادہ آرڈر ارسال کرینگے۔ اُن کو اس کے مطابق کمیشن دیا جائیگا۔ مگر یہ تمام رعایتیں صرف اخیر جنوری تک ہونگی۔

ضروری اطلاع

لقمانِ زمان و بقراطِ دوران جناب اُستاد الاطبا صاحب موجد طب جدید و بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کو

اس امر پر مجبور

کیا گیا ہے۔ کہ بیرونجات کے بیماروں کو اپنے قیمتی مشورہ سے ضرور مستفید فرمادیں۔ تاکہ مریض

علاج بذریعہ خط و کتابت

کرا سکے۔ آپ نے بڑی مشکل سے اپنے قیمتی وقت کے دو گھنٹے اس شرط پر دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ کہ صرف کہنہ پیچیدہ اور عسر العلاج مریض ہی آپ کی طرف رجوع کریں۔ اور اس قسم کے مریضوں کی

خط و کتابت صیغۂ راز

میں رکھی جائے گی۔ لاہور اور گرد و نواح کے لوگ آپ سے مل کر مشورہ کر سکتے ہیں۔

وقت صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

فیس مشورہ ہر نئے مشورہ کے ہمراہ آنی چاہیئے۔ جو

صرف دو روپے

ہوگی۔ مشورہ کے بعد علاج کرانا چاہیں۔ تو ایک روپیہ خط و کتابت کے لئے ارسال کریں۔

بارہ بجے کے بعد

کوئی صاحب تکلیف نہ دیں۔ اگر مجبوراً کوئی صاحب مشورہ لینے تشریف لائیں گے تو

فیس مشورہ دس روپے

ہوگی ۔ باہر بلانے کے لئے فیس سو روپیہ روزانہ سے لے کر پانصد روپیہ روزانہ تک

حسب حیثیت ہوگی

خط و کتابت کا پتہ:۔ **اُستاد الاطبا موجد طب جدید پنجابی شاہدرہ لاہور**

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے نام

ایک بہت ہی ضروری پیغام

حضرات! اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قایم ہو چکی ہے۔ جس کا ایک جلسہ بھی خیر و خوبی سے گزر چکا ہے۔ جس کے متعلق کئی دوسری جگہ بھی تحریر ہے۔ اب صرف اس قدر عرض ہے۔ کہ خوابِ غفلت سے جاگئے۔ اور اپنے فرض کا احساس کیجئے۔ دُنیا کا ہر ذرہ سرگرم عمل ہے۔ آپ کب تک مجبوری کے عالم میں پڑے رہیں گے۔ جبکہ حریف اپنی مرصع اور منظم کوشش سے دُنیا کی آنکھیں خیرہ کر رہا ہے۔

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

حکیم المطلق کرے۔ کہ آپ کا قدم مبارک ہو۔ اور جلدی ہی دُنیا کے ہر گوشہ میں پہنچ جائے۔ اور ہر طرف طب جدید ہی طب جدید پنجابی کا نعرہ بلند ہو۔

میرا خیال تھا۔ کہ میں ذاتی طور پر ہر صاحب کو مراسلہ روانہ کرتا۔ مگر یہ خیال آیا۔ کہ جو پتے دارالعلوم میں تحریر ہیں۔ ضروری نہیں۔ کہ تمام صاحبان اُن ہی جگہوں پر مقیم ہوں۔ لہٰذا رسالہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ طبی دارالعلوم کے جس اولڈ بوائز کو یہ پیغام ملے۔ وہ صاحب فوراً اپنا مکمل پتہ بمعہ ایک روپیہ چندہ سالانہ ایسوسی ایشن بندہ کے نام ارسال کریں۔ اس کے بعد فوراً اُن کے ساتھ ذاتی طور پر سلسلۂ خط و کتابت شروع کر دیا جائے گا۔

نیز تمام اولڈ بوائز کے نام بمعہ پتہ شایع کئے جاتے ہیں تاکہ ہر ایک صاحب دوسرے سے واقفیت حاصل کریں۔ اور ہو سکے۔ تو اپنے قریبی کے ساتھ مل کر سرگرم عمل ہوں۔

آپ کا نیاز کیش:۔

(حکیم ڈاکٹر) دوست محمد صابر جنرل سیکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن فلیمنگ روڈ لاہور

سنہ ۱۹۲۶ء ممتاز الاطباء

(۱) حکیم اللہ داد خان ولد حکیم کوڑے خان ساکن لنگڑوا۔
(۲) حکیم ہند دیوی داس ولد ہندرا دھے رام ساکن واگہا۔ لاہور
(۳) حکیم پریشر سنگھ ولد پال سنگھ عارف ساکن پدری۔ امرتسر
(۴) حکیم خوشی رام سنگھ ولد ہیرا لال ساکن جلال آباد۔ فیروزپور
(۵) حکیم محمد قاضی ولد قاضی فتح محمد ساکن چھنی عالم شیر۔ راولپنڈی
(۶) حکیم قمر الدین ولد بدر الدین کوہاٹ۔
(۷) حکیم دینا ناتھ ولد ہیتہ بندرابن۔ جہلم
(۸) حکیم ڈاکٹر پی۔ این دیوان ولد دیوان چندال کھگوائی۔ اٹک
(۹) حکیم لابھ سنگھ ولد ہرسنگھ جیسرا والی۔ گجرات
(۱۰) حکیم باداسو با رام ولد نراین سنگھ۔ چک نمبر ۵۵ بابا بکالہ۔ ضلع لائل پور
(۱۱) حکیم عبد الرحیم ہندی خیل۔ ضلع بنوں۔
(۱۲) محمد ناظر حسین صابری ولد احمد حسین۔ دیوبند ضلع سہارنپور

(۱۳) حکیم مولوی دین محمد صاحب ولد برکت علی چک ۹۵ شمگری ۔ ملازم محکمہ ملٹری اکونٹ آفس ۔

(۱۴) حکیم ڈاکٹر صادق علی شاہ ڈسٹرنری اسسٹنٹ نمبر ۴۱ کیمل پور چھاؤنی ولد سید تیغ علی شاہ سکنہ چتوگڑھ ضلع گورداسپور ۔

سنہ ۱۹۲۸ء افتخار الاطبا

(۱) حکیم عبداللہ خاں ولد سیاں پیراں دتا راولپنڈی ۔

(۲) حکیم عبدالرحیم جیل ولد شمس الدین گجرات

(۳) حکیم بشیر احمد ولد نور احمد ساکن بیگووالہ ضلع سیالکوٹ

(۴) حکیم محمد صدیق ولد تاج الدین صاحب ساکن شاہدرہ

(۵) حکیم دیال سنگھ ولد شیش داس سکنہ کنول نار ضلع میرٹھ

(۶) حکیم محمد افضل ولد حکیم فیروز الدین ساکن دین آباد ضلع گوجرانوالہ

سنہ ۱۹۲۸ء ممتاز الاطبا

(۱) حکیم نثار احمد صاحب ولد حکیم محمد دین صاحب شاہدرہ

(۲) حکیم پنڈت بھگوان سہائے کوشک ولد پنڈت بھگت رائے ساکن کوتانہ ۔ ضلع میرٹھ

(۳) حکیم مولوی محمد قاضی صاحب ولد قاضی فتح محمد صاحب ساکن چھنی عالم شیر ضلع راولپنڈی

سنہ ۱۹۳۰ء افتخار الاطبا

(۱) ماسٹر حکیم نثار احمد صاحب ۔ گجرات

سنہ ۱۹۳۰ء ممتاز الاطباء

(۱) حکیم ڈاکٹر دوست محمد صابر ڈاک خانہ فوٹ پور قریشیاں ضلع ملتان

(۲) حکیم ماسٹر محمد دین صاحب منشی فاضل گجرات

سنہ ۱۹۳۱ء افتخار الاطبا

(۱) حکیم ملک عطا محمد دلیال ضلع جہلم

سنہ ۱۹۳۱ء ممتاز الاطبا

(۱) حکیم غلام محمد ولد کرم الٰہی کنادر ضلع گجرات

(۲) حکیم محمد صدیق شاہدرہ

(۳) حکیم ملک سیر احمد قادیان ضلع گورداسپور

سنہ ۱۹۳۲ء افتخار الاطبا

(۱) حکیم سنگھ مل ولد پرمیشری داس جوگ ضلع پٹیالہ سٹیٹ

(۲) حکیم سید محمد گلزار احمد ولد شاہ نواز گھڑ ضلع انبالہ

(۳) حکیم محمد مالک ولد خوشی محمد ہیڈ ماسٹر بال ضلع جہلم

سنہ ۱۹۳۲ء ممتاز الاطبا

(۱) حکیم روشن مل ولد پنڈت دیو انند دید چنڈ ضلع سیالکوٹ

(۲) حکیم احداللہ صاحب ولد خلیفہ ابراہیم چوریاں ضلع گورداسپور

(۳) حکیم محمد شفیع ولد روشن دین سنگت پور انبالہ ۔ امرتسر

(۴) حکیم گلاب سنگھ ولد سردار پریم سنگھ چوٹالہ ضلع جہلم

(۵) حکیم نذیر احمد ولد حکیم نور احمد ضلع سیالکوٹ

اعلان عام

مشرقی اور مغربی طبیہ علوم وفنون کی دنیا میں واحد درسگاہ

بنام

طبیہ دارالعلوم انجمن خادم الحکمت عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ جیسی

پرفضا جگہ

پر زیر نگرانی لقمانِ زماں دبقراط دوراں جناب **استاد الاطبا** صاحب موجد طب جدید پنجابی جاری ہے۔ جہاں پر ایلوپیتھی۔ ہومیوپیتھی۔ یونانی۔ ویدک وغیرہ وغیرہ طبوں کی علمی اور عملی تعلیم

تحقیق اور ریسرچ

کے ساتھ دی جاتی ہے۔ یہاں کے سند یافتہ صحیح معنوں میں معالج کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں —

ہندوستان کے ہر حصہ

میں نہ صرف کامیاب مطب کر رہے ہیں۔ بلکہ شہرت اور ناموری کے مالک ہیں۔ ہر طالب علم کو

تعلیم مفت

دی جاتی ہے۔ کوئی فیس یا داخلہ وغیرہ نہیں لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رہائش کے لئے

جگہ بھی مفت

دی جاتی ہے۔ جگہ صحت بخش کھلی آب وہوا میں نزد اسٹیشن شاہدرہ متصل مقبرہ

شہنشاہ جہانگیر

واقع ہے۔ اس کے علاوہ طالب علموں کی ہر طرح سے خبر گیری اور ضرورت پوری کی جاتی ہے

تعلیم کے تین درجے

ہیں۔ افتخار الاطبا۔ ممتاز الاطبا۔ شمس الاطبا۔ ایک درجہ کے کامیاب طالب علم کو دوسرے درجے میں جگہ دیجاتی ہے

طلبا کی سہولت کے لئے داخلہ بند کر دیا جاتا ہے

مفصل حالات اور رجسٹر داخلہ فیس کے لئے شفاخانہ ہذا میں تشریف لائیں

ریویو

از جناب ڈاکٹر نعیم الحسن صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ممبر لیکل آفیسر و پروفیسر طبیہ کالج انجمن حمایت الاسلام لاہور

کتاب الکلیات طبِ جدید پنجابی

کتاب الکلیات کو مختلف مقامات سے بنظر غور مطالعہ کیا۔ بیشک کتاب لاجواب ہے۔ گویا ایک گلدستہ حکمت ہے۔ اس کا ہر ایک لفظ ایک بیش بہا گوہر ہے۔ جس سے حکیم صاحب کی وسعتِ معلومات اور کثرتِ مطالعہ کا پتہ چلتا ہے۔

حکیم صاحب نے جس عالی دماغی اور قابلیت سے ہر طب پر تبصرہ کیا ہے۔ یہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ کیونکہ طب جیسے دقیق اور خشک عنوان پر تنقید کرنا۔ اور اُس کے نقائص کا مدلل جواب دینا کوئی آسان کام نہیں جبکہ ہندوستان تقلید کے پھندے میں گرفتار ہے۔ ایک وہ ہیں۔ جو طب قدیم کو من اللہ سمجھ کر اُس کے حامی ہیں۔ اور دوسرے نئی روشنی کے دلدادہ۔ طب جدید (ڈاکٹری) کے قائل ہیں اس پر طرہ یہ کہ مصنف نے نہ صرف یونانی اور ڈاکٹری بلکہ ہر اُس چھوٹے بڑے طریق علاج اور طب پر جو ہندوستان میں رائج ہے۔ نقائص لکھائے ہیں۔

: صرف نقائص بلکہ خذ ما صفا اور ودع ما کدر کے زریں قول کے مطابق ہر ایک طب کے مفید اور روشن پہلو پر نظر ڈال کر خوب واضح کیا ہے۔ واقعی ہر ایک طب سے بقول صاحب کتاب اگر استفادہ حاصل کیا جائے۔ تو لاریب ہندوستان کے لئے ایک بہترین طب مکمل ہو سکتی ہے۔

طب قدیم کی چوکڑی پڑھ کر از حد مسرت ہوئی۔ خوب آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ واقعی عمدہ لکھا ہے۔ بیشک ایلوپیتھک میں بھی آپ کو خاصی واقفیت ہے۔ لیکن کچھ مسائل ایسے بھی درج ہیں جن سے مجھے اختلاف ہے۔ انشاء اللہ کسی فرصت کے وقت ان پر لکھونگا بہرحال کتاب لاجواب ہے۔ اور اپنی خوبیوں میں بے نظیر ہے۔ طب اعلیٰ۔ اثر موثر۔ روح بدن اور ستہ ضروریہ فاضلانہ مضامین کو خوبی سے ادا کیا ہے۔ مصنف نے کتاب لکھ کر: صرف طبی دنیا پر احسان عظیم کیا ہے۔ بلکہ اپنے نام کا سکہ بٹھا دیا ہے۔ اور جب تک طب قایم رہیگی انشاء اللہ اُن کا نام بھی دایم رہے گا۔

میں اس کتاب کے لئے: صرف طب یونانی اور ویدک کے عالموں کو بلکہ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کے ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کو بھی سفارش کرونگا۔ کہ اس کتاب کو ضرور خریدیں۔ اور مطالعہ کریں۔ مطالعہ کے بعد تمام طبوں اور طریق علاج سے واقفیت پیدا ہو جائے گی۔

آخر میں میری دعا ہے۔ کہ حکیم مطلق آپ کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ کتاب کی عبارت سلیس۔ عام فہم اور مسلسل ہے لکھائی چھپائی عمدہ۔ سائز عام کتابی۔ قیمت مجلد تین روپے ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر انجمن خادم المکت شاہدرہ لاہور

طبیہ دارالعلوم شاہدرہ کے سالانہ امتحانات کی کارروائی

حسب اعلان مورخہ ۷، و ۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو طبیہ دارالعلوم شاہدرہ کے سالانہ امتحانات دارالعلوم کی بلڈنگ میں زیر نگرانی بورڈ آف اگزامینرز ہوئے۔ امتحانات کے سوالات باہر سے مرتب ہو کر آئے تھے جن کو مختلف اصحاب نے ترتیب دیا تھا۔ پرچہ جات درج ذیل ہیں:۔

پرچہ جات جماعت ممتاز الاطبا

(۱) پرچہ تشریح افعال الاعضا جماعت ممتاز الاطبا

۱۔ عظم ترقوہ کا محل وقوع اور فوائد بیان کرو۔ 5

۲۔ عروق خشنہ۔ اساریقا۔ عروق شعریہ۔ ورید صاعد اور قیفال کے محل وقوع بتاؤ۔ 15

۳۔ جسم انسان میں لاسم لگون کون سے عضاء ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں۔ 15

۴۔ آنکھ کے طبقات اور رطوبات کی ترتیب بیان کرو۔ 15

۵ غضروف اور ہڈی میں کیا فرق ہے؟ ایک ایسا تجربہ بیان کرو جس سے ان ہر دو کے اجزائے کیمیائی کا پتہ لگ سکے 5

۶۔ سینہ کا پنجرہ جن جن ہڈیوں سے مل کر بنا ہے۔ ان کے نام بتاؤ۔ اور اس کے خلاء میں جو معتبر اعضاء ہیں ان کی مختصر تشریح لکھو۔ 15

۷۔ غشاء مخاطی غشاء صلب اور غشاء عنکبوتی کا محل وقوع اور فائدہ بیان کرو 15

۸۔ دونوں آنکھوں سے ہر ایک چیز ایک ہی کیوں دکھائی دیتی ہے۔ اس کی توضیح کرو۔ 5

۹۔ اعصاب کی تقسیم بلحاظ محل وقوع بیان کرو۔ 15

۱۰۔ لمف کی جائے پیدائش۔ اس کے منی اور فوائد لکھو 15

(۲) پرچہ قوانین طب جماعت ممتاز الاطبا

۱۔ عناصر کے متعلق طب قدیم اور طب جدید کے خیالات موازنہ دلائل لکھو 15

۲۔ ادزون کسے کہتے ہیں۔ اس کے خواص لکھو۔ 15

۳۔ پانی میں غذائیت ہے یا نہیں مفصل لکھو۔

۴۔ عناصر کی ترکیب کے لحاظ سے مواد غذائیہ یا اجزائے غذائیہ کتنی قسم کے ہوتے ہیں۔

۵۔ انسان کی طبعی غذا کیا ہے۔ اس پر مفصل بحث کرو۔

۶۔ متعدی امراض سے بعض اشخاص محفوظ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ بیان کرو۔

۷ - حمی کی فلاسفی بیان کرو - اور حمی نائبہ اور لازمہ کی تشریح کرو -

۸ - قوت مناطت کیا ہوتی ہے اور اسکا فعل کیا ہے؟

۹ - کیا ایک ہی دوا علاج بالضد اور بالمثل اور بالامالہ میں استعمال کی جا سکتی ہے - اسکی دو تین مثالیں بھی دو - ۱۰

(۳) معالجات جماعت ممتاز الاطباء

۱ - دجع المفاصل اور نقرس کے علامات اور علاج بتاؤ ۸

۲ - مندرجہ ذیل مرضوں کا آپس میں فرق بتاؤ: -
عظم الکبد - ورم کبد - عظم الطحال - ورم الطحال - ذات الجنب وذات الریہ - وجع القطن اور وجع الکلیہ ۱۲

۳ - ایک آدمی کو ڈرانے والے خواب آتے ہیں. بھوک کم لگتی ہے قبض رہتی ہے طبیعت پریشان رہتی ہے سوچتا رہتا ہے - عموماً تنہائی پسند ہے اسکی تشخیص کرو اور علاج بتاؤ ۶

۴ - ناک حلق قصبہ ریہ اور ریہ کی نالیوں کی غشاء مخاطیہ کی سوزش کی الگ الگ علامات لکھو اور علاج بتاؤ ۱۰

۵ - استسقاء کی اقسام - اسباب اور علامات لکھو ۱۴

۶ - بواسیر کی ماہیت وکیفیت مع علاج لکھو ۱۰

۷ - سیلان الرحم کے اسباب علامات اور علاج بتاؤ ۱۰

۸ - صرع - ام الصبیان - بادگولہ - اختناق الرحم آغذہ ومدرکہ کی الگ الگ ماہیت وکیفیت اسباب وعلامات ممیزہ لکھو ۱۲

۹ - یرقان کے کون کون سے اسباب ہیں مفصل لکھو ۱۰

۱۰ - خفقان قلب - اختلاج قلب ضیغطۃ القلب تقشر القلب کے علامات فارقہ بیان کرو ۸

۱۰۰

(۴) علم الادویہ ممتاز الاطباء

۱ - مندرجہ ذیل ادویات کے مشہور کام بتاؤ
سنبل الطیب - انیسون - گل قیصوریا - بزر البنج - جوز ماثل حندقونا - صدف - عنب الثعلب ۸

۲ - مندرجہ ذیل اصطلاحات کے معانی اور مطالب بیان کرو اور ہر ایک چیز کے ساتھ مثال کے طور پر دو دو چیزوں کے نام لکھو.
رادع - قاشر - مہی - محلل - مجذر - مدر - معرق - مبخر - مقی - محرک ۱۵

۳ - مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تشریح کرو: -
اکتحال - انکباب - بخور - حقنہ - ضماد - طلا - فتیلہ - نقوع - کماد - قرح ۱۵

۴ - مندرجہ ذیل مرکبات کے اجزاء اور ان کی مقدار خوراک لکھو: -
سفوف مفرح - سفوف مبارک - حب مغث - حب مغیث النساء - جوارش مفرح - جوارش تارپین ۱۲

۵ - مندرجہ ذیل ادویہ کے فوائد اور مواقع استعمال لکھو
سفوف سمی ۳ - سفوف لفاحی ۳ سفوف بیش ۳ سفوف مفرح ۱۲

۶ - مندرجہ ذیل کشتہ جات کے مواقع استعمال بتاؤ: -
کشتہ قلعی - کشتہ جست - کشتہ مرجان - کشتہ فولاد - کشتہ طلق - کشتہ شنگرف ۱۸

۷ - شناخت ادویات وغیرہ ۳۰

۱۰۰

پرچہ جات جماعت افتخار الاطباء

(۱) پرچہ تشریح افعال الاعضا افتخار الاطبا

۱ - سورزا کیلئی کہاں واقع ہے۔ اور کس کس ہڈی کے ملنے سے بنتی ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی بتاؤ ۱۰

۲ - مندرجہ ذیل ہڈیوں کی تشریح موقعل و وقوع تحریر کرو: -

عظم العضد - وتد عصعص - وجنہ - لامی ۱۵

۳ - رباط اور وتر کا فرق فائدے اور خواص لکھو ۱۰

۴ - ہڈیوں کی کل تعداد بتاؤ ۵

۵ - جگر کے افعال مفصل بیان کرو ۱۰

۶ - بدن انسان میں خون متحرک ہے یا ساکن؟ بدلائل لکھو ۱۰

۷ - صائم کی وجہ تسمیہ محل وقوع اور ساخت تحریر کرو ۱۰

۸ - اعصاب نخاعی کی تعداد محل وقوع اور خواص بیان کرو - ۱۰

۹ - مرارہ کی بدن میں کیا ضرورت ہے - اور وہ کیا کرتا ہے؟ ۵

۱۰ - دل کی تشریح کرو - اور بتاؤ - کہ اس میں کتنے خانے اور کتنی کواڑیاں ہوتی ہیں ۱۵

۱۰۰

(۲) پرچہ قوانین طب جماعت افتخار الاطباء

۱ - علم حفظ صحت کسے کہتے ہیں - اس کے موٹے موٹے قوانین لکھو -

۲ - طب جدید کو دوسری طبوں پر کیا فوقیت ہے۔ وضاحت سے لکھو

۳ - ہوا اور پانی کی کثافت کے اسباب اور ان کی درستی کی تدابیر لکھو -

۴ - بھوک اور پیاس کی فلاسفی بیان کرو

۵ - ایک شخص کو کس قدر صاف اور معتدل ہوا کی ضرورت ہے

۶ - تازہ ہوا سے طبیعت خوش ہوتی ہے اور گرد و غبار میں یا دھوئیں یا بند مکان میں دم بند ہونے لگتا ہے - اس کی کیا وجہ ہے - مفصل لکھو -

۷ - اچھے اور عمدہ پانی کے صفات لکھو -

۸ - علاج بالتوجہ اور علاج بالماء کس طریق کے ماتحت اثر کرتے ہیں -

۹ - جو کی ماہیت اور اس کے اجزاء مقدار بتاؤ

۱۰ - مرض کس طرح پیدا ہوتا ہے - اور کس طرح دور ہوتا ہے -

(۳) پرچہ معالجات جماعت افتخار الاطباء

۱ - صداع دموی اور عصبی کی علامات فارقہ بتاؤ ۵

۲ - سر کی طرف خون کم کرنے اور زیادہ کرنے کی تجاویز علیحدہ علیحدہ لکھو ۱۰

۳ - مصنوعی تنفس کے جاری کرنے کی تدابیر لکھو۔ اور بتاؤ - کہ اس کی کہاں ضرورت پیش آتی ہے - ۵

۴ - مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تشریح کرو - اور یہ بتاؤ - کہ وہ کن کن حالات میں استعمال کی جاتی ہیں: -

تدہین - تمریخ - تطول - دزور - دجور ۱۰

۵ - بحۃ الصوت کا مرض از روئے اسباب و علامات

کتنی قسم ہے۔

۶ ۔ قلاع الاذن ۔ قلاع الفم ۔ فتق ۔ قوبا ۔ ورم لوزتین کی ماہیت لکھو 15

۷ ۔ مرض سرسام ۔ مالیخولیا ۔ جنون وغیرہ دماغی امراض میں بذیان کو دور کرنے کے لئے کون کون سی بالمثل دوائی استعمال کروگے ۔ 5

۸ ۔ تپ کی اقسام اور علاج لکھو 15

۹ ۔ ایک آدمی کا پچلا جبڑا ٹوٹ گیا ہے ۔ اس کے باندھنے کی ترکیب لکھو 3

۱۰ ۔ ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جانے پر کس طرح پٹی باندھو گے ۔ 5

۱۵۵

۴۱ ۔ علم الادویہ جماعت افتخار الاطباء

۱ ۔ مندرجہ ذیل ادویہ کے مشہور نام لکھو : ۔

اصل السوس ۔ رازیانہ ۔ حلبہ ۔ شبت ۔ نانخواہ اجاص ۔ قرنفل ۔ جوزبوا ۔ تخم قنب ۔ سپستاں 15

۲ ۔ مندرجہ ذیل ادویہ کے موٹے موٹے خواص لکھو

بلکران ۔ اذاراقی ۔ کاسنی ۔ اسطوخودوس ۔ بابونہ خطائی 15

۳ ۔ مندرجہ ذیل مرکبات کے اجزاء مواد زان د مقدار خوراک لکھو : ۔

سفوف مطیب ۔ سفوف برشش کافوری ۔ سفوف مدر ۔ سرمۂ لوز ۔ حب منفصل

۴ ۔ مندرجہ ذیل کشتہ جات کی ترکیب ساخت اور ان کے مواقع استعمال لکھو : ۔

کشتہ عقیق ۔ کشتہ پارہ سنگھا ۔ کشتہ چاندی 15

۵ ۔ مندرجہ ذیل اطلاعات کی تشریح کرو ۔ اور ان کے ساتھ بطور مثال دو دو چیزوں کے نام بھی لکھو

مفتح ۔ مفرح ۔ مجفف ۔ غریق ۔ مرطب ۔ مقشر 18

۶ ۔ مندرجہ ذیل ادویات کے مواقع استعمال لکھو

روغن دنلی مرکب ۔ خمیرہ تارپین ۔ سفوف ذکاوت 7

۷ ۔ ادویہ کی شناخت وغیرہ 25

نوٹ :۔ اس سال بارہ امیدوار امتحانات میں شامل ہوئے ۔ جن میں سے پانچ ممتاز الاطباء میں اور سات افتخار الاطباء میں شریک ہوئے جن کے نام مع نتائج درج ذیل ہیں

امیدواران جماعت ممتاز الاطباء اکتوبر ۱۹۳۲ء مع نتیجہ

نمبر شمار	نام امیدوار	سکونت	نتیجہ
۱	حکیم روشن لال	چنڈ ضلع سیالکوٹ	پاس
۲	حکیم احمد اللہ	چونیاں ضلع فیروزپور	پاس
۳	حکیم محمد شفیع	نگت پور اجالہ ضلع امرتسر	پاس
۴	حکیم کلاب سنگھ	چوٹالہ ضلع جہلم	پاس
۵	حکیم نذیر احمد	ضلع سیالکوٹ	پاس

امیدواران جماعت افتخار الاطباء اکتوبر ۱۹۳۲ء مع نتیجہ

۱	حکیم سیکھ سنگھ	پٹیالہ سٹیٹ	پاس
۲	حکیم سید محمد گلزار احمد	ضلع انبالہ	پاس
۳	حکیم محمد مالک	ضلع جہلم	پاس
۴	حکیم دین محمد	ضلع لائل پور	فیل
۵	حکیم برہن سنگھ	ضلع گجرات	فیل
۶	حکیم مولا راج	ضلع گورداسپور	فیل
۷	حکیم دلی محمد	قادیان ضلع گورداسپور	فیل

سالانہ جلسہ شاہدرہ کی رپورٹ

(جائنٹ ایڈیٹر کے قلم سے)

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کا سالانہ جلسہ جب اعلان دعوت نامہ خیر وخوبی کے ساتھ طبیہ دارالعلوم شاہدرہ کی شاندار بلڈنگ میں جو ایک پُرفضا اور بہت مناسب جگہ واقع ہے منعقد ہوا۔

جلسہ میں ہر اطراف کے حکماء فضلاء اور رؤسا رشامل ہوئے۔ گو ممبران انجمن خادم الحکمت اور اولڈ بوائز کی تعداد بہت زیادہ نہ تھی جس کے لئے از حد افسوس ہے۔

انجمن خادم الحکمت کا ممبر ہونا یا طبیہ دارالعلوم کا مستند ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ تابل تحسین اور لایق ستائش وہ حضرات ہیں جن کی ہر گھڑی انجمن کی خدمت اور ترقی میں گزرتی ہے۔

اکثر صاحبان کا خیال ہوگا۔ کہ سالانہ جلسہ میں شامل ہونا سوائے اس کے کہ اپنی دو چار روز کی آمدنی اور سفر خرچ ضائع کیا جائے اور کچھ نہیں ہے۔ مگر میں یقین کے ساتھ کہوں گا۔ کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں کیونکہ اُن کو تا حال ان جلسوں اور اجتماع کی حقیقت کا علم ہی نہیں۔

ان میں جو فوائد پنہاں اور رازہائے پوشیدہ ہیں۔ اُن سے وہی حضرات واقف ہیں۔ جو سائیکالوجی و علم النفس، کا کچھ علم رکھتے ہیں۔

دُنیا میں جس قدر بھی نئی تحریکیں پیدا ہوتی ہیں۔ یا نئے کام شروع کئے جاتے ہیں۔ اُن کا اثر پبلک پر اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ اُس قوم کا اجتماع جلسہ یا کانفرنس ہو۔ کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ انفرادی طاقت اُس وقت تک کامیاب نہیں ہوتی جب تک اجتماعی صورت اختیار نہ کرے۔ اس کے ثبوت میں آپ تواریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے۔ کہ کبھی کسی قوم نے ترقی نہیں کی۔ جب تک وہ تمام کی تمام قوم متحد اور متفق ہو کر میدانِ عمل میں گامزن نہ ہو۔

قومی نشیب و فراز کے علاوہ آپ مذہبی دنیا میں بھی یہی اجتماع کی صورت ملاحظہ فرمائیں گے۔ بلکہ مذہب نے اس اجتماع کو مذہبی رنگ میں ایک فرض قرار دیا ہے۔ ہر سال ہزاروں خلق خدا اپنے اپنے مقدس مقامات پر سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے جاتے ہیں آخر اس میں بھی فوائد پنہاں ہیں۔ آج کل تو یہ جلسے۔ اجتماع اور کانفرنسوں کا روزانہ ہونا زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ قومی اور مذہبی اجتماعوں کے علاوہ سیاسی۔ معاشرتی۔ اقتصادی تعلیمی اور ادبی ہر قسم کے سینکڑوں اجتماع سالانہ ہوتے ہیں۔ جن میں تقریباً ہر تعلیم یافتہ فرد شامل ہوتا ہے۔ نیز پُرانے زمانہ سے جو میلوں کی رسم چلی آتی ہے۔ اُس کا بھی مفہوم تقریباً یہی ہے ان جلسوں کا فائدہ صرف یہی خیال نہ کر لیجئے۔ کہ لوگ اکٹھے ہوئے گرم گرم لیکچر اور تقریریں سُنیں۔ دعوتیں کھائیں اور خالی ہاتھ واپس چلے گئے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان جلسوں کا مقصد اُس

تحریک کی اشاعت و تبلیغ اور دوسروں پر اثر و تبادلۂ خیالات مقصود ہوتا ہے۔ جب لوگ جلسوں سے واپس جاتے ہیں۔ تو اپنے ساتھ ایسے بہترین خیال لے جاتے ہیں جس کا اظہار وہ لوگ اپنے شہر میں اُن لوگوں پر جا کر کرتے ہیں۔ جو اُن میں شاملِ نہیں تھے۔ اس طرح وہ تحریک عام ہو جاتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ دُنیا میں وہی قوم یا تحریک زندہ رہ سکتی ہے۔ جو باقاعدہ منظم و مجتمع ہو۔ نیز قربانی اور ایثار کے فولادی ہتھیاروں سے مسلح ہو۔

آج کل دُنیا کی سب سے بڑی اور عظیم الشان انجمن جس کا نام لیگ آف نیشن (انجمن بین الاقوام) ہے جس کا سالانہ اجتماع جنیوا (اٹلی) میں ہوتا ہے۔ ایک باقاعدہ اور بہترین انجمن ہے۔ جس میں مختلف ممالک کے شاہی نمائندے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس نے اتنا عظیم الشان کام کیا ہے۔ اور کر رہی ہے، جس کی مثال تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔

سو حضرات! میں آپ کو اور خصوصاً ممبران اور اولڈ بوائز طبیہ دار العلوم کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے کندھوں پر بھی ایک نئی تحریک یعنی طب جدید کا بوجھ ہے۔ اور اس کام کا پورا کرنا آپ کا فرض اولین ہے۔

آپ اپنے اندر ایثار اور قربانی کی طاقت پیدا کریں۔ اور ایک قلیل خرچ کا خیال نہ کرتے ہوئے بیشتر از بیشتر سالانہ اجلاس میں شامل ہو کر طب جدید۔ انجمن خادم المملکت کی بہتری و بہبودی اور نشر و اشاعت میں حصہ لیا کریں۔ اور ظفر مند و فتح یاب ہو کر۔ نہ صرف طب جدید بلکہ اپنا نام بھی پیدا اور قایم کریں۔ آپ کے سامنے ہومیوپیتھی کے حامیوں کی مثال قایم ہے۔ کس جوش و خروش کے ساتھ ان کے سالانہ اجتماع مختلف ممالک میں ہوتے ہیں۔ کس طرح اُنہوں نے دُنیا کے ہر حصہ پر اپنا اثر ڈال کر غلبہ حاصل کیا ہے۔ نہ صرف اس طریقِ علاج کو مشتہر کیا ہے۔ بلکہ ہر ایک کے دل پر ہنومن اعظم کا سکہ بٹھا دیا ہے۔ آپ کو بھی اس کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ جب جدید اور موجد دونوں کا نام ہمیشہ زندہ اور روشن رہے۔

اب سالانہ جلسہ تو گزر چکا ہے۔ پھر سال کے بعد راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ جبکہ آپ ریزولیوشن میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ آپ انجمن اور ربانی انجمن کی طرف سے بیکار ہو کر بیٹھ جائیں۔ یا خوابِ غفلت میں پڑے رہیں۔ بلکہ سالانہ اجلاس کے مقاصد کو پورا کرنے کی سعی کریں۔ یعنی طب جدید کی نشر و اشاعت و استاد الاطبا صاحب کی شہرت و اصلاح و تجدید طب۔ یہ اس طرح ہو کہ جس مریض کے مرض کو پیچیدہ دیکھیں اس کا سلسلۂ علاج استاد الاطبا صاحب سے جوڑ دیں۔ مریض کی فیس پہنچنے پر مشورہ اور علاج شروع ہو جائیگا آرام ہو جانے پر استاد الاطبا صاحب و انجمن خادم المملکت نیز آپ کی شہرت ہوگی۔ اپنے شہر کے ڈاکٹروں۔ ویدوں۔ طبیبوں اور ہومیوپیتھوں سے تبادلۂ خیالات کریں۔ اُن کے نام رسالہ جاری کرائیں۔ اُن تک کلیات طب جدید پہنچائیں۔ اس کے ساتھ ہی طبی دار العلوم کی بھی تبلیغ کریں۔ اس کی بہترین اور مفت تعلیم کو گوش پر واضح کر کے کثرت سے طلبا داخل کرائیں۔ سالانہ امتحان پر پرائیویٹ طلبا بھجوائیں۔ ریسرچ۔ تحقیق اور تجربات میں مشغول رہیں۔ جس کی رپورٹیں تبصرہ میں شایع کراتے رہیں۔ آج سے ہی جلسہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اس کو کامیاب بنانے کے لیے بہترین مقالات۔ فلسفیانہ مضامین بہتر ادویات تیار کیجئے۔ لوٹیوں کو اکٹھا کیجئے۔ خدائے بزرگ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور مجھے سیدھے راستہ پر گامزن کرے والسلام (صابر متاز)

پروگرام جلسہ

اجلاس اوّل مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء

۲ بجے سے ۵ بجے تک

زیر صدارت جناب حکیم گنگا رام صاحب

تجاویز متعلقہ رسالہ تبصرہ بحث تمحیص از مختلف احباب = ۳ گھنٹہ

اجلاس دوئم مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء

۸ بجے رات سے ۱۰ بجے رات تک

زیر صدارت جناب حکیم شیخ غلام محمد صاحب آف راولپنڈی

مجربات :- ... از مختلف احباب ..... دو گھنٹہ

اجلاس سوم مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء

۹ بجے سے ۱۱ بجے تک

زیر صدارت جناب سید فضل حسین صاحب

۱- نظم — حکیم بشیر احمد صاحب — ۱/۴ گھنٹہ

۲- مضمون :- مجذوب کی بڑ — حکیم شیخ غلام محمد صاحب — ۱/۲ گھنٹہ

۳- مضمون :- کام وہ کر کہ جو دنیا میں یادگار رہے — حکیم بشیر احمد صاحب — ۱/۴ گھنٹہ

۴- نظم — حکیم سید فضل حسین شاہ صاحب — ۱/۴ گھنٹہ

۵ مضمون :- ملیریا کی حقیقت — 〃 — ۱/۲ گھنٹہ

نوٹ :- حکیم سید فضل حسین شاہ صاحب کے نظم اور مضمون سنانے وقت کرسی صدارت پر جناب استاد الاطبا صاحب جلوہ افروز ہوئے۔

اجلاس چہارم مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء

۱ بجے سے ۲½ بجے تک

زیر صدارت جناب ماسٹر سمیع اللہ صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر مڈل سکول شاہدرہ

۱۔ تجاویز — مختلف احباب

۲۔ نتیجہ امتحان طلبا } سید فضل حسین صاحب
و اعلان اغراز سندات و تمغہ }

۳۔ تقسیم اسناد — جناب صاحب صدر

اجلاس طبیہ بورڈ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء

۲½ بجے سے ۴½ بجے تک

زیر صدارت جناب اُستاد الاطبا صاحب

ممبران بورڈ: ۔حکیم سید فضل حسین صاحب۔حکیم گنگا رام صاحب۔حکیم محمد عبد الغنی

مریض: ۔بودھ راج ولد مول چند ساکن فتح جنگ ۔عبد اللہ ولد یاں صدر الدین ساکن چونڈہ۔ گلزار احمد ولد سید شاہنواز ساکن کھرڑ۔امام دین ولد غلام محمد ساکن گگھڑ۔

جلسہ ختم

مفصل روئداد علیحدہ درج ہے۔

بہترین مضامین

سنہ ۱۹۲۸ء کی سالانہ رپورٹ قیمت ۴ عہ سنہ ۱۹۳۰ء کی سالانہ رپورٹ قیمت ۴ عہ

ان ہر دو رپورٹوں میں بہترین مضامین لکھاریوں کے فلسفیانہ اور محققانہ مضامین درج ہیں۔جن میں جناب اُستاد الاطبا صاحب کے مضامین قابل دید ہیں۔اور ان کے علاوہ اعلےٰ ترین تجربات اور معلومات کا خزانہ ہیں۔جو جواہرات سے تولنے کے قابل ہیں۔جن کا کسی اور جگہ دستیاب ہونا دشوار ہے

منیجر

کارروائی اجلاس اوّل مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء

۲ بجے سے ۵ بجے تک

زیر صدارت جناب حکیم گنگا رام صاحب

خاکسار حکیم محمد عبدالغنی ناظم انجمن کی تحریک اور حکیم مختار احمد صاحب کی تائید و حکیم سید فضل حسین صاحب کی تائید مزید سے حکیم گنگا رام صاحب صدر مقرر ہوئے ۔ اور رسالہ تبصرۃ الاطبا کے متعلق بحث و تمحیص شروع ہو کر حسب ذیل ریزولیوشن پیش ہوئے:۔

(۱) حکیم سردار لابھ سنگھ صاحب نے تجویز پیش کی ۔ کہ رسالہ تبصرۃ الاطباء کے اجراء کی غرض، و غایت طب جدید کی اشاعت اور انجمن کی توسیع کا پروپیگنڈا تھی ۔ مگر جب سے تبصرہ گجرات سے شائع ہونا شروع ہوا ہے ۔ حکیم عبدالرحیم صاحب جیل ایڈیٹر تبصرہ نے اس کی پالیسی کو بدل دیا ہے ۔ اب اس میں نہ طب جدید کی اشاعت ہو رہی ہے ۔ نہ ممبران انجمن کی توسیع ۔ اسلئے تبصرہ کو واپس اپنے مرکز (شاہدرہ) میں لاکر شائع کیا جائے ۔

اس تجویز کو سب حاضرین مجلس نے باتفاق رائے منظور کیا اور پاس ہو گئی ۔

(۲) دوسری تجویز حکیم شیخ غلام محمد صاحب نے پیش کی:۔

تبصرۃ الاطبا کو مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت حکیم مختار احمد صاحب کے سپرد کیا جائے

ا ۔ تبصرہ کی سابقہ پالیسی کو قایم رکھا جائے ۔ یعنی طب جدید کی اشاعت اور ممبران انجمن کی توسیع میں کوشش کی جائے

ب ۔ تبصرہ کی نشر و اشاعت اور آمد و خرچ کا ذمہ دار ہو ۔

ج :۔ انجمن کی ادویہ اور کتب کا اشتہار ہمیشہ بلا توقف مفت انجمن کے پتہ پر شائع کرے ۔

د :۔ شرط ۳ کے صلے میں حکیم مختار احمد صاحب کو ادویات کی فروختگی پر ۵ فیصدی کمیشن دیا جائے ۔

حکیم مختار احمد صاحب نے شق ۳ کی ترمیم پیش کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ انجمن چونکہ پہلے ۵ فیصدی کمیشن دے رہی ہے ۔ اس لئے ۵ کی بجائے ۲۵ فیصدی کمیشن ہونا چاہیئے

حکیم شیخ غلام محمد صاحب نے یہ ترمیم منظور کر لی ۔

حکیم مولوی فتح محمد صاحب نے ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ ادویات کا کام مثلاً دواسازی ۔ پارسل اور پیکنگ بنانا اور ان کا بھیجنا بھجوانا وغیرہ تو انجمن خود کرے گی ۔ اور کمیشن بالکل مفت میں دیا جائے گا ۔ اس لئے ۲۵ فیصدی کمیشن کافی ہے اس میں زیادتی نہیں ہونی چاہیئے ۔

حکیم مولوی عبدالحق صاحب نے مولوی فتح محمد صاحب کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ (۱) ۵۰ فیصدی کمیشن تو پہلے دیا جاتا ہے۔ پھر اپنی سے ۵۰ فیصدی تبصرہ کو دے دیا جائے۔ تو انجمن کو کیا بچت ہوگی (۲) جو پارسل واپس ہوں گے یا ٹوٹ جائیں گے۔ اس کا نقصان بھی انجمن کو برداشت کرنا پڑے گا۔ جس سے انجمن کو بہت خسارہ رہے گا۔

اندریں حالات میرے خیال میں ۲۵ فیصدی کمیشن بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ۵۰ فیصدی ہونا چاہیئے۔

حکیم و ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر نے فرمایا۔ کہ میرا حکیم شیخ غلام محمد صاحب سے مع تریسم کلی اتفاق ہے۔

خاکسار (محمد عبدالغنی ناظم) نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ کسی شخص کو کسی چیز یا کام کے سپرد کرنے سے پہلے اس کی اہلیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص اس کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔ اور انجام بھی دے سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس بات کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔ حکیم فخار احمد صاحب ماشاء اللہ قابل ہیں۔ اور شاید یہ بار اُٹھا بھی لیں گے۔ لیکن بہتر یہی ہے۔ کہ یہ انجمن کی خدمت کرنے والا رسالہ جناب اُستاد الاطبا صاحب کے ہی سپرد کرنا چاہیئے۔ وہ اپنی معاونت کے لئے خواہ حکیم فخار احمد صاحب سے کام لیں یا کسی دوسرے شخص سے۔ یہ ان کی مرضی پر منحصر ہوگا۔

دیوان رام پیارا صاحب نے خاکسار کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بے شک جس آدمی نے کوئی پودا لگایا ہو وہی درد اور محبت سے بروقت اس کی آبیاری کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ پودا جناب اُستاد الاطبا صاحب کا ہی لگایا ہوا ہے اس لئے ان ہی کے سپرد ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر لیکھرام صاحب نے خاکسار کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم جناب اُستاد الاطبا صاحب کے خیالات عالیہ سننے کے متمنی ہیں اور وہ اسی وقت سُنے جا سکتے ہیں۔ جب تبصرہ ان کے ہاتھ میں ہو۔ کیونکہ تبصرہ کی عدم موجودگی میں یہ تجربہ ہو چکا ہے۔ اس لئے تبصرہ جناب اُستاد الاطبا صاحب کے ہی سپرد ہونا چاہیئے۔

حکیم سید فضل حسین صاحب اور حکیم روشن لال صاحب نے تائید مزید کی۔

جناب اُستاد الاطبار صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر انجمن یہی چاہتی ہے۔ کہ رسالہ میرے سپرد ہو۔ تو مجھے منظور ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ تمام ممبر اپنے فرائض منصبی کو بجا لائیں۔ اور دو دو چار چار ہفتے اپنے وقت سے وقف کر کے باری باری یہاں رہ کر مجھے امداد دیں۔ تاکہ میں رسالہ بھی نکال سکوں اور نصاب بھی مکمل کر سکوں۔

حکیم سید فضل حسین صاحب نے لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا۔ ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر نے اپنی خدمات پیش کیں۔ حکیم نور احمد صاحب حکیم روشن لال صاحب حکیم گنگا رام صاحب اور خاکسار ناظم نے باری باری وقت دینا منظور کیا۔

حکیم شیخ غلام محمد صاحب نے اپنا ریزولیوشن واپس لے لیا۔ اور تبصرہ کو جناب اُستاد الاطبا صاحب کے سپرد کرنا باتفاق رائے پاس ہو گیا۔ اور اجلاس ختم ہوا۔

کارروائی اجلاس دوم مورخہ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء

زیر صدارت جناب حکیم شیخ غلام محمد صاحب آف راولپنڈی

بوقت ۸ بجے سے ۱۰ بجے رات

حکیم سید فضل حسین صاحب کی تحریک اور ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر کی تائید و حکیم محمد عبدالغنی ناظم کی تائید مزید سے شیخ غلام محمد صاحب صدر قرار پائے۔ اور ممبران نے اپنے اپنے ایسے تجربات پیش کئے۔

مجربات جناب حکیم و ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر

برائے دق: - برگ بانسہ ۸ حصہ۔ کافور ایک حصہ باریک پیس کر سفوف بنالیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ صبح شام مندرجہ ذیل بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ چار مغز ۶ ماشہ۔ مغز بادام مقشر ۱ عدد گھوٹ کر ایک پاؤ دودھ ملا کر میٹھا کر کے دیں۔ بادام روزمرہ حسب برداشت زیادہ کرتے جائیں۔ یہانتک ۳۰ یا ۳۵ عدد تک نوبت پہنچ جائے۔

صاحب ممدوح نے کہا۔ کہ میں نے یہ نسخہ پانچ چھ مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ سب کو فائدہ ہوا۔ یہ نسخہ کتابی نہیں ہے۔

مجربات حکیم گلزار احمد صاحب انبالوی

برائے خنازیر: - ایک چھپکلی کو روغن سرسوں ۵ تولہ میں جلائیں جب خوب جل جائے۔ تو چھپکلی کو پھینک دیں اور تیل گلٹیوں پر لگائیں۔

حکیم صاحب نے کہا۔ کہ یہ نسخہ خود میں نے اپنی ذات پر تجربہ کیا ہے مجھے تین چار ماہ سے گلٹیاں تھیں۔ جو اس نسخہ کے استعمال سے جاتی رہیں۔

مجربات ڈاکٹر لکھیہ راج صاحب راولپنڈی

برائے خنازیر: - گھاں ۱ حصہ۔ جڑ گل عباسی سرخ گل تازہ ۲ حصہ گولیاں بنائیں جو جنگلی بیر کے برابر ہوں۔

مقدار خوراک = ایک ایک گولی صبح شام ہمراہ آب تازہ

چار پانچ ماہ تک استعمال کرایا جائے۔ اگر گلٹیوں سے مواد نکل رہا ہو۔ تو چھپکلی کا تیل بھی لگایا جائے۔ اگر نہ نکلے تو یہی گولیاں کافی ہیں۔ ان گولیوں سے پندرہ سولہ دن کے بعد فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن تین چار ماہ تک استعمال کرانی ضروری ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ آٹھ نو مریضوں پر تجربہ کیا گیا۔ سب کو فائدہ ہوا۔

مجربات حکیم گلاب سنگھ صاحب چوٹالوی

پاپیتا کے فوائد ۔ (۱) تمام خازیری غدد اور تمام قسم کے ورم جن میں پیپ نہ پڑی ہو ۔ ان کے تحلیل کرنے کے لئے محلل اعظم ہے ۔ میں اس کو پانچ چھ ماہ سے تحلیل کی جگہ استعمال کرتا ہوں ۔ کبھی خطا نہیں گیا ۔

ترکیب : ۔ پتھر کی سل پر پانی میں گھسکر لیپ بنائیں اور استعمال کرائیں ۔

(۲) **برائے لاہوری پھوڑا** (جڑ والا) دن کے وقت تین دفعہ لیپ کرو ۔ ایک ہفتہ کے اندر آرام ہوگا ۔

ترکیب : ۔ باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے محفوظ رکھیں ۔ جب ضرورت ہے کرکھرل کر کے لیپ بنائیں ۔

(۳) **پلیگ کے واسطے** : ۔ گلٹی کے اوپر اسی کا لیپ کرائیں ۔ اور کھلانے کے لئے نسخہ بنالیں : ۔

صفتہ : ۔ پاپیتا کا سفوف ۔ جدوار خطائی کا سفوف مساوی الوزن لے کر عرق گلاب میں مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں بنالیں ۔ مقدار خوراک ایک گولی صبح گھی کے ساتھ اور شام کو کھانا کھانے کے بعد پانی سے استعمال کرائیں ۔

(۴) **چھپاکی کے واسطے** ۔ یہی گولیاں صبح شام گھی کے ساتھ ۔

مجربات حکیم لابھ سنگھ صاحب چک نمبر ۲۳

برائے اسہال خونی ۔ گل دھادا ۔ رال ہموزن باریک پیس کر محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک ۶ ماشہ صبح دہی کے ساتھ بعد دوپہر لسی یا پانی کے ساتھ ۔ تین دن میں بالکل آرام ہو جاتا ہے ۔ مجرب ہے ۔

مجربات حکیم بشیر احمد صاحب ساکن بیگووالہ

برائے ضعف معدہ و کمی اشتہا : ۔ نوشادر ۱ تولہ گوداکنوار گندل ۲ تولہ برگ تلسی ۶ ماشہ سب کو کھرل کر کے گولیاں مقدار خود بنائیں ۔

مقدار خوراک ۔ ۲ گولی ہمراہ آب نیمگرم ۔

مجربات حکیم شیخ غلام محمد صاحب آف راولپنڈی

مارگزیدہ کے لئے : ۔ سفوف سمی ۲ ایک ماشہ کھلائیں مجرب ہے ۔ پچیس تیس آدمیوں پر تجربہ کیا گیا ہے ۔

چھپاکی کے لئے : ۔ محلول اذاراقی کی تین چار خوراکیں استعمال کریں ۔ مجرب ہے ۔

مجربات حکیم قاضی نور احمد صاحب جھبران

برائے زخم (جراحت)، جھجن (دختر) کے بیج گل حکمت کر کے جلا کر زخم پر دھوڑنا نہایت مفید ہے۔ زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

مجربات حکیم گنگا رام صاحب سرائے سدھو

برائے بول الدم: دکشتہ سکہ، سکہ کی کچھ مقدار کڑاہی میں گرم کریں۔ جب پگھل جائے۔ شورہ کی چٹکی دیتے جائیں اور کسی سبز ٹہنی سے ہلاتے جائیں۔ اس کا کشتہ ہلکے زرد رنگ کا ہو جائے گا۔ پھر اس کو شیرہ کنوار گندل میں کھرل کر کے ٹکیہ بنالیں۔ اور دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ (یہ آگ ۵ تولہ سکہ کے لئے کافی ہے)، پھر بوٹی زخم حیات کے رس میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر اسی طرح دوبارہ آگ دیں۔ پھر شیرہ کنوار گندل میں سہ بارہ آگ دیں۔ وہ خاکستر کے رنگ کا کشتہ بن جائے گا۔ محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ۲ رتی ہمراہ بدرقہ مناسبہ

نوٹ:۔ اگر آگ دیتے ہوئے سکہ زندہ ہو جائے۔ تو پھر شورہ کی چٹکی دے کر کسی اور سبز ٹہنی سے ہلا کر اس کو خاک بنالیا جائے۔

چھپاکی کے واسطے مریض کو گرم پانی کی بھاپ دینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

مجربات حکیم روشن لال صاحب چونڈہ

برائے یرقان:۔ سفوف زیبق ۲ رات کو سوتے وقت دے دیں۔ اور صبح شام دوا الطحال ایک ایک اونس پلا دیں۔ سات دن میں آرام ہو جائے گا۔

نوٹ: سفوف زیبق اور دوا الطحال کے نسخے ضمیمہ طبی رہنما میں درج ہیں جن سے تمام مبر واقف ہیں

مجربات حکیم نذیر احمد صاحب بیگووالہ

برائے جنبل۔ تخم جھجن (دختر کے بیج)، بابچی۔ گندھک آملہ سار ہوزن لے کر سفوف بنالیں۔ اس میں سے چھ ماشہ لے کر رات کو ڈیڑھ چھٹانک پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو زلال نتھار کر پلائیں۔ اور فضلہ کو چھل پر ملیں۔

برائے آتشک و سوزاک (دکشتہ طوطیا)، طوطیا بریاں (طوطیا کو توے پر رکھ کر پھول کر لیا جائے)،

۲۵ ماشہ۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ ۳۵ ماشہ ۔ پانی ایک سیر

ترکیب: آدھ سیر پانی میں طوطیا بریاں حل کرلیا جائے ۔ اور باقی آدھ سیر پانی میں پوٹاسیم آیوڈائڈ کسی برتن میں علیحدہ حل کرلی جائے پھر دونوں پانیوں کو ملاکر یکجا کردیا جائے ۔ اور تین چار گھنٹہ تک محفوظ رکھ دیا جائے ۔ پانی کا رنگ سُرخ اور بوٹنکچر آیوڈین کی سی ہوجائے گی ۔ اور طوطیا نیچے بیٹھ جائے گا ۔ پھر پانی نتھار کر علیحدہ کرلیا جائے ۔ اور تہ نشین مادہ کو خشک کرلیا جائے ۔ یہی کُشتہ طوطیا ہے ۔ اسکو شیشی میں محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک ۔ ایک گرین ہمراہ بدرقہ مناسبہ ۔ ایک ہفتہ تک بالکل آرام ہوجائے گا ۔

نوٹ ۔ زلال جو اس دواء کے اوپر سے نتھارا گیا تھا ۔ وہ بہت کام کی چیز ہے ۔ اس کو کڑاہی میں ڈال کر آگ پر خشک کریں ۔ جب پانی جل جائے گا ۔ تو اس کے نیچے سُرخ مادہ برآمد ہوگا ۔ یہ آیوڈم ہے ۔ اس سے ٹنکچر آیوڈین تیار ہوتی ہے ۔ ترکیب یہ ہے: ۔

آیوڈم مذکور ۴ ڈرام ۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ ۴ ڈرام ۔ ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر) ۴ ڈرام ۔ سپرٹ میتھیلڈ یا ریکٹی فائیڈ دس چھٹانک ۔ سب کو آمیز کرلیں ۔ بس ٹنکچر آیوڈین تیار ہے ۔

مجربات حکیم سید فضل حسین صاحب ۔ رہتاس

برائے احتباس طمث (مدر حیض) کرم دانہ جسے انگریزی میں کوچی نیل کہتے ہیں (یہ دراصل کیڑے ہیں جو ریشم رنگنے کے کام آتے ہیں) حسب ضرورت لے کر باریک پیس کر سفوف بنالیں ۔ اور محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک ۔ ۴ رتی صبح و شام ہمراہ آب تازہ ۔ تین دن تک استعمال کرنی چاہیئے ۔

نوٹ: ۔ یہ دوا اس قدر مدر ہے ۔ کہ اگر حاملہ کو استعمال کرائی جائے ۔ تو اس کا حمل ساقط ہوجاتا ہے ۔ لہذا حاملہ کو دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

مجربات حکیم محمد عبدالغنی صاحب ایڈیٹر رسالہ گلدستہ حکمت جھیولانوالی ضلع گجرات

برائے کثرتِ طمث: ۔ گیرو ۔ سنگ جراح ۔ نشاستہ مساوی الوزن باریک پیس کر نگاہ رکھیں ۔

مقدار خوراک: ۔ دو ماشہ ہمراہ آب تازہ ۔ صبح و شام ۔ ایک ہفتہ تک استعمال کرائیں ۔

مقوی اعصاب گولیاں جو مقوی اعصاب ہونے کے علاوہ مبہی بھی ہیں ۔ کچلا مدبر ۔ کونین کُشتۂ فولاد مساوی الوزن سحق بلیغ کریں ۔ پھر شہد میں ایک رتی کی گولیاں بنائیں ۔

مقدار خوراک ۔ دو گولی ہمراہ دودھ گرم شام کو بعد از غذا ۔ ہفتہ میں ایک دو دن ناغہ کریں ۔ مجرب ہے ۔

مجربات ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی

(۱) **برائے پیچش** ۔ سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین سمتھ سلے سلاس ۱۰ گرین ۔ ڈوسپوڈر ۱۰ گرین باہم ملا کر ایسی تین خوراک یومیہ ہمراہ آب تازہ بعد از تنقیہ امعاء

(۲) **برائے عظم الطحال** دکبد و یرقان مزمن و کمی خون اور اکثر امراض مستورات مثل قلت طمث و بیقاعدگی وغیرہ کونین سلفاس ۲ گرین ۔ سلفورک ایسڈ ڈائیوٹ ۱۰ منم ۔ سیگنیشیا سلفاس ایک ڈرام فرائی سلفاس ۲ گرین ۔ لیکور آرسنی کپلس ہائیڈروکلورائڈ ۲ منم ۔ ایکوا کلورو فارم تا اونس ۔ یہ ایک خوراک ہے ۔ ایسی تین خوراک یومیہ دیں ۔ اگر بخار موجود ہو یا حیض جاری کرانا ہو تو کونین ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک خوراک رکھ سکتے ہیں ۔

کارروائی اجلاس سوم مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء

۹ بجے سے ۱۱ بجے تک

زیر صدارت حکیم سید فضل حسین صاحب

ڈاکٹر دوست محمد صابر کی تحریک اور حکیم احمد اللہ صاحب کی تائید اور حکیم بشیر احمد صاحب کی تائید مزید سے جناب حکیم سید فضل حسین صاحب صدر مقرر ہوئے ۔ اور کارروائی شروع ہوئی ۔

قانون عشرت

عورتوں اور مردوں کے خاص تعلقات جیسے اہم اور ضروری مضمون پر کتابوں کی ہندوستان میں جیسی ضرورت ہے ۔ وہ قابل بیان نہیں ۔ مگر تاحال اس عنوان پر بہترین تصنیفوں ۔ تالیفوں اور ترجموں کی از حد کمی ہے ۔ غذا کا شکوہ ہے ۔ کہ اس کمی کا احساس کرتے ہوئے حکیم ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت فلیمنگ روڈ لاہور نے یہ کتاب لکھ کر ملک کی ضرورت کو کسی حد تک پورا کیا ہے ۔ آپ نے طبی نقطۂ نگاہ سے ذلیفۂ زوجیت کی بہترین معلومات بہم پہنچائی ہیں ۔ ذلیفۂ زوجیت کے آداب اور بہترین دستور العمل جیسے عنوانوں پر خوب لکھا ہے ۔ اس کے علاوہ توتِ باہ امساک اور برتھ کنٹرول کے متعلق مفید معلومات اور مجربات درج ہیں ۔ سلاستِ زبان کو نہ دیکھتے ہوئے طبی نقطۂ خیال سے بہترین کتاب ہے ۔ لکھائی ۔ چھپائی ۔ کاغذ عمدہ قیمت ۱۲ ار علاوہ محصول

نوٹ :۔ دفتر تبصرہ نے صرف خریدار تبصرہ کیلئے ہر ریویو کی کتاب پر کمیشن کا انتظام کیا ہے یہ رعایت دفتر کی معرفت حاصل کریں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نظم

(پیش کردہ نظم بر جلسہ ۱۹۳۲ء حکیم بشیر احمد افتخار الاطباء سند یافتہ و تمغہ یافتہ مالک جڑی بوٹی سٹور بیگووالہ ضلع سیالکوٹ)

اطباء طب جدیدہ دیکھنا تم بزم عالم کا
ستارہ دوسری طبوں کا کیا ہے دہر میں چمکا

تمہارے گلستاں سے دور ہوگی خزاں کیدن
معطر ہوگا نکہت ہائے گل سے آشیاں کیدن

نہیں ہنگام غفلت یہ خدارا ہوش میں آؤ
ذرا کانوں کو کھولو اور سنو اور غور سے پاؤ

کمی اس فن میں جو کچھ ہے وہ پوری کر کے دکھلاؤ
مسائل حکمیہ نادانقان فن کو سکھلاؤ

طبیبو! زندگی میں اپنی یہ تو کام کر ڈالو
کہ اس طب جدیدہ کا جہاں میں نام کر ڈالو

مٹا دو خلطوں ملطوں کو کہ تم اپنے دلائل سے
عدو کو بھی دکھا دو موم کر لپنے خصائل سے

ملا دو ہر طبابت کو بہم زور طبیعت سے
کروان کے دلوں میں اثر تم اپنی صداقت سے

نہ پکڑی تم نے گر طاقت شرازہ بگڑ جائیگا
جہاں میں طب صادق کا نہ کوئی نام پائیگا

میں کچھ احوال تم کو طب جدیدہ کا سناتا ہوں
لگی تھی زنگ یہ کیونکر تجھے سب کچھ بتاتا ہوں

پڑی تھی چین طب میں جبکہ گھڑی ہر چار سو غفلت
نہ بلبل نغمہ سنج تھی اور نہ تھی گل میں کوئی نکہت

خس و خاشاک خلطوں سے چمن کی پائمالی تھی
ضرورت تھی چمن کو خاص کر اُسوقت مالی کی

اُٹھا تب شاہ رہ سے لے کے بانی علم کی مشعل
کہ جس کی روشنی سے چمک اُٹھی طب کی محفل

نہ جب دنیا میں یارا اور نہ تھا کوئی ہوا خواہی
اُٹھا کر دونوں ہاتھ اُس نے خدا سے یہ دعا چاہی

الٰہی قوم ہو بیدار اب تو خواب غفلت سے
ترقی کی چلیں راہ پر بچیں سب راہ خجلت سے

ترقی کی جو راہ ہے اِن کو یارب آشنا کر دے
انہیں خلطوں کے دھندے سے الٰہی تو رہا کر دے

بچا ان کو نبض کی مہتری چالیں پکانے سے
مریضوں کو سنوں خطمی خبازی کے پلانے سے

میری آواز پر یارب انہیں توفیق کر دے
طبی تجدید کی خاطر سبھی کو منسلک کر دے

مخاطب ہو پھر اپنی قوم سے بولا کہ آیا ہوں — عجب تحفہ تمہارے واسطے اک ساتھ لایا ہوں
زمانہ کے تحائف سے یہ اک تحفہ عجیبہ ہے — تمہارے کام آئے گی یہ طب جدیدہ ہے
منادی جب سنائی یہ مسیحا نے زمانہ میں — تو اُن سب کو تعصب نے لگا دی آگ خانہ میں

صدا کیا تھی زمانہ کو تمام اُس نے ہلا ڈالا
پرانی طب کے شیداؤں کو فتنہ پر اُٹھا ڈالا

اُٹھے وہ جوش میں فوراً ابھی تیر و کماں لے کر — مٹا دینے مٹا دینے کا یہ دل میں گماں لے کر
مگر جب فضلِ ربی تھا تو پھر اُس کو خطر کیا تھا — ہزاروں دھمکیوں کا اس بہادر پر اثر کیا تھا
نہ ہوتی آگ روشن خاک امین ہو نہ سکتی تھی — خلیل اللہ پر بھی نار گلشن ہو نہ سکتی تھی
کوئی حاسد کوئی کاذب کوئی دیوانہ کہتا تھا — کوئی اس کی حقیقت کو نرا افسانہ کہتا تھا

مگر اس بات پر اس کو نہ کچھ رنج و ملال آیا
نہ ان کی یاوہ گوئی کا اُسے کچھ بھی خیال آیا

فقط تھی آرزو دل میں حقیقت کو سنانے کی — اور ان بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لیجانے کی
بلند آواز ہو کر پھر کہا اُس نے اِدھر آؤ — یہی راہِ حقیقت ہے اسے پکڑو اسے پاؤ
اگر شک ہو کسی کو کرلے اس کا امتحاں آکر — چلا نا ورنہ ہے بے سود بیہودہ زباں آکر
اُٹھے چند فرد اس آواز پر آمین کرنے کو — جدیدہ مے سے اپنے سینہ میں تسکین کرنے کو
کیا تھا پھر لگے آنے ہزاروں طب کے شیدائی — بہت کوشش رہے کرتے قدیمہ طب کے سودائی

بجھی نہ بجھ یہ سکتی تھی پنجابی طب کی مشعل
نہ چارہ کچھ چلا اُن کا نہ کچھ اُن کو ہوا حاصل

صبا نے چٹکے چٹکے راہ پکڑی بوستانوں کی — ہوئی پھر ابتدا بلبل کے سنجیدہ ترانوں کی
کھلیں نرگس کی آنکھیں دھو کے چہرہ آبِ شبنم سے — چمن میں آگئی رونق سحر ہوتے ہی اک دم سے
کھلا پھر حسن کی دیوی کا مکھڑا بے حجابانہ — برہمن وجد میں آئے ہوا قایم صنم خانہ
یہ کیا تھا صرف اس کی ایک محنت کا نتیجہ تھا — کہ جھنڈا گاڑ ڈالا جس نے ہے طب جدیدہ کا
جسے دیوانہ کہتے تھے وہی اس طب کا بانی ہے — وہی ہے ناخدا اس کا اُسی کی بادبانی ہے

بندھا ہے آج اُسکے سر پہ یہ سہرا فضیلت کا
دیا ثمرہ خدا نے اُس کو بیشک اُسکی محنت کا

۱؎ ماہرین خصوصی

شرابِ تند لایا ڈال کر ساغر میں گو ساقی — دلیکن ہوش بیخوار و تمہارے ہیں وہی باقی
اُٹھو آنکھوں کو کھولا رنگ بدلا ہے زمانے نے — لگائی چوٹ ہے ڈنکے ترقی تازیانہ نے
دُعا ہے طب جدیدہ کا الٰہی بول بالا ہو — ہو شیدا اسکا ہر کوئی جہاں سب چاہنے والا ہو

مبارک ہو طبیبوں کو ہمیشہ انجمن اس کا
پھلے پھولے سحابِ حق سے دایم چمن اسکا

نوٹ: نظم میں اکثر فروگذاشتیں ہیں۔ جن کی تصحیح نہیں کی گئی۔ مبادا ہمارے جوان شاعر کے جذبات کو ٹھیس لگے (ایڈیٹر)

واٹل فورس

یعنی

قوت حیات موجد

زینت الحکماء حکیم ڈاکٹر دوست محمد صاحب بی آر جائنٹ ایڈیٹر تبصرۃ الاطباء تہنیانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ممتاز الاطباء

واٹل فورس بھی دنیا میں بالکل نئی عجیب و غریب۔ زود اثر۔ قوت حیات کی معادن گویا قوت حیات ہے۔ اپنی قسم کی واحد دوا دُنیا کی کوئی دوا اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی

علاج بالضد اور علاج بالمثل دونو اصولوں سے

جسم اور روح پر اثر کرتی ہے۔ یعنی ایلوپیتھی۔ یونانی۔ ویدک اور ہومیوپیتھی میں سول و مجرب ہے پہلی خوراک ہی بجلی کا اثر رکھتی ہے چند خوراکیں مرض میں تخفیف کر دیتی ہیں

پانچ سال کی ریسرچ اور تحقیق کے بعد

سائنٹفک اصولوں پر تیار کی گئی ہے۔ یہ کیمیائی مرکب سینکڑوں امراض کی واحد مانی ہوئی دوا ہے۔ امرتدھارا اور آبِ حیات سے بالکل جُدا ہے اسکی کرشمہ نما

خصوصیت

یہ ہے کہ مختلف اوزان میں مختلف اثر رکھتی ہے۔ مثلاً زیادہ خوراک میں محرک ہے۔ تو کم مقدار مسکن۔ اسی طرح مسہل بھی اور قابض بھی۔ اگر ایک صحت دوسری تو دوسری صورت اس سے مختلف گویا واٹل فورس کی طرح عمل کرتی ہے جسم میں جس چیز کی کمی ہو پورا کرتی ہے جس چیز کی زیادتی ہو۔ خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً دست آتے ہوں تو روک دیتی ہے اور قبض کو کھولدیتی ہے۔ بیرونی طور پر خفیف مقدار میں مسکن زیادہ میں محرک ہے۔ مالش درد کو روکتی ہے مکمل آرام ہے۔ اس دوائی کا نسخہ

بقراط زماں لقمان دوراں حضرت اُستاد الاطبا صاحب موجد طب جدید و بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

کو دکھا کر تصدیق کرالی گئی ہے پس فوراً منگوا کر تجربہ کریں۔ اور ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ بہترین چیز ہے کوئی گھر خالی نہیں رہنا چاہیئے قیمت عصاری شیشی

ملنے کا پتہ:- قیصر فارمیسی ۵۵ عزیز منزل فلیمنگ روڈ لاہور

مجذوب کی بڑ

(از جناب حکیم غلام محمد صاحب آف راولپنڈی)

دنیا کے فاضل اور ممتاز طبیب اپنی اپنی عقل خداداد اور ذہنِ رسا کے موافق طب کے جو اصول و قوانین مرتب کرتے گئے۔ ان پر مختلف زمانوں یا ایک ہی وقت میں بہت سے تغیر و تبدل اور جرح و قدح ہو کر اکثر مسترد ہوئے۔ بہت سے قوانین میں خاص خاص تبدیلیاں۔ بہترین اختصار اور مفید اضافے ہوتے رہے یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہا۔ جب تک دُنیا مایۂ ناز عالی دماغ اطباء سے خالی نہ ہوئی۔ جب زمانہ کا رنگ بدلا۔ بادِ مخالف نے جہل و درشت ناک آندھیاں سر پر اُٹھا کر بصارت سوز غبار اُڑانا شروع کیا۔ اطبا کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔ وہ مختلف طریقوں سے اسباب ترقی تلاش کرنے لگے۔ مختلف جماعتیں ہو گئیں۔

دماغی قوت اور خیالی وسعت کے موافق ہر جماعت اپنی ترقی کی خواہشمند ہے۔ ان سب کا مطمح نظر تو ایک ہے۔ مگر خیالات مختلف اور منتشر ہیں۔

پہلی جماعت سہولت پسند اور کسل پرور حضرات پر مشتمل ہے۔ اس کے کل ارکان ابتدائی اور دشوار گذار مراحل کی لذت آمیز صعوبتوں سے بہت زیادہ خائف ہیں۔ ہاتھ پاؤں ہلانا تو بڑی بات ہے۔ زبان سے بھی کچھ کہنا گوارا نہیں کرتے۔ اس پر بھی معراج ترقی کے خوشگوار مناظر کا پریشاں خواب ہمیشہ دیکھا کرتے ہیں۔

دوسری جماعت نے اپنی ترقی کا راز اسلاف کی کرم خوردہ کتابوں میں پوشیدہ سمجھا ہے۔ ان کے قیاسی اقوال کو ہادیٔ راہ بنا کر اسلاف پرستی کی ناپیدا کنار دریا میں غواصی کرتے ہیں۔ جان توڑ کوشش۔ ان تھک محنت کے بعد جب سر اُٹھاتے ہیں۔ تو سامنے وہی عقدۂ لاینحل۔

زمانہ کا نیا رنگ گوناگوں عجائبات دیکھکر انکشاف حقیقت کے شوق میں محو ہو جاتا ہے۔ بزرگانِ فن کی تصانیف کو پیرِ مغاں کی خانقاہ یا گردھاتما کا آسن سمجھا ہے۔ جہاں کسی ترقی کے خیال میں کسی رُکاوٹ سے دماغی قوے پر کوئی غیر معمولی بار پڑا۔ بس بوریا بستر اُٹھا گرُوجی کی برگ چھالا یا باوا پیر کے مصلے پر آلوٹے۔ غرض اس جماعت کا مقصد تو وہی ہے جو ہونا چاہیئے۔ مگر ذرائع ایسے اختیار کئے ہوئے ہے۔ جو رہے سہے حسن و جمال میں بھی بدنمائی پیدا کریں۔

تیسری جماعت میں ہندوستان کے بڑے بڑے اور نامور اجاب شامل ہیں۔ یہ خیالی اُولوالعزمی سے زمین پر قدم نہیں رکھتے۔ اکاسیر و مجربات کی زہر آلود پٹی آنکھوں پر باندھے کیمیا کے پُرخطر میدانوں میں ٹھوکریں کھاتے

پھرتے ہیں۔ کسی کو سفید کٹائی دسیاہ بھنگرے کی تلاش ہے۔ کوئی سفید ڈاک کے پھول کی جستجو میں ہے۔ اسباب و علامات کی طرف دیکھنا بھی ان کے نزدیک اخلاقی گناہ ہے۔ ان کے دلی جذبات کی دلکش صدا مجربات کی صورت سے ملک کے ہر گوشہ میں بلند ہو کر یاوسکے میدان میں منتشر ہو جاتی ہے۔ تشخیص کے لالہ زار چمن میں جگہ جگہ مجربات کے نقش اندوز برق اوصاف آتشکدہ بناتے چلے جاتے ہیں۔ ایک سلسلہ ختم نہیں ہونے پاتا۔ کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے اس پر خیال اور یقین ہے۔ کہ ہم بہت تھوڑے عرصہ میں اوج کامرانی پر کامیابی کا جھنڈا نصب کر دینگے۔

چوتھی جماعت میں گذشتہ جماعتوں سے مؤثر اور باریک بین دوستوں کا مجموعہ ہے۔ سرکاری سنایت سے مغربی محبوبہ کی دلنواز جلوہ آرائیاں۔ التفاتِ ناز کے بصر پرور نظارے دماغوں کو ملاء اعلےٰ تک لے پہنچنے کا دعوے رکھتے ہیں۔ باریک بینی کا یہ عالم ہے کہ ہوائی اجرام کی چھوٹی سی حقیقت بڑی سے بڑی خوفناک صورت میں نظر آتی ہے۔ ہر شخص بجائے خود موجد و محقق ہے۔ اپنے سامنے کسی بڑے سے بڑے ان ن کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا۔ ان کے اقوال کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہے نہ کوئی حجت درکار۔ جو بات زبان سے نکلے گی مسلم الثبوت ہوگی۔ دیسی طب ان کے نزدیک ایک بے حقیقت اور غیر مفید علم ہے۔ گو اکثر کی زبان سے اس کی تعریف سنی بھی گئی۔ مگر وہ کسی بدحواسی یا بدمستی کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ یورپ کے بڑے بڑے محققوں کے خیالات کو نمک مصالحہ لگا کر یہ لوگ فخریہ ملک کے سامنے پیش کیا کرتے ہیں۔

میں بھی کچھ عرصہ پہلے بڑا پکا کہنہ پرست اور پرانی وضع کا سختی سے پابند تھا۔ مدت تک اسلاف پرستی کی اندھیری کوٹھریاں ٹٹولیں۔ مگر سوائے کاغذی ٹکڑوں کے کچھ نہ ملا۔ بالآخر مغربی ساقی نے بادۂ تحقیق کا چھلکتا ہوا جام بھر کر پلا ہی دیا۔ ایک طرف تو مغربی معشوقہ کی بے باکانہ جلوہ آرائی۔ ظاہری حسن و جمال۔ باطنی کشف و کمال۔ جدت پسندی کی دعوت دوسری طرف تحریرات رموزہ کے انبار۔ ظاہری جبہ و دستار سے آراستہ۔ بزرگ صورت ناصحوں کی مجلس۔ میں دونوں میں برابر کا شریک رہا۔ ناصحوں کی مجلس میں جا پھنسا۔ تو ان کی سی پرانی اور بے وقت کی شہنائی بجائی۔ رندوں کی منڈلی میں جا پھنسا۔ تو ناصحوں پر ستانہ وار آوازے کسے۔ مدت تک یہی سلسلہ رہا۔ کسوٹی کا خیال آیا تو ادھر اُدھر دیکھ بھال شروع کی۔ بہت اُلجھنوں اور بے اندازہ تفحص کے بعد میں نے اپنے رندانہ اصول سب سے علیحدہ ہی مرتب کئے۔ ممکن ہے۔ اور کوئی بندۂ خدا بھی ہم خیال ہو۔ لیکن ابھی تک میں اپنے آپ کو تنہا ہی سمجھتا ہوں موجد طب جدید کے جذبات چند مرتبہ دیکھے اور سنے۔ میں تو رند مشرب موجد طب جدید سے بہت زیادہ عقیدت رکھتا ہوں۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ وہ بھی میرے مشرب رندانہ کو قابل التفات سمجھتے ہیں۔

موجد طب جدید پرانی تہذیب کا خرقہ کہنہ اتار پھینکنا تو ضرور چاہتے ہیں۔ مگر میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اُنکے

یارانِ سفر دُور کی راہ صعوبتوں اور تکلیفوں سے خائف ہیں۔

میں طب قدیم کی پُرانی کتابوں کو دیکھ کر جہاں ایک طرف بزرگانِ سلف کی دماغ سوزی تحقیق پسندی اور عرق ریز محنت کی توصیف میں رطب اللسان ہوں۔ وہاں دوسری طرف میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ جدید محققوں کی فہرست میں کہیں میرا نام بھی لکھا جائے۔

میں یہ نہیں سمجھتا کہ اطباء متقدمین یا متاخرین نے مسائل دقیقہ کے سارے مراحل طے کر لئے۔ یا ان کی ترتیب ایسی مکمل ہو گئی جس میں کسی تحقیق یا اضافہ کی ضرورت نہیں۔ میرا یہ اعتقاد نہیں کہ کتب قدیمہ کے مصنفوں سے غلطی یا سہو کا ارتکاب نہیں ہو سکتا۔ میں تمام متقدمین و متاخرین کو انسان ہونے کی حیثیت سے خطا و نسیان سے مبرا نہیں جانتا۔ اِس لئے آزادانہ طور پر ان کے بعض مقولوں کو ناقابل تسلیم سمجھتا۔ اور اکثر کو زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے غیر مفید یا غیر ضروری اور قابل اصلاح کہتا ہوں۔

ان باتوں سے میرا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ اطباء مشرقی کے ایسے مایۂ ناز اصول اور قوانین جن کو حظ و لذائذ نفسانی و آسائش جسمانی کی بڑی سے بڑی قربانی اور سخت سے سخت تکالیف برداشت کرنے کے بعد مرتب یا قلم بند کیا ہے۔ بے معنی اور حقیقت سے دُور ہیں۔ حقیقتاً وہ بڑی دشواریوں کے بعد مرتب ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی کامیابی۔ ہر دلعزیزی کچھ تو وہ اپنے ساتھ لیتے گئے۔ بقیہ کو استادِ زمانہ۔ انقلابِ روزگار نے ناکارہ بنا دیا۔

انسانی دماغ قوتِ حساسہ کا مرکز اور عقلِ سلیم کا مرجع خاص ہے۔ انسان کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ان قوتوں سے جس طرح چاہے۔ اپنی طبیعت کے موافق کام لے۔ ہر شخص بقدر ہمت و بلحاظ علوِ فطرت ان سے مختلف افعال صادر کرتا ہے۔ لیکن جو طبائع ان کے جائز اور کارآمد حقیقی مفاد سے لذت آشنا ہیں۔ وہ اپنی قوتِ ارادیہ سے اُس وقت تک کوئی کام نہیں کرتے۔ جب تک عقلِ سلیم کا بہترین مشورہ شامل نہ ہو۔

اب مجھے کوئی شوریدہ سر کہے۔ یا پراگندہ دماغ۔ بہرحال اُن تمام سامعہ نواز باتوں کو خوشی کے ساتھ سرنگوں ہو کر سُننے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن مکرر سہ کرر بلکہ جب تک دل میں تڑپ اور رُوح میں اضطراب و احساسِ تالم باقی ہے یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ جب تک اطباء اپنی کتابوں سے قیاسی مقولوں کے شکستہ حروف مٹا کر مشاہدات عینی اور تجربات جدید سے مرصع و مزین نہ کرینگے۔ اُس وقت تک شاہراہِ ترقی انہیں خواب میں بھی نظر نہ آئے گی۔

اسی طرح مغربی مدبرین کی روشن خیالی۔ کارہائے نمایاں دیکھکر میں یہ نہیں سمجھ بیٹھا۔ کہ دُنیا کی ہر جدت انہیں کے ذہنِ رسا کی زیر بار احسان ہوا کرے گی یا قدرت نے ہر مفید ایجاد کی اعلےٰ قوت اُنہیں کے دماغوں میں خصوصیت کے ساتھ ودیعت فرمائی ہے۔ میں نئی سے نئی ایجاد کو دیکھکر محو حیرت نہیں ہو جاتا۔ میں خیال کرتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ ہر پرانی

یا نئی چیز کو جب غور و فکر کی عمیق نظر سے دیکھا جائے گا۔ تو مفید اضافوں یا بہترین اختصار کے بعد وہ موجودہ اشیا سے زیادہ مفید اور بکار آمد ثابت ہو سکتی ہے۔ اس قسم کی مثالوں کے واسطے بہت سے واقعات میرے سامنے ہیں۔

انگریزی طریق علاج میں پہلے کوئی تدبیر ایسی نہ تھی جس سے متعدی اور خطرناک امراض کا یقینی حفظ ماتقدم کر لیا جاتا۔ لیکن دلدادگانِ فن کی پیہم اور لگاتار کوششیں برابر جاری تھیں۔ ہزاروں کوششیں بے شمار بربادیوں کے بعد رفتہ رفتہ اطبا یورپ کی ترقی خواہ جماعت نے ہر مرض کے لئے حفظ ماتقدم کے ایسے ذرائع بہم پہنچائے۔ جو اپنی بہتری اور منفعت ظاہر کر کے ہر انصاف پسند طبیعت سے خراج تحسین وصول کئے بغیر نہ رہے۔

چیچک کے روز افزوں اور خطرناک حملے دیکھتے ہوئے ایک مغربی طبیب نے انا کولیشن کا عمل ایجاد کیا۔ اگرچہ اس میں ابتدائی اور دیکھ بھال کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی۔ لیکن چیچک کے جان ربا حملوں کا مقابلہ کرنے میں بہت کچھ امداد بہم پہنچتی تھی۔ اگر وہ لوگ بھی مشرقی اطباء کی طرح پست ہمت اور کہنہ پرست ہوتے۔ تو یقیناً یہ ترکیب چیچک کے حفظ ماتقدم کے ذرائع کو ختم کرنے والی تسلیم کر لی جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اور کیوں ہوتا۔ جبکہ وہ لوگ ہمیشہ نئی اور مفید بات حاصل کرنے کی فکر میں رہتے ہیں بالآخر ڈاکٹر جنر نے ۱۷۹۸ء میں ویکسی نیشن کا ایسا عمل نکالا۔ جو انا کولیشن کی طرح وقت طلب نہ ہونے کے علاوہ نہایت مفید اور حسب دل خواہ ثابت ہوا۔ اس عمل کی حقیقت پر غور کرنے کے بعد آپ کو بہت کچھ تعجب ہوگا۔ یہ عمل گائے کے تھنوں سے چیچک مواد حاصل کر کے ٹیکہ کی صورت سے تکمیل کو پہنچایا جاتا ہے۔ غور فرمائیے۔ کہاں گائے کے تھنوں کا مادہ اور کہاں چیچک کا حفظ ماتقدم۔

اگر آپ بنظرِ تعصب سے آنکھیں صاف کر کے منصفانہ نظر سے دیکھیں گے۔ تو آپ کو اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ مغربی طبیب صرف اپنی جدت پسندی اور روشن خیالی سے معراج ترقی پر پہنچ گئے۔ اور آپ اپنی بہترین زندگی کو اسلاف پرستی کے لئے وقف کر کے مزدوری کر رہے ہیں۔ سیدھے سادے دماغ میں بے ہمتی اور کور دلی کا بدنما دھبہ لگا بیٹھے۔

ان واقعات کے دیکھنے پر بھی اگر آپ مقلدانہ مضر تر طریق عمل کو ترک کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ تو ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا۔ کہ آپ اپنی ترقی و بہبودی کے خود مخالف بلکہ دشمن ہیں۔ یاد رکھئے۔ کہ کتابی اصول کے ماتحت رہ کر زمانہ کی خواہش اور اقتضاء کے موافق آپ کوئی ضروری اور قابل تعریف طبیب نہیں کہلا سکتے **وما علینا الا البلاغ**

ضروری اطلاع

ناظرین تبصرہ اور ممبران خصوصاً اولڈ بوائز اپنے مضامین جلد از جلد جائنٹ ایڈیٹر کے نام پتہ ذیل پر ارسال کریں

دفتر رسالہ تبصرۃ الاطباء فلیمنگ روڈ لاہور

جذباتِ بشیر

(حکیم بشیر احمد افتخار الاطباء سند و تمغہ یافتہ مالک جڑی بوٹی سٹور بیگووالہ ضلع سیالکوٹ)

صاحب صدر اور معزز حاضرین — سب پہ ہو رحمت رحیم الراحمین
بعد تم کے مجھ پہ بھی فضل و کرم — ہو بنام سیّدِ خیر الامم
یا الٰہی طاقتِ تقریر دے — اس مری تقریر کو تاثیر دے
تاکہ اس مضمون کو کر دوں بیاں — جو ہے میرے دل میں پوشیدہ نہاں
جس طرح تو نے دیا علم و عقل — اس طرح ہی دے ہمیں طاقت عمل
دے ہمیں ہمت کہ ہم مل کر سبھی — حل کریں مشکل جو ہو ہم پر کڑی
بخل کا ہم میں نہ ہرگز نام ہو — فن کی خدمت ہمارا کام ہو

صاحبان! یہ بات تو روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے۔ کہ حضرتِ آدم سے لے کر اب تک لاکھوں کروڑوں انسان و حوش و طیور کی طرح کتم عدم میں ایسے مخفی اور پنہاں ہوئے ہیں۔ کہ آج اُن کا نشان بھی حرفِ غلط کی طرح صفحۂ دہر سے نیست و نابود ہو گیا ہے۔ ادنےٰ اور اوسط الناس کا کیا ذکر ہے۔ بڑے بڑے شاہانِ تاجدار صاحبانِ ذی وقار بنے اور مٹ گئے۔ اور جس طرح خالی ہاتھ آئے۔ اسی طرح خالی ہاتھ راہیٔ ملکِ عدم ہوئے۔ کسی شاعر نے خوب لکھا ہے:۔

وہ سب زیرِ زمیں ہیں جو مکینِ فرش قالی تھے — وہ ہیں پامالِ دُنیا جو کہ رکھتے طبع عالی تھے
نہیا گو کہ سب سامان ملکی اور مالی تھے — سکندر جب گیا دُنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

اور اسی مضمون کو ایک شاعر اس طرح ادا کرتا ہے:۔

گیا جہان سے جب رومی شاہِ اسکندر — بلا وزیروں کو لگا کہنے دیدۂ تر
کفن سے ہاتھوں کو کر دیجیو مرے باہر — تاکہ خلق خدا دیکھ کر کہے یکسر
جو خالی ہاتھ آئے سو خالی ہاتھ چلے — نہ لے کے حشمتِ دُنیا کچھ اپنے ساتھ چلے

مگر ہاں جو کوئی شخص کوئی کام بہبودی اور خیر خواہی کا اپنی ابنائے جنس کے واسطے کر جاتا ہے۔ تو اُس کا نام نامی اور اسمِ گرامی کمال نیکی اور نیک نامی کے ساتھ تا قیامِ قیامت خورشید خاور کی طرح مطلعِ روزگار پر تاباں اور درخشاں نظر آتا ہے۔ ایسی زندہ مثالیں لاتعداد موجود ہیں۔ جو اس بات کی بیّن دلیل ہیں۔ کہ جن خوش قسمت لوگوں نے ایجادات اور

اختراعات کی بافیض زمین میں نیکی کا بیج بویا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچایا ہے۔ گو ہزاروں برس ہو گئے۔ اُن کا وجود نیست و نابود ہو گیا۔ مگر نام آج تک زندہ ہے۔

سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ۔

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند — کز ہستیش بروئے زمیں بر نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک — خاکش چناں بخورد کز و استخواں نماند
زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل — گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر — زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

کسی مترجم نے اس کا یوں ترجمہ کیا ہے: ۔

چل بسے دنیا سے لاکھوں خاندان — نام کا اب نہیں جن کے نشان
کھا کے مٹی نے برابر کر دیئے — بادشاہ اور پیر و نوجوان
عدل کے باعث مگر مرنے پہ بھی — زندۂ جاوید ہے نوشیرواں
نیکیاں تم بھی کما لو دوستو — پیشتر اس سے کہ چھوڑے جسم جاں

حکیم صاحب جناب، اُستاد الاطبائے طب اور اطبا پر جو زبردست احسان فرمایا ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ جناب کی خداداد قابلیت کا اعتراف کرتے ہوئے طبیعت مقتضی ہے۔ کہ آپ کی سرتوڑ کوششوں اور جانفشانیوں کا جو آپ نے طبِ جدید کے کھڑا کرنے میں اُٹھائیں شکریہ ادا کیا جائے۔ واقعی یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ آپ نے جس ایثار سے کام لیا ہے۔ اگر آیندہ بھی اسی رفتار کے مطابق جو واقعی اس زمانہ میں ضروری ہے سعی کی گئی۔ تو یقیناً طبِ جدیدہ تمام دوسری طبوں پر بسبقت حاصل کر کے اپنا سکہ جمالے گی۔ اس موقع پر اُن چند ناخداؤں کا بھی شکریہ ادا کر دینا ضروری ہے۔ جنہوں نے طب کی بھری کشتی کو سیلابِ فنا سے بچانے میں حکیم صاحب اُستاد الاطبا کا ہاتھ بٹایا۔ اور کشتِ زار طب کو جو زمانے کی ناگوار لُو سے مرجھائی ہوئی سی نظر آرہی تھی۔ سرسبز کر کے ابھارنے میں امداد فرمائی۔

مبارک تھا وہ وقت جب آپ نے میدان میں قدم رکھا۔ اور طب کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارے لگایا۔ اور قوم پر احسان کیا۔ ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم دعا کریں۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ آپ کو اس بڑے کام خدمت گزاریٔ طب کا صلہ اپنے خزانۂ غیب سے عطا فرمائے۔ اور ہم لوگوں کو کامیاب بنانے والی صورتوں میں مشکلات کی عقدہ کشائی کرے۔ اور کارکنانِ انجمن کے ارادوں کو پختہ فرمائے۔ اور اس بیل تازہ کو جس کو حکیم صاحب نے ابھی ابھی لگایا ہے۔ اس کی آب پاشی اور پرورش ہمیشہ کو شاں رکھے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمیں باد (آمین ثم آمین)

نظم

(از جناب حکیم سید فضل حسین صاحب حکیم حاذق و ممتاز الاطبا موجد حیات نسواں رامداس ضلع امرتسر)

انجمن خادم حکمت کا وہ بانی نکلا
حق کی مشعل کو لیے ہاتھ میں ثانی نکلا
بوعلی سینا و سقراط کا ثانی نکلا
واہ وا کس شان سے وہ دلبرِ جانی نکلا
جب ہوا پہلے طبیبوں کا یہ کلیہ بودا
صفرا و سودا و بلغم کا ہوا تھا سودا
طب یونانی کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں صاف شاہِ در سے یہ پانی نکلا

فعلِ اعضاء کی تقیوری سے سنوارا اس کو
ہے دیا عملِ روحانی سے سہارا اسکو
جو ہوا مدِ مقابل میں پچھاڑا اس کو
طبی دنیا میں یہی رستمِ ثانی نکلا،

کرتے تھے چاروں طرف سے ہی مخالف بوچھاڑ
طب یونانی کا جینا بھی ہوا تھا دشوار
ہاتھ میں پکڑے لئے پھرتے تھے جرمز اغیار
طب کی توقیر بچانے کو وہ آنی نکلا

فعلِ اعضا کا بگڑنا ہی تو ہے بیماری
اور اس کلیہ میں دیکھو ہے صداقت بھاری
لو طبیبو! کہ ہوا حق کا یہ چشمہ جاری
باطلِ خوار کا وہ دشمنِ جانی نکلا

پہلے خلطوں کو سبب مرض سمجھتے تھے ہم
کبھی اغیار کے دامن سے سلجھتے تھے ہم
فارنِ میڈو جرمز کو بھی سنتے تھے ہم
پھر جو سمجھا تو فقط روحِ حیوانی نکلا

کیسے ہوتا ہے مرض اور اس سے رہائی دیکھو
بانی طب جدیدہ کی رسائی دیکھو
علم اور تجربہ کی لو لے کمائی دیکھو
طب کی کتب و بازاری میں وہ دانی نکلا

علم و عرفان کی بارش ہے طبیبو آؤ!
لٹتی ہے دولتِ طب لوٹ سنبھالو آؤ
بغض اور حسد و کینہ کو مٹاؤ آؤ
فضلِ ظلمت میں اب تسہیر لوزانی نکلا

ملیریا اور اسکی حقیقت

(از جناب حکیم سید فضل حسین صاحب حکیم حاذق و ممتاز الاطبا موجد حیاتِ نسواں رامداس ضلع امرتسر)

حمیات کے اقسام میں ملیریا ایک قسم کا بخار ہے۔ جو اکثر ان ملکوں میں پایا جاتا ہے۔ جہاں کی زمین نشیب ہوتی ہے ہمارے ملک کے اکثر اضلاع میں ملیریا نہایت کثرت اور شدت سے ہوتا ہے یہ بیماری زیادہ تر منطقہ حارہ سے مخصوص سمجھی جاتی ہے۔ جب اس بخار کی فصل آتی ہے۔ ہزارہا مریض اس زہریلے بخار میں مبتلا ہو کر تلف ہو جاتے ہیں۔ اور ہزاروں اس آفت کو اور اس کے عوارض کو برسوں جھیلا کرتے ہیں۔ اکثر یہ مرض مہلک ثابت ہوئی ہے۔ اگر بروقتِ مناسب اس کا انسداد نہ کیا جائے تو اس سے عظم طحال ضعفِ جگر۔ یرقان۔ استسقاء۔ زرد روئی اور نقاہت وغیرہ کا لاحق ہو جانا بدیہی اور لابدی ہوتا ہے عام لوگ اور اکثر اطباء اس امر سے عموماً ناواقف ہیں کہ جدید تحقیق کے موافق ملیریا کا پھیلنا مچھروں کی ایک نوع موسوم بہ اینوفلیز سے کوئی خاص تعلق رکھتا ہے۔ آج کل کے سائنس دانوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ ملیریا ایسے مچھر کے کاٹنے سے عارض ہو جاتا ہے جو ملیریل پیرے سائٹ (حیوانات ملیریا) سے ملوث ہو۔ چنانچہ اس امر کا ثبوت اور حیواناتِ مذکور کا طریقۂ پیدائش اور حالاتِ زندگی تازہ ترین ڈاکٹری تحقیقات کا ماحصل ہم شرح و بسط کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ متقدمین کی پیروی کرتے ہوئے صدیوں تک ڈاکٹر اس بات کے قائل رہے ہیں۔ کہ ملیریا کا زہر ایک قسم کی زمینی تبخیر کے ذریعہ نکلتا اور ہوا میں مل جاتا ہے۔ اور زیادہ تر دلدلوں اور جھیلوں کے قرب و جوار میں یا اُن مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جہاں عموماً پانی کھڑا رہتا ہو۔ مثلاً میدانی نشیب۔ دامنِ کوہ۔ ملحقاتِ خلیج دکھاڑی وغیرہ اسی خیال کی بنا پر بعض لوگوں کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ وہ نمناک زمین یا کھاد وغیرہ کھودتے کھودتے اس بخار میں مبتلا ہو گئے۔ یعنی زہردار مادے جو نباتی اور حیوانی اجزا کے تعفن سے پیدا ہوئے تھے۔ اور زیرِ زمین دبے پڑے تھے۔ بالائی سطح کے کھودنے سے یکلخت آزاد ہو گئے۔ اور باعث حدوث تپ ٹھیرے۔ مگر آج کل کی تحقیقات اس کے برخلاف بیان کیجاتی ہے،

ملیریا کے اسباب میں آج تک جو زمینی تبخیر اور سطح آب پر سے زہردار بخارات کا صعود مسلم تھا۔ وہ حال کی تحقیقات میں غلط اور باطل ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بیکٹریالوجی نے جہاں دیگر امراض کے اسباب عجیب و غریب تبلائے ہیں۔ وہاں اس مرض کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ ایک خاص قسم کے اسفل ترین حیوانات اس کا موجب ہیں۔ جن کا اصطلاحی نام ہیمامیبی ہے اور جنہیں سب سے اوّل ایک فرانسیسی محقق لیورن نامی نے ۱۸۸۰ء میں دریافت کیا تھا۔ اس نے ملیریا کے مریض کا خون لیکر خوردبین میں اس کا امتحان کیا۔ اور صحیح انسان کے خون میں اور اس میں جو فرق ہے۔ اس کو دریافت کرنا چاہا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ مریض ملیریا کے خون میں ایک قسم کی کرم ہے۔ جو غلاف میں رہتی ہے۔ اس کے اس مشاہدہ کا یورپ کے اطباء میں بہت چرچا ہوا

ڈاکٹر اونالڈ روس نے ہندوستان میں صدہا مریضوں کے خون کو لے کر اسکوپ میں دیکھ دیکھ کر اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ ہر مریض ملیریا کے خون میں یہ علاف دار کیڑے ضرور ہوتے ہیں۔ حیوانات مذکور نہایت قلیل الجثہ ہوتے ہیں۔ اور بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دیتے۔ ان کا جسم پروٹوپلزم (جس سے زندہ اجسام بنتے ہیں) کا محض ایک نقطہ سا ہوتا ہے۔ جس کا مرکز کسی قدر کثیف اور اپنے گرداگرد ستدد سیاہ نقاط لئے ہوتا ہے۔ جسم کی بناوٹ بے قاعدہ اور بے ڈول ہوتی ہے۔ مگر کسی قدر سفید کریات دموی کے مشابہ گران سے بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ حیوانات مذکور جب اندرون بدن میں سرایت کرتے ہیں تو اُن میں سے ہر ایک خون کی سرخ کریہ واحدہ میں گھس جاتا ہے۔ اس کا قد تقریباً $\frac{1}{2500}$ انچ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اگر بدن انسان میں ان کی تعداد ۲۵ کروڑ تک پہنچ جائے تو بخار لاحق کر دیتی ہے۔

گو ملیریا کے حیوانات کا وجود ۱۸۸۰ء میں تشخیص ہو گیا تھا۔ مگر اس وقت انہیں ملیریا کے موجبات سے نہیں ٹھیرایا گیا تھا۔ یورپین محقق ملیریا کی کہنہ ریانت کرنے کے درپے رہے۔ یہاں تک کہ ۱۸۹۴ء میں ایک ڈاکٹر کے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ کہیں مچھر ہی ملیریا کے حیوانات کو پھیلانے کا موجب نہ ہوں۔ اس نے اپنا یہ خیال راس نامی ایک ڈاکٹر پر ظاہر کیا۔ جو اس امر کی تحقیق کے لئے ہندوستان میں آیا۔ اور اپنے وسیع تجربات سے اس مسئلہ کو ثابت کر گیا۔ کہ مچھر ہی ملیریا بخاروں کے پھیلانے کے موجب ہیں۔ ڈاکٹر راس نے خاص اہتمام سے کچھ مچھروں کی پرورش کی۔ اور پھر انہیں ملیریا کے مریضوں پر چھوڑا۔ اس قسم کے متواتر تجربات میں اس نے معلوم کیا۔ کہ ایک خاص مدت کے بعد ان مچھروں کے پیٹ پر کچھ ورم کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جب انہیں چیر پھاڑ کر خوردبین کے ذریعہ دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ گلٹیاں ایسے حیوانات کا مسکن ہیں جن کی اکثر خصوصیات ان خوردبینی حیوانات سے ملتی جلتی ہیں۔ جو انسانی خون کی کریات میں پائے جاتے ہیں۔ جب ڈاکٹر راس ہندوستان میں اپنے تجربات کر رہا تھا۔ اسی زمانہ میں ملک اٹلی میں کئی محقق ملیریا کی تحقیقات میں مصروف تھے۔ چنانچہ ان سب کی رپورٹیں یکے بعد دیگرے چھپیں۔ اور ماہرانِ فن میں تقسیم ہوئیں۔ ڈاکٹر راس کے سر اس بات کا سہرا باندھا جاتا ہے۔ کہ اس نے سب سے اوّل مچھر کو ملیریا پھیلانے کا موجب قرار دیا۔ گو حیوانات ملیریا کے طریقۂ پیدائش اور مفصل حالاتِ زندگی کے لئے اطالوی محقق قابل ستائش خیال کئے جاتے ہیں جنہوں نے پرلے درجے کی سردردی اور سرمغزنی کے بعد حیوانات مذکور کی خصوصیات کو معلوم کیا۔ اور موجبات ملیریا پر ایک نئی روشنی ڈالی۔ چنانچہ اس امر میں جو ان کی تحقیق ہے۔ وہ تحریر کی جاتی ہے۔

جب اینوفلیز مچھر کسی تندرست آدمی کو کاٹتا ہے۔ اس وقت ملیریل پریسائٹ مچھر کے مونہ میں جو لعاب دہن والی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ اُن میں بے شمار تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت مچھر ڈنگ مارتا ہے۔ تو یہ اُس کے لعاب کے ساتھ بہ کر مقام ڈنگ میں جا پہنچتے ہیں۔ خون میں سرایت کرنے سے پہلے پریسائٹ مچھر کی شکل لکلہ نما ہوتی ہے۔ اور اس کے جسم کے دو نمایاں حصے ہوتے ہیں۔ ایک درمیانی حصہ جس کو نیوکلس کہتے ہیں۔ دوسرے کو محیطی حصہ یا پروٹوپلزم جو نیوکلس کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے

دیکھو تصویر نمبر ۱ اگلے صفحہ پر

پریسائٹ مذکور
جب خون میں شامل ہوتے
ہیں۔ تو جلدہی اپنی لمبوتری
شکل کو مدور شکل میں تبدیل
کرلیتے ہیں۔ پھر سفید کریات
خون ان پر حملہ آور ہوتی ہیں
اور بہتوں کو موت کے گھاٹ
اُتارتی ہیں۔ باقی ماندہ

پریسائٹ سرخ کریات تک جا پہنچتی ہیں۔ اور کسی نہ کسی طرح ان کے اندر گھس جاتے ہیں۔ اس وقت پریسائٹ کا قد موی کریہ کا ایک ثلث ہوتا ہے۔ مگر سرعت سے بڑھتا رہتا ہے اور ساتھ ہی سیاہ نقاط ظاہر ہونے شروع ہوجاتے ہیں اور اس کے نشوونما کے آخری دو دن میں تخصیصات سے نمایاں ہوتے ہیں جب پریسائٹ بڑھتے بڑھتے کریہ کی اطراف کے لگ بھگ ہوجاتا ہے۔ تو اس میں نہایت عجیب غریب تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ اس کا نیوکلس دو حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ اور پھر بجائے خود چار حصوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں اور پھر آٹھ حصوں میں۔ علےٰ ہذا القیاس سلسلہ یونہی جاری رہتا ہے۔ جس وقت ایک نیوکلس کے کافی حصے بخرے ہوجاتے ہیں۔ تو پروٹوپلزم کے اندر سے پھاٹکیں بننی شروع ہوجاتی ہیں۔ جیسے کسی سنگھترے کی۔ پھاٹکوں کی اطراف مکمل ہونے سے پہلے ہر ایک پھاٹک میں ایک ایک حصہ نیوکلس کا گھر جاتا ہے۔ اور نشوونما پاکر مکمل حیوان بن جاتا ہے۔ جب نوبت یہاں تک پہنچتی ہے تو پھاٹکیں ایک دوسرے سے علیٰحدہ ہوکر گول ہوجاتی ہیں۔ اور بوجہ اپنی کثرت تعداد کے کریہ خون پر اتنا دباؤ ڈالتی ہیں۔ کہ وہ پھٹ جاتی ہے۔ چنانچہ حیوانات ملیریا آزاد ہوکر دوسرے کریات خون کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ اور راستہ میں اکثر سفید کریات خون کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں۔ پھر بھی ایک معتدبہ تعداد ان کی بچ نکلتی ہے۔ اور دیگر تندرست کریات میں پہنچکر ان کی نسل بڑھاتی ہے۔ مذکورہ بالا طریقہ پیدائش بلا لاپ زدمادہ کے ہوتا ہے۔ اور فقط انسانی خون کے اندر واقع ہوتا ہے۔ دیکھو تصویرات مندرجہ صفحہ و تکملہ نما حیوانات ملیریا جو مچھر کے لعاب دہن میں پلتے جاتے ہیں۔ مدور شکل خون میں سرایت کرنے کے قبل۔ ج خونی خلیہ سے ایک داخل شدہ پریسائٹ کے سب سے بڑا سیاہ نقطہ نیوکلس ہے۔ د حالت نشوونما میں تقسیم نیوکلس ص پروٹوپلزم پھاٹکیں ہونے کے قریب ط خونی کریہ کے اندر حیوانات ملیریا کی نئی نسل ع نسل مذکور کی ایک کریہ سے رہائی اور دوسری خلیات پر چڑھائی۔ جو پریسائٹ تندرست خلیات احمر میں داخل ہوجاتے ہیں۔ وہ نئے سرے سے وہی مدارج زندگی طے کرتے ہیں۔ جن کا ابھی ذکر ہوا۔ مرتبہ تولید میں دس سے بیس حیوانات تک خلیہ واحدہ کے کارخانے میں سے تیار ہوکر نکلتے ہیں۔ جن سے آگے بے شمار نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور بہت تھوڑے عرصے میں ان کی تعداد کروڑہا تک پہنچ جاتی ہے۔ اس قسم کی تولید کا سلسلہ اس وقت تک برابر جاری رہتا ہے۔ جب

تک پریسائٹ کو کوئی مزاحمت پیش نہیں آتی۔ پریسائٹ کے مارنے کا سب سے اچھا موقع اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ درجۂ تکمیل کو پہنچکر ابھی خلیہ خون میں موجود ہوں کیونکہ کونین جو حمّی ملیریا میں اس قدر مستعمل ہے۔ اس وقت کے سوائے ان پر کارگر نہیں ہوتی

قشعریہ یا لرزہ کی فلاسفی ڈاکٹری رُو سے۔ حیوانات ملیریا کی جب نئی پود اویہ خون سے گذرتی ہے۔ تو مریض کو لرزہ یا قشعریہ شروع ہوجاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ جملہ خلیات کا پھٹنا اور حیوانات ملیریا کا آزاد ہونا میں ایک ہی وقت پر واقع ہوتا ہے ملیریا کی معمولی قسم میں قشعریہ ہر تیسرے روز ہوتا ہے۔ کیونکہ حیوانات ملیریا کی یہ نوع ۴۸ گھنٹوں کے بعد نئی نسل پیدا کرتی ہے مگر ابتدا میں جب پھر تندرست انسان کو کاٹتا ہے۔ تو تقریباً ایک ہفتہ تک بیماری کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس وقت تک ملیریل پریسائٹ کی تعداد اتنی کثیر نہیں ہوتی۔ کہ کوئی نمایاں اثر پیدا کرسکے۔ حیواناتِ ملیریا ہے گلوبین (رنگت خون) کو جذب کرتے اور سیاہ نقاط جنہیں ملیلے ٹین کہتے ہیں۔ بناتے رہتے ہیں۔ مریض کے چہرے پر جو زردی چھا جاتی ہے۔ وہ ہے گلوبین کی تباہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ساتھ ہی خلیات خون کی تعداد بھی گھٹتی جاتی ہے اور عموماً چار پانچ روز کے اندر پچاس لاکھ خلیات فی $\frac{۳۹۳۰۰۰۰۰}{۱}$ انچہ مکعب سے کم ہوکر تیس لاکھ خلیات تک رہ جاتی ہے۔ اگر مریض شدید قسم کا ہے۔ تو تین چار ہفتوں کے اندر تعداد مذکور ایک لاکھ تک گھٹ جاتی ہے۔ اقسام ملیریا کا مفصل ذکر تو آگے تحریر کروں گا۔ مگر یہاں اتنا بتا دینا ہی کافی ہے۔ کہ اس کی زیادہ تین چار قسمیں ہیں بعض محققین کا خیال ہے۔ کہ وہ سب ایک ہی نوع کے پریسائٹ سے عارض ہوتی ہیں۔ مگر بعض اس کے خلاف ہر قسم کا موجب ایک جداگانہ پریسائٹ بتاتے ہیں۔ الغرض یہ مسئلہ ابھی تنازعہ فیہ ہے۔ خود حیوانات کے حالات زندگی گواہ ہیں۔ کہ ان کی نسلوں کے وقفہ ہائے تولید ایک دوسرے سے کم وبیش ہیں بعض پریسائٹ ۴۸ گھنٹے کے بعد ایک نئی نسل پیدا کرتے ہیں۔ جس سے سہ روزہ بخار لاحق ہوتا ہے بعض ۷۲ گھنٹے کے بعد جس سے چوتھیہ بخار حادث ہوتا ہے۔ حمی یومیہ کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ مریض میں سہ روزہ بخار کے حیوانات دو مختلف وقتوں میں سرایت کرتے ہیں۔ جو ہر روز کوئی نہ کوئی نسل پیدا کرتے رہتے ہیں۔ کیسی بودی دلیل ہے۔ قشعریہ اور تپ یومیہ سہ روزہ وغیرہ کی فلاسفی پر خاکسار انتظام مضمون پر تبصرہ کرے گا۔ پریسائٹ مذکور کی جب متعدد نسلیں بن چکتی ہیں۔ تو ان میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے یعنی جتنے حیوانات سرخ خلیات خون میں متمکن ہوتے ہیں۔ وہ سب کے سب نسل بڑھانے پر قادر نہیں ہوسکتے۔ قدیم ضرور بڑھتے رہتے ہیں۔ مگر اپنے نیوکلس کو تقسیم نہیں کرسکتے۔ پھر جب تک وہ جسم انسانی سے باہر نہیں نکلتے اپنی بگڑی حالت کو سنوار نہیں سکتے۔ چنانچہ اس نقص کو دور کرنے کے لئے انہیں کئی ایک ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں جس وقت مچھر کاٹتا ہے تو پیٹ بھر کر خون چوستا ہے۔ اگر اتفاق سے وہ شخص مریض ملیریا ہے۔ اور مچھر بھی اس نوع کا ہے۔ جس میں حیوانات ملیریا پرورش پاسکتے ہیں۔ تو بہت سے پریسائٹ مچھر کے پیٹ میں چلے جاتے ہیں۔ اور ضروری تبدیلیاں پیدا کرکے قابلیتِ تولید پیدا کرلیتے ہیں۔ یہ عجیب و غریب کایا پلٹ زدادہ کے ملاپ سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ جس کی تصویر دوسرے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔ اس درجہ میں پہنچکر بعض حیوانات نر بن جاتے ہیں بعض مادہ اور شکلوں میں بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ مچھر کے معدہ میں پہنچکر حیوانات مذکور خلیات دموی سے نکل پڑتے ہیں۔ اور رطوبت معدہ میں مل جاتے ہیں۔ اس امر کو سہل کرنے کے لئے چند تصاویر لکھی جاتی ہیں۔ تاکہ یہ مضمون ایک حد تک

مکمل ہو جائے۔

(۱) ا۔ ب شکل مادہ پریسائٹ کی اس شکل کو بتا رہی ہے۔ جو کیسۂ خون سے برآمد ہونے کے قبل ہوتی ہے۔ مگر باہر نکلنے پر نیوکلس نصف نصف ہو جاتا ہے۔ جس کا ایک حصہ جسم محیط کے اندر گھرا رہتا ہے۔ اور دوسرا باہر نکل جاتا ہے۔ اور جو تولید میں بالکل مذہبی ہوتا۔ دیکھو شکل ج۔ اس کے بعد مادہ نر سے ملنے کے لئے مستعد ہو جاتی ہے دیکھو شکل د۔ ان تغیرات کے پہلو بہ پہلو نر حیوانات میں بھی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ جیسے شکل س ر سے ظاہر ہے۔ اور باہر نکل پڑنے پر شکل ص کے مشابہ ہو جاتے ہیں۔ نیوکلس کو ملفوف کرنے والا پردہ معدوم ہو جاتا ہے۔ اور خود نیوکلس چھ حصوں میں تقسیم ہو کر محیط دیواروں کے قریب ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں پریسائٹ کا جسم چھ مقامات پر سے کیچوے کی طرح لمبا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دیکھو شکل ط۔ جن کے اندر ایک ایک نیوکلس گھس کر جا بجا تقسیم ہو جاتا ہے۔ بس اس حد تک پہنچکر نر حیوان بھی مکمل اور مادہ سے ملنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ نر حیوان کے جسم کلاں سے مذکورہ بالا چھ بازو متفارق ہو جاتے ہیں۔ اور مادہ کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ جو بازو کسی مادہ سے ملاقی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ مل کر فنا فی الذات ہو جاتا ہے۔ دیکھو شکل ع نر مادہ کے نیوکلس ملنے سے ایک نیا نیوکلس پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں ہر دو

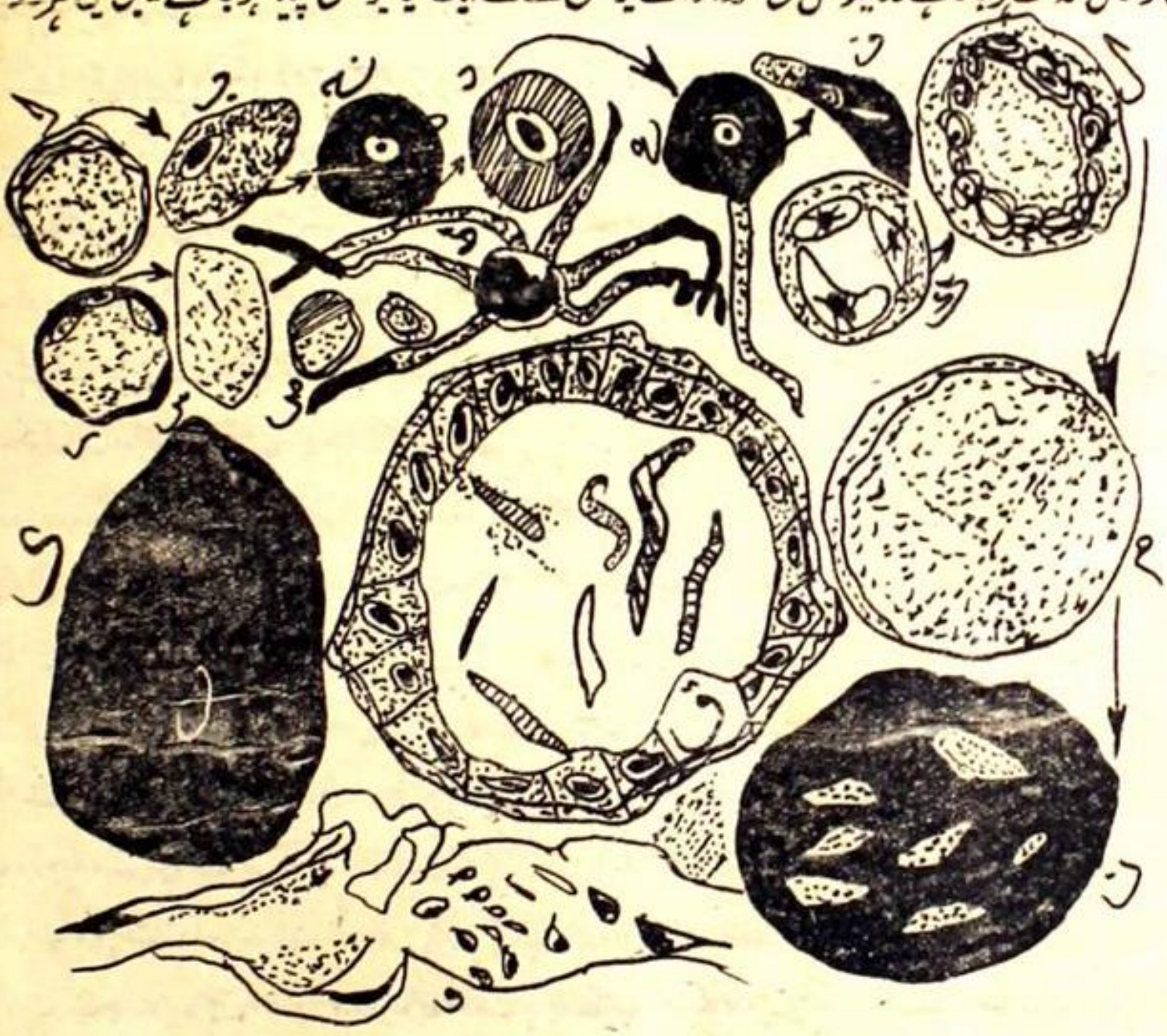

کے خواص موجود ہوتے ہیں۔ بعد ازاں حیوان کا جسم لمبوترا ہو کر سلیپر نما ہو جاتا ہے دیکھو شکل ف۔ اور مچھر کے خلا معدہ میں گھومتا رہتا ہے۔ مچھر کے معدہ کا مقطع شکل ق سے ظاہر ہے۔ معدہ کی اطراف صرف ان مربعوں پر مشتمل ہیں جن کا شکل ق میں حلقہ سا بنا ہوا ہے۔ ایک پتلی جھلی ان کے باہر ہے ایک اندر۔ شکل مذکور بہت سے حیوانات خلا معدہ میں گھوم رہے ہیں۔ کچھ اندرونی جھلی کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ کچھ مربعہ ٹکڑوں سے باہر نکلنا چاہتے ہیں۔ اور بعض بیرونی جھلی تک پہنچ گئے ہیں۔ ساتھ ہی ان کی صورتوں میں کچھ اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ خصوصاً وہ حیوان جو چوٹی کی طرف بیرونی جھلی کے نیچے ہے۔ مدور سا ہونے لگا ہے۔ یہاں پہنچکر اس کا نیوکلس تقسیم ہونے لگا ہے۔ جس سے بیرونی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ پھر آگے بڑھ کر نیوکلس کی مزید تقسیم شروع ہوتی ہے۔ دیکھو شکل ک ل تتے کہ حیوانات معدہ کی بیرونی جھلی تک پہنچکر اس میں بہت سے اورام پیدا کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ شکل د سے ظاہر ہے۔ ان اورام میں نیوکلس کی بہت بھرمار ہوتی ہے۔ جن کا نقشہ شکل م میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد حیوانات نکلنا ہو کر اپنی زندگی کے انتہائی درجے تک پہنچ جاتے ہیں۔ شکل ن میں ان کی اشکال ظاہر ہیں۔ مچھر کے معدہ کے بیرونی جانب جو اورام نمودار ہوتے ہیں۔ وہ آخر بوجہ کثرت دباؤ نیوکلس پھٹ جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو شکل و اور حیوانات ملیریا آزاد ہو کر مچھر کے جسمانی خلا میں گھومتے رہتے ہیں۔ بس یہاں پہنچکر حیواناتِ ملیریا کی وہ زندگی جو نر و مادہ کے باہمی ملاپ سے پیدا ہوتی ہے۔ ختم ہو جاتی ہے۔ اور حیواناتِ مذکور دوسری یعنی بلا ملاپ والی زندگی انسانی خون میں بسر کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں مچھر کے اعضاء اندرونی کی ترتیب ہمارے جسم سے بالکل مختلف ہے۔ اس کا خون شریانوں و ریدوں اور عروق شعریہ میں نہیں ہوتا بلکہ ایک ایسی خلا میں بھرا رہتا ہے۔ جو سر اور پہلو کے درمیان ہوتی ہے۔ یہیں پر سے اعضائے اندرونی اعصاب تنفس کی نالیاں اور اعضائے تناسل وغیرہ نکلتے ہیں۔ اور خون حاصل کرتے ہیں۔ اس کا قلب ایک چھوٹی سی نالی کے مشابہ ہوتا ہے۔ جو پشت کے متوازی ہوتی ہے۔ اور اس میں خون کی درآمد برآمد کے لئے بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ دل کا ایک سرا مچھر کے سر میں ہوتا ہے جس کے ذریعہ دماغ پر خون پڑتا رہتا ہے۔ اور واپس ہوتا رہتا ہے۔ بس دل کا یہی عمل ہے کہ خون کو متحرک رکھے جس وقت نکلنا حیوانات شق شدہ اورام سے خروج پاتے ہیں۔ تو خون میں شامل ہو کر تمام اعضا تک پہنچتے ہیں۔ منجملہ ان کے بہت سے سر اور سینہ میں بھی چلے جاتے ہیں۔ جہاں لعابی غدود واقع ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی غدودی نالیوں اور غدودی کیسوں میں جمع رہتے ہیں۔ غدودی کیسوں کا ایک مقطع مستعرضی شکل ی میں دکھایا گیا ہے۔ جس کے اندر بہت سے نکلنا حیوانات جمع ہیں یہاں وہ اس وقت تک ٹھیرے رہتے ہیں۔ جب تک مچھر کسی شخص کو نہیں کاٹتا۔ مگر جہاں مچھر نے ڈنگ مارا۔ یہ لعاب بن کے ساتھ بہ کر مقام زخم میں پہونچ رہتے ہیں۔ اور سفید کریات خون سے جونہی نکلتے ہیں تو خلیات احمر میں گھس جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کا وہی دورِ زندگی شروع ہوتا ہے۔ جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خون میں ملیریل پریسائٹ کی عدم موجودگی سے ملیریا لاحق نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اینوفلیز مچھر کے کاٹنے بغیر جس کے اندر خود حیوانات ملیریا موجود ہوں۔ پریسائٹ مذکور جسم انسان تک پہنچ سکتے ہیں۔ تقریباً سات آٹھ روز تک ملیریا کے جراثیم مچھر کے بدن میں پرورش پاتے ہیں۔ اس اثنا

میں مچھر بالکل معصوم ہوتا ہے۔ ابتداءً جب یہ تحقیق شایع ہوئی تھی۔ تو ڈاکٹروں کا بیشتر حصہ اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا ملیریا کے پھیلانے کا سبب مچھروں کو قرار دینا ایک ایسا نیا اور انقلاب عظیم پیدا کرنے والا مسئلہ تھا۔ کہ کیا ڈاکٹر اور کیا عام لوگ اسے ماننے کے لئے پس وپیش کرتے تھے۔ مگر آج کل یہ معاملہ برعکس ہے۔ ہر خاص وعام ملیریا کو مچھروں کے ذریعہ پھیلنا تسلیم کرتے ہیں۔ اس امر کے ثبوت میں کہ واقعی مچھر ملیریا کے انتشار کا باعث ہیں۔ متاخرین دو نظیریں پیش کرتے ہیں (۱) دو انگریز ڈاکٹروں نے لندن کے ایک ایسے حصہ میں تجربہ کے لئے مکان بنوایا۔ جو ملیریا کا مرکز بنا ہوا تھا۔ شہر کے اس محلہ میں نہر بھی جاری تھی جو اینوفلیز مچھروں کا ملجا وماوٰی تھی۔ مکان مذکور کے دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگا دی گئی تھی تاکہ مچھر اندر مکان کے داخل نہ ہوسکیں۔ ہر دو ڈاکٹر سر شام اسجگہ آتے اور تمام رات یہیں رہتے۔ اور وہ دیکھتے کہ بے شمار مچھر جالیوں کے باہر بھنبنا رہے ہیں اور اندر گھسنے کے لئے بہت شور مچا رہے ہیں۔ صبح کو جب مچھر نہ ہوتے تو وہ باہر نکل کر اپنے دوست احباب کو ملتے۔ اور دلدلوں اور نشاک جگہوں کی بھی سیر کرتے۔ رات کو کھڑکیوں کے شیشے دار دروازے کھول دیتے تاکہ دلدلوں کی وہ تبخیر اور سمی ہوا جو ملیریا کا موجب مانی جاتی تھی۔ جالیوں میں سے ہوکر کھلم کھلا اندر باہر آجاسکے۔ بارش کے دن وہ باہر جاتے اور خوب بھیگتے۔ اس محلہ کے لوگ عام طور پر ملیریا سے بیمار رہتے تھے۔ مگر دونوں ڈاکٹر اس کے خلاف تندرست رہے۔ جس سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ حدوث ملیریا میں دلدلی تبخیر اور مینہ میں بھیگنے وغیرہ کا کوئی دخل نہیں بلکہ مچھر ہی ملیریا کا باعث ہیں (۲) دوسری نظیر اس سے بھی عجیب ہے۔ یعنی شہر روما واقعہ ملک اٹلی میں ایک مریض ملیریا کو اینی فلیز مچھر سے کٹوایا گیا۔ اور پھر اس مچھر کو لنڈن بھیجا گیا۔ یہاں ایک ڈاکٹر کارٹر کا جو کبھی ملیریل جگہ میں نہیں گیا تھا۔ اس کو اس مچھر سے کٹوایا گیا۔ اور بعد مقررہ کے گزرنے پر اس کے میں تمام علامات ملیریا کی پائی گئیں۔ اور پھر اس کا خون لے کر خوردبین سے دیکھا گیا۔ تو اس میں بے شمار حیوانات ملیریا پائے گئے۔ یہ دو نظیریں پیش کی جاتی ہیں جن کی نسبت خاکسار آیندہ بتائے گا۔ کہ یہ نظیریں بھی قابل اعتماد نہیں۔ اب ان مچھروں کے اقسام جن سے ملیریا ہوتا ہے۔ عرض خدمت کرتا ہوں۔ ڈاکٹروں کے نزدیک مچھروں کی سینکڑوں قسمیں ہیں۔ اور کئی نوع میں تقسیم ہیں۔ ان میں سے صرف تین انواع کا تعلق عام طور پر ملیریا سے پایا جاتا ہے (۱) کیلولیکس (۲) سٹیگومائیا (۳) اینوفلیز دوسرے کیڑوں کی طرح مچھر بھی تین دور زندگی طے کرتا ہے۔ (۱) لاروا یعنی ابتدائی درجہ (۲) پیوپا یعنی درمیانی درجہ (۳) ایمے جو انتہائی درجہ ہے۔ پہلے پہل مادہ مچھر اپنے انڈے سطح آب پر چھوڑتی ہے۔ جہاں کہ وہ ترکیب کر لاروا پیدا کر دیتے ہیں۔ لاروا بہت چھوٹے چھوٹے کیڑے سے ہوتے ہیں۔ جو بالٹیوں ٹبوں میں بعض اوقات نظر بھی آجاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ پانی کے گڑھوں میں تالابوں میں اور چھوٹی چھوٹی ندیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پانی خشک ہوجانے پر وہ مرجاتے ہیں۔ مچھر بغیر پانی کے اپنی نسل بڑھانے پر قادر نہیں ہوسکتے۔ مگر گھاس۔ پھوس اور درختوں کے نیچے نشاک جگہوں میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ آبی لاروے کی حالت گرم ملک میں ایک ہفتہ اور سرد ملکوں میں ایک ماہ تک قایم رہتی ہے۔ اور ان کی خوراک آبی کائی اور نیز مری حیوانات اور دوسرے کیڑوں کے لاروا ہیں۔ اور وہ خود مچھلیوں مینڈکوں وغیرہ کا من بھاتا کھاجا ہیں۔ لاروے پانی کے اندر سانس

نہیں لے سکتے۔ اور بار بار سانس لینے کے لئے پانی کی سطح پر آتے رہتے ہیں۔ اُن کے تنفس کا رستہ دُم کے قریب ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ دُم اوپر سر نیچے کئے ہوئے پانی میں لٹکتے رہتے ہیں۔ پیوپا لاروا کے مشابہ ہوتا ہے۔ صرف اس میں سر کی جانب کلغی کا اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بھی پانی پر تیرتا رہتا ہے۔ اور ڈرانے سے پانی میں غوطہ مار جاتا ہے۔ اس حالت کا قیام ایک دو دن رہتا ہے۔ ایسے جو پا مکمل مچھر پوپا سے پیدا ہوتا ہے۔ اور باہر نکلنے کے بعد ایک آدھ گھنٹہ اپنے خول پر بیٹھا رہتا ہے۔ تاکہ پر خشک ہو جائیں۔ اور بعد خشک ہونے پروں کے اُڑ جاتا ہے۔ اس کی عمر کئی چند روز اور کئی چند ماہ بتاتے ہیں۔ نر مادہ پھلوں پر گذران کرتے ہیں۔ مگر صرف مادہ مچھر انسانوں۔ حیوانوں اور پرندوں پر حملہ آور ہو کر ان کا خون چوستی ہے۔ اس کی اسنڈی میں ایک خول ہوتا ہے جس کے اندر بہت سے تیز نشتر موجود رہتے ہیں۔ اور ضرورت کے وقت نکل کر اپنا کام کرتے ہیں منجملہ اُن نشتروں سے ایک نشتر بالکل آری کے مشابہ ہے۔ جب مادہ ڈنگ مارتی ہے۔ تو اس سے بالکل چھوٹا سا سوراخ ہو جاتا ہے۔ بعد فوراً ہی آری نما آلہ سوراخ میں داخل کر کے اس سوراخ کو وسیع کرتی ہے۔ جس سے خون نکل آتا ہے۔ خون چوسنے سے پہلے تھوڑا سا لعاب دہن مقام نیش میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی حیواناتِ ملیریا تھوڑی سی تعداد ہونے کے بعد بدن میں سرایت کر جاتے ہیں۔ مادہ مچھر کا پیٹ ایک دو منٹ میں خون سے بھر جاتا ہے۔ وہ اسی پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ تمام رات کاٹتی رہتی ہے۔ صبح اپنی پُرخوری سے مخمور ہو کر مکان کے کسی تاریک کونے میں دبک کر سو رہتی ہے۔ دو تین دن کے بعد اس کا کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ اور اسی اثنا میں اس کے انڈے پیٹ کے اندر پختہ ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنی مست نیند سے بیدار ہو کر کسی ٹھیرے ہوئے پانی پر جا کر انڈے رکھ آتی ہے اور اپنی بھوک کو تسکین دینے کے لئے پھر خون چوسنے کی تلاش میں نکلتی ہے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے۔ اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ انڈے دینے سے پہلے مادہ مچھر کا خون سے پیٹ بھرا ہونا ضروری ہے۔ مادہ کی عمر طبعی بشرطیکہ وہ کسی مکڑی یا چمگادڑ وغیرہ کی شکار نہ ہو۔ ایک سال کے قریب ہے۔ وہ اپنے حملات میں بہت منتقل ہے۔ اور اپنی نیش زنی سے چپہ چپہ حصہ جسم کو ڈھونڈ مارتی ہے۔ نر مچھر صرف پھلوں پر گزران کرتے ہیں۔ اور اپنی مادہ کی عمر تک نہیں پہنچتے۔ ان کی پہچان یہ ہے۔ کہ ان کے سر پر دو دار سینگ یا شاخیں ہوتی ہیں۔ بعض اشخاص کہتے ہیں۔ کہ مادہ کے اُڑتے وقت جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ وہ نروں کے بلانے کے واسطے آواز نکالتی ہے۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ آواز اس کے پروں کی حرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کے بیٹھنے کے ساتھ ہی بند ہو جاتی ہے۔ حیواناتِ ملیریا کے علاوہ اور بھی بہت سے مچھر پیرائٹ پھیلاتے ہیں۔ اور ڈاکٹری مسلمات سے زرد بخار اور فیل پا وغیرہ امراض کا موجب بنتے ہیں۔ کیولیکس مچھروں کی ٹانگیں اور پر عموماً سادہ ہوتے ہیں۔ مگر جسم بے ڈول بھدا سا۔ جب وہ دیوار پر بیٹھتے ہیں۔ تو ان کا پیٹ دیوار کی سطح کو چھوتا ہے۔ تقریباً ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ اور عموماً رات کو کاٹتے ہیں۔ اور دن کو سو رہتے ہیں۔ اور ان کے لاروے بیشتر ٹبوں۔ پھولوں کے گملوں۔ حوضوں۔ نالیوں اور خندقوں وغیرہ میں ملتے ہیں۔ اور ان کی تنفس کی نالی دُم کے سرے میں ہوتی ہے۔ اور جب انہیں ڈرایا جائے تو فوراً زیر آب چلے جاتے ہیں۔ ان کا خاصہ صرف مرض فیلپا کو پھیلانا ہوتا ہے۔ سٹیگو مائیا کہ ولیکس مچھروں کے ہی مثل ہوتے ہیں لیکن فرق

عرف یہ ہے۔ کہ بیٹھنے کے وقت اپنی سب سے پچھلی ٹانگوں کو اوپر اُٹھائے رکھتے ہیں۔ اور ان کے پر سادہ مگر ٹانگوں پر دھاریدار لکیریں ہوتی ہیں۔ یہ عموماً دن کو کاٹتے ہیں۔ رات کو سو رہتے ہیں۔ ان کے لاروے بھی کہولیکس مچھروں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور ان کی طرح دو رز زندگی ختم کرتے ہیں۔ یہ بھی عموماً پانی کے حوضوں نالیوں وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ مچھر جراثیم زرد بخار کو پھیلاتے ہیں اینوفلیز قسم کے مچھر ان دونوں اقسام سے مختلف ہیں۔ ان کا جسم بہت خوشنما اور سیدھا ہوتا ہے۔ پر عموماً چتکبرے ہوتے ہیں۔ سونڈ بہت مضبوط ہوتی ہے۔ ان کا طریقہ نشست بھی علیحدہ ہے۔ یعنی ان کا جسم بیٹھتے وقت دیوار سے زاویہ بناتا ہے۔ اور سر سطح کے قریب تر ہوتا ہے۔ ان کے لاروے دُم کے سرے میں تنفس کا سوراخ نہیں رکھتے۔ اسلئے سطح آب پر تیرتے رہتے ہیں۔ بہت ننھے اور مشکل سے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ مچھر بھی عموماً رات کو کاٹتے ہیں۔ اور ملیریا اور فیلپا دو نو امراض کو پھیلاتے ہیں۔ زیادہ عجیب بات یہ ہے۔ کہ اینوفلیز مچھر پانی کے برتنوں یا بالٹیوں وغیرہ میں انڈے نہیں دیتے۔ بلکہ اپنے لئے ایسے تالاب یا گڑھے پسند کرتے ہیں۔ جو ایک دو ہفتوں میں خشک نہ ہوں۔ اور نہ ہی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ان میں ہوں۔ ایسے مقامات۔ میدانوں۔ پہاڑ کی گھاٹیوں۔ جنگلوں۔ دریاؤں اور جھیلوں کے کنارے انہیں مل جاتے ہیں۔ اینوفلیز کی گھات کی جگہ عموماً جنگل۔ جھاڑیاں۔ درختوں کے نیچے لب دریا وغیرہ ہے۔ جہاں سے نکل کر انسان۔ حیوان۔ پرندوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ یہ مچھر نہ تو بھنبھنانے کی آواز نکالتے ہیں۔ اور نہ دوسری اقسام کی طرح بار بار حملہ آور ہوتے ہیں۔ صرف ایک ہی نیش سے اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں۔ اور جب معمول جب اپنا من بھاتا کھانا ہضم کر لیتے ہیں۔ تو سطح آب پر لاروے دے دیتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ برابر دوسرے تیسرے روز جاری رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ کی نیش زنی سے مادہ جب اپنا پیٹ بھر لیتی ہے۔ اور لاروے دیتی ہے۔ محققوں کے نزدیک ان کی تعداد کئی لاکھ تک بتائی جاتی ہے۔ اور جب یہ سلسلہ ایک دو ماہ جاری رہے تو بس پھر ان کی تعداد بنانا انسانی عقل کا کام نہیں۔ بشرطیکہ لاروے ناگہانی آفات سے بچ جائیں۔

فن شاعری عرف میزان العروض

جب کتاب فن شاعری دفتر میں ریویو کے لئے پہنچی۔ تو مجھے خیال آیا۔ کہ طبی رسالہ میں شاعری کی کتاب پر ریویو کیا معنے رکھتا ہے۔ چونکہ اس کے اندر مشہور شعراء کے کلام پر تبصرہ اور تنقید کی گئی ہے۔ شاید رسالہ تبصرہ اسی لئے پسند کیا گیا ہو۔ مدرسے اکثر حکماء علم ادب خصوصاً شاعری کا مذاق رکھتے ہیں اور اچھے سخنور ہیں کتاب دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جناب شوخ صاحب جو تجر علمی و فنی شخصیت کے مالک ہیں کسی تعارف کے محتاج نہیں) کافی محنت کی ہے۔ بلکہ آپ نے یہ کتاب لکھ کر فن شاعری پر احسان عظیم کیا ہے۔ اس میں علم عروض کے قواعد اصول تشریح الفاظ ارکان دیجور دوائر تقطیع عیوب و محاسن شعری عام فہم اور دلچسپ انداز میں درج ہیں۔ اس کے دیکھنے کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں باقی رہتی۔ اور نہ ہی کسی استاد سے کوئی دقیق مسئلہ دریافت کرنے کی حاجت رہ جاتی ہے۔ مبتدی چند دنوں میں مکمل شاعر بن جاتا ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ٹائٹل دیدہ زیب تیار کرا کر منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے کتاب کی خوبیوں میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔

نوٹ:۔ دفتر تبصرہ نے صرف خریدار تبصرہ کیلئے ہر ریویو کی کتاب پر کمیشن کا انتظام کیا ہے یہ رعایت دفتر کی معرفت حاصل کی جا سکتی ہے

پتہ دفتر:۔ دفتر تبصرۃ الاطباء۔ فلیمنگ روڈ۔ لاہور (کمیشن ۴ر فی روپیہ)

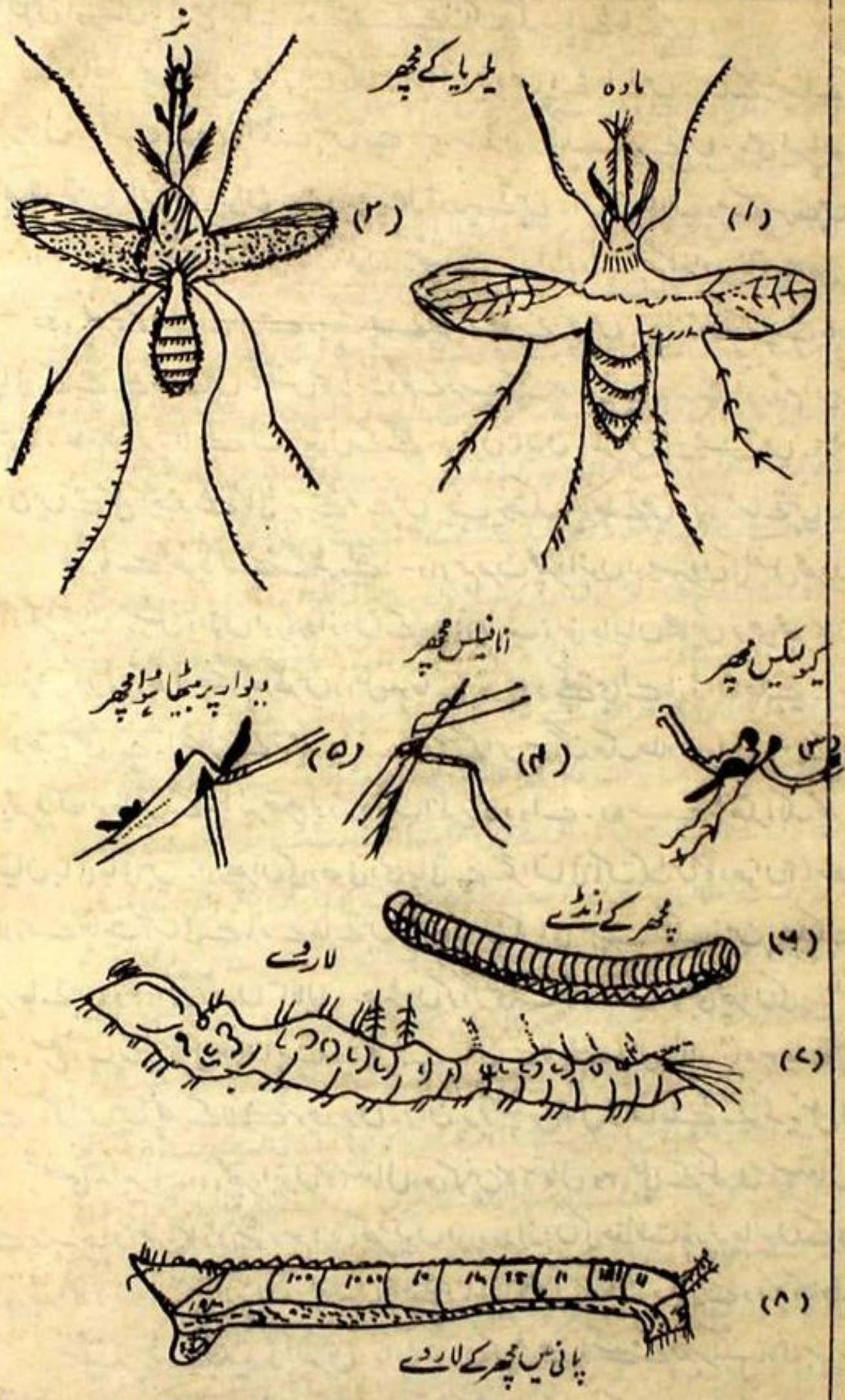

انافیلس یعنی ملیریا کے مچھر

(۱) مادہ مچھر انسان حیوان پرندوغیرہ پر حملہ آور ہوتی ہے اور خون چوستی ہے۔ جب ہضم ہوتا ہے۔ تو پانی پر اپنے انڈے دیتی ہے۔ جس سے بے شمار مچھر بن جاتے ہیں۔ جو ملیریا زرد بخار۔ ہڈی توڑ بخار وغیرہ کا موجب بنتے ہیں

(۲) نر مچھر پھلوں سبزیوں وغیرہ پر گذارہ کرتے ہیں۔ یہ سبزی خور ہیں۔ گوشت۔ سے پرہیز کرتے ہیں۔ گویا گھاس پارٹی کے ممبر ہیں۔

(۳) کیولیکس مچھر جراثیم ملیریا کو منتقل تو نہیں کرتے لیکن ان کے کاٹنے سے زرد بخار فیلپاوغیرہ ہو جاتا ہے ان کے پر سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور ان پر داغ وغیرہ نہیں ہوتے۔ دیوار پر بیٹھے ہوئے دیکھیں۔ تو کبڑے سلوم ہوتے ہیں۔ عام طور پر گھروں

گملوں اور جہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ درختوں کے نیچے نمناک جگہ پر پائے جاتے ہیں۔

(۴) انافیلز مچھر۔ جنگل۔ جھاڑیاں۔ گھاس۔ پانی وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے بھنبھنانے کی آواز نہیں آتی۔ یہ مچھر برتنوں۔ بالٹیوں وغیرہ میں انڈے نہیں دیتے۔ لمبی سونڈ اور رنگبرے ہوتے ہیں۔ یہ بھی ملیریا اور فیلیپا وغیرہ امراض کے اجرام پھیلاتے ہیں۔ انسان۔ حیوان۔ پرند وغیرہ پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کے لاروے دم کے سرے میں سوراخ نہیں رکھتے

(۵) دیوار پر بیٹھا ہوا مچھر۔ چار ٹانگوں پر بیٹھتا ہے۔ دیوار اور اپنے جسم کا زاویہ بناتا ہے۔

(۶) مچھر کے انڈے (۷) لاروے۔ بہت چھوٹے چھوٹے مچھر کے بچے ہیں۔ جو انڈوں کے پھٹ جانے سے نکلتے ہیں۔ ڈرانے سے پانی کے نیچے چلے جاتے ہیں۔ تنفس کا راستہ دم کے قریب ایک سوراخ ہے۔ سر نیچے اور دم اوپر کئے ہوئے پانی میں لٹکتے رہتے ہیں۔ عام طور پر یہ لاروے ٹب پھول کے گملے۔ حوضوں نالیوں وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ انڈے جب ترخ جاتے ہیں۔ تو یہ ان میں سے نکل کر چند گھنٹے پانی پر بیٹھے رہتے ہیں جب پر خشک ہو جاتے ہیں۔ تو اڑ جاتے ہیں۔

ملیریا سے محفوظ رہنے کے طریقے: -(۱) ہم صرف مچھر دانیوں اور مسہریوں کی فصیل مچھروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور اگر کھڑکیوں روشن دانوں اور دروازوں کے بیرونی جانب آہنی جالیاں لگائیں تو بھی مچھر مکانوں میں گھسنے نہیں پائیں گے بالفرض اگر کوئی بھولا بھٹکا مچھر گھر میں داخل ہو جائے۔ تو جب دیکھتے ہی اسے مار ڈالنا چاہیئے۔ (۲) مچھروں کے مارنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ مکان کے تمام دروازے بند کر کے اس میں گندھک جلا دی جائے۔ جس کے دھوئیں سے تمام چھپے ہوئے مچھر ہلاک ہو جائیں گے۔ پائیرتھرم پوڈر جو ایک انگریزی دوا ہے۔ وہ سب سے بڑھکر مہلک مچھر ہے۔ پوڈر مذکور کو پانی میں گوندھکر بتیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور پھر ان کی دھونی دی جاتی ہے۔ مگر انسانی ناک تک اس کا دھواں آنا خطرناک ہے (۳) مچھروں کے لاروے نہایت آسانی سے مارے جاتے ہیں۔ یعنی اگر ان کو پانی سمیت خشک زمین پر پھینک دیا جائے۔ تو خود بخود ہلاک ہو جاتے ہیں (۴) ان گڑھوں۔ تالابوں۔ جوہڑوں کو اگر مٹی سے پورا جائے۔ تو بھی مچھروں کی پیدائش کو ہمیشہ کے لئے بند کر دینا ہے (۵) سطح آب پر مٹی کا تیل پھیلانا بہت مفید تجویز ہے۔ اس سے لاروے بالکل فنا اور تباہ ہو جاتے ہیں۔ جو پانی پینے کے کام آتا ہے۔ اگر اس میں مچھر کے لاروے موجود ہوں۔ تو ان پر یوکلپٹس آئل ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تیل لاروے مار کر اڑ جاتا ہے۔

شخصی تدابیر: -(۱) مچھر دانیوں کا استعمال (۲) کونین کا استعمال (۳) بجلی کے پنکھوں کا استعمال (۴) ایسے مکانات میں سونے سے پرہیز جہاں ملیریا کا زور شور رہو (۵) کھڑکیوں اور دروازوں کی حفاظت بذریعہ جالیوں کے (۶) گنجان آبادی سے کنارہ کشی اور جداگانہ مکانات میں رہنا (۷) مچھلیوں کا مہیا کرنا یا مینڈکوں کا پالنا جو لاروے وغیرہ کھا جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

تنقید بر طب جدید ڈاکٹری: -ان اوراق کو پڑھنے یا سننے کے بعد ہر ایک آدمی بہوت رہ جاتا ہے۔ اور ڈاکٹری تحقیق کا دلدادہ اور فریفتہ ہو جاتا ہے۔ کہ فی الواقع ڈاکٹروں نے ملیریا کے اسباب معلوم کرنے میں بہت ہی دانائی سے کام لیا ہے اور خلقت خدا کو ملیریا جیسے خونخوار اور تکلیف دہ مرض سے نجات دلوائی ہے۔ ان کی یہ جدوجہد قابل صد تحسین و آفرین ہے کیونکہ

حفظ ماتقدم کے لئے کیسی عمدہ عمدہ تجویزیں پیش کرکے اُن پر عمل درآمد کرنے کی سفارش کی ہے۔ پھر علاج ملیریا میں تو کمال کردیا ہے۔ یعنی ایک جرم کش دوائی بنام کونین ایجاد کی ہے۔ جس کے ملیریا تپوں میں استعمال کرنے سے یقیناً فائدہ ہوتا ہے اور اس کے مفید ہونے کی ڈاکٹری دُنیا میں کافی شہرت ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ ان کی تدقیق وتحقیق تجربہ کی کسوٹی پر بالکل غلط بلکہ اغلط ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایسی لاتعداد مخلوق خدا پر قابو حاصل کرنا بالکل ناممکن ہے۔ تو ایسی فضول اور لایعنی تراکیب کرنے سے سوائے تضیع اوقات کے کیا حاصل ہوسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آنے والی مرض سے پہلے ہی اپنے آپ کی حفاظت کرلینا بہت بہتر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ مرض کا حملہ ہو جائے۔ اور پھر اس کا علاج وغیرہ کیا جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ڈاکٹری طب نے ایسے ایسے پیچیدہ اور ناممکن العمل تجاویز وذرائع پیش کئے ہیں۔ کہ جن کی نسبت غریب تو درکنار کوئی بڑے سے بڑا امیر بلکہ بادشاہ بھی اس پر عمل درآمد نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی ان مچھروں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے جن کے کاٹنے سے ملیریا لاحق ہوجاتا ہے۔ مثلاً ایک امیر شخص نے یہ اہتمام کرلیا۔ کہ اپنے مکان کے دروازوں۔ کھڑکیوں اور روشندانوں پر جالیاں لگوادیں۔ اور پانی کے حوضوں نالیوں میں قاتل جراثیم ادویہ ڈال دیں۔ رات کو سوتے وقت مچھردانی لگادی۔ تاکہ مچھر رات کو کاٹنے نہ پائے۔ پانی بھی نلکہ کا یا اُبال کر استعمال کیا۔ اور ہر طرح سے کوشش کی۔ کہ کسی طرح مچھر گھر میں گھسنے نہ پائے۔ لیکن امیر صاحب جب صبح کو ہوا خوری کے لئے ٹہلنگہ یا فلٹن پر بیٹھے۔ تو ایک کہولیکس مچھر جو رات کو ایک درخت کے نیچے اسٹاک میں بیٹھا رہا تھا۔ کہ جب امیر صاحب صبح کو سیر کے لئے نکلیں گے۔ تو ان کے لذیذ اور عمدہ خون سے پیٹ بھروں گا۔ اس نے ذرا جرات اور جسارت سے امیر صاحب کے خلاف الٹی میٹم دے دیا۔ کہ آپ کے برخلاف ہماری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ آپ نے ہمارے برخلاف مچھردانیاں۔ سپرہاں۔ جالیاں اور کئی ایک مار دینے والی ادویات استعمال کیں۔ اور ڈر کر چھپ کر رات بسر کی لیکن اب آپ ہمارے حملہ سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ساتھ ہی بڑھ کر ایک ایسی ضرب رخسار پر لگائی۔ کہ امیر صاحب پستول بندوق سنبھالتے ہی رہ گئے۔ اور بہادر مچھر ایک آن ہی آن میں یہ گئے وہ گئے۔ حفاظت کا تمام سامان دھرا کا دھرا ہی رہ گیا۔ امیر صاحب ہوا خوری کے بعد گھر پہنچے تو اعضا شکنی شروع ہوئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں لرزہ شروع ہوگیا۔ اور تپ شدید میں مبتلا ہوگئے۔ ڈاکٹر صاحب کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے قدم رنجہ فرماتے ہی دریافت کیا۔ کہ کیا آپ نے مچھردانی لگائی تھی۔ اور مکان کے روشندانوں۔ کھڑکیوں دروازوں پر جالیاں لگوائی ہوئی ہیں۔ تیمارداروں نے کہا۔ یس سر۔ پانی فلٹر کرکے پیا جارہا ہے یا ویسے ہی۔ نہیں صاحب نلکہ لگایا ہوا ہے۔ اس کا پانی استعمال ہوتا ہے۔ اچھا تو پھر نالیوں۔ بالیٹوں۔ پھولوں کے گملوں وغیرہ میں کوئی قاتل جراثیم دوائی ڈالی گئی ہے؟ یس سر۔ کیا مکان میں بجلی کے پنکھے لگائے ہیں؟ یس سر۔ ڈاکٹر صاحب۔ تو پھر کیا وجہ ہوئی۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ امیر صاحب کو کیوں بخار ہوگیا ہے۔ تھرمامیٹر لگاکر۔ اوہو ۱۰۵ ڈگری کا بخار ہے۔ امیر صاحب نے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب میں صبح ہوا خوری کے لئے گیا تھا۔ جب فٹن پر بیٹھا۔ تو ایک مچھر بدکردار زنانہ نجار نے میرے رخسار پر نیش زنی کی۔ اور فوراً بھاگ گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب خوش ہوکر کرسی پر اکڑے اور

فرمایا۔ بس بے شک آپ کو ملیریا بخار ہے۔ جو مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ اس کے علاج کے لئے کونین ایک مفید دوائی ہے۔ دوائی کونین مکسچر تجویز ہوئی۔ ہدایات۔ باقی ماندہ دن میں تین دفعہ پلائی جائے۔ کپڑا یا اسفنج پانی میں بھگو کر تمام بدن پر پھیرا جائے۔ اور بعد تولیے وغیرہ سے تمام بدن کو پونچھ ڈالیں۔ ڈاکٹر صاحب۔ خوراک۔ دودھ سوڈا ملا کر یا مونگ کی دال کا پانی۔ گوشت کی یخنی تاکہ کمزوری نہ ہونے پائے۔ دوائی لائی گئی۔ اور پلائی گئی۔ اسفنج سے بدن صاف کیا گیا۔ امیر صاحب کو ایک گھنٹہ کے لئے کچھ افاقہ معلوم ہوا۔ لیکن اس کے بعد پھر سردی شروع ہوئی۔ اور تپ تیز ہو گیا۔ ساتھ اس کے قے۔ سر درد۔ بے چینی بڑھ گئی۔ بعد دوپہر چار بجے پھر ڈاکٹر صاحب کو بلایا گیا۔ تھرمامیٹر لگایا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ٹمپریچر ۱۰۴ ڈگری پر ہے۔ ڈاکٹر صاحب۔ اسفنج کیا گیا تھا پس سر۔ ڈگری صرف ایک درجہ ڈون ہوئی ہے۔ دوائی کتنی دفعہ دی گئی دو دفعہ۔ امیر صاحب۔ میری طبیعت بہت خراب ہے سر درد اور بے چینی بہت ہے۔ کچھ فکر نہ کریں۔ کونین اس تپ کا حکمی علاج ہے۔ جو شروع ہے۔ رات کے لئے دو ڈوز اور دوائی لیں چنانچہ اور دوائی لی گئی۔ رات کو بھی دوائی پلائی گئی۔ تمام رات امیر صاحب ہائے وائے کرتے رہے۔ خدا خدا کرتے صبح ہوئی۔ تو ڈاکٹر صاحب کو بلوایا گیا۔ آتے ہی ڈاکٹر صاحب نے تھرمامیٹر لگا کر ۱۰۳ درجہ ڈگری بتائی۔ اور فرمایا کہ بخار ڈون ہو رہا ہے۔ کچھ خوراک کھائی تھی۔ ہاں دودھ سوڈا۔ لیکن ۵ منٹ کے بعد قے ہو گئی۔ کھانے کو بالکل دل نہیں چاہتا۔ اچھا کچھ پروا نہیں۔ آج مکسچر میں کونین کی مقدار زیادہ کر دی جائے گی۔ دوائی لائی گئی اور اس کا استعمال شروع ہوا۔ جوں جوں ڈوز دوائی سرایت کرتی۔ بدن زیادہ گرم۔ سر درد کی زیادتی ہوتی۔ آخر عصر کے وقت تک پھر ۱۰۵ ڈگری پر تپ پہنچ گیا۔ اور ساتھ ہی امیر صاحب کو غنودگی ہذیان شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب آئے۔ تو پھر اسفنج کرنے کی ہدایت کر گئے۔ رات کو پہلی رات کی نسبت زیادہ بے چینی اور ہذیان۔ سر درد بڑبڑانا وغیرہ رہا۔ چوتھے روز کیلومل سڈلٹز پوڈر وغیرہ دیا گیا۔ جس سے امیر صاحب کو بجائے پاخانہ آنے کے قے شروع ہو گئی۔ ہذیان کے لئے آئس کیپ برف کی تھیلی سر پر رکھی گئی۔ اور نسخہ کونین مکسچر میں بروماٹیڈ۔ کلورل ہائڈریٹ وغیرہ ادویہ بڑھائی گئیں رات کو امیر صاحب کا بکواس زیادہ ہو گیا۔ اور بعض دفعہ اٹھ اٹھ کر دوڑنے کی کوشش کرتے۔ اور تپ ۱۰۶ ڈگری پر پہنچ گیا پانچویں روز ڈاکٹر صاحب آئے۔ تو مریض کو نہایت خطرناک حالت میں پایا۔ تھرمامیٹر لگا کر ٹمپریچر تو ۱۰۳ درجہ پر ہے۔ دو درجہ بخار ڈون ہوا۔ بہ نسبت پہلے کے افاقہ ہے۔ ایک تیماردار۔ ڈاکٹر صاحب امیر صاحب کو ایک ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ دو درجہ فائدہ ہوا۔ تمام رات امیر صاحب بہت بے چین رہے۔ بکواس۔ ہذیان۔ اس کے علاوہ اٹھ اٹھ کر دوڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ نہ پاخانہ آتا ہے۔ زبان زرد اور تر ہوتی ہے۔ فائدہ خاک بھی نہیں ہوا۔ آپ ذرا غور سے علاج کریں دن بدن کمزوری بڑھتی ہے۔ طاقت گھٹتی ہے۔ اور مرض بڑھتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب۔ دیکھو مسٹر۔ یہ بخار ملیریا بہت سخت ہے۔ اس کو ہماری ڈاکٹری میں سیلگ ٹنٹ فیور کہتے ہیں۔ اس قسم کا بخار جراثیم تناسلی یا ہلالی شکل کے کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو ہر روز لرزہ ہو کر زیادتی ہوتی ہے۔ اس کا علاج سوائے کونین کے ہمارے ہاں اور کوئی نہیں۔ جب ایک کافی مقدار کونین کی داخل جسم ہو کر ان جراثیموں کو جن کی ازدیاد و بہتات خون میں پرورش پا چکی ہے۔ ان کو تباہ کر دے گی

تو تپ اُتر جائے گا۔ اور مریض تندرست ہو جائے گا۔ فکر کرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تیماردار۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آتی۔ کیونکہ امیر صاحب جب بیمار نہیں ہوئے تھے۔ تو ہر روز بوقت صبح ایک گولی کونین کی چائے کے ساتھ نگلتے تھے۔ اور جب سے یہ موسم شروع ہوا ہے۔ تب سے یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ بلکہ اپنے نوکروں کو بھی دوسرے چوتھے روز بطور خیرات تقسیم کیا کرتے تھے۔ مچھروں سے پوری پوری حفاظت کی گئی۔ روزانہ صفائی کے علاوہ ہمارے ہاں پائرتھرم کی درجنوں بتیاں جلائی گئی ہیں۔ اب جب سے بیمار ہوئے ہیں۔ آپ نے بھی کونین کی کافی مقدار جسم میں پہنچا دی ہے۔ لیکن تپ نہیں اُترا۔ حیران ہوں۔ کہ اب تک کافی مقدار میں کونین جسم میں داخل نہیں ہوئی۔ آخر آپ کے نزدیک کتنی مقدار میں کونین تپ کو توڑتی ہے مرض بڑھتا گیا۔ جوں جوں دوا کی والا معاملہ ہے۔ میرے خیال میں آپ کا یہ مسئلہ درست نہیں۔ کہ کونین ملیریا تپ کو روکتی ہے۔ یا توڑتی ہے۔ اور مچھروں سے اپنے آپ کو بچانا گویا ملیریا سے بچانا ہے۔ اور مچھر ملیریا کے پھیلانے کا موجب ہیں۔ ہمارے امیر صاحب نے ہزاروں روپے آپ کی اس منطق کے ماتحت خرچ کئے۔ لیکن آخر ملیریا سے نہ بچ سکے (۱) کونین اگر ملیریا کو روک سکتی ہے۔ تو ہمارے امیر صاحب نے سیروں کونین استعمال کی ہے۔ مگر آخر وہ ملیریا تپ میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ (۲) مچھروں سے کوئی شخص بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ بھلا کون عقلمند اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے۔ کیا خدائی فوج کا مقابلہ کوئی انسان کر سکتا ہے۔ پھر ان غریب اور بیکس لوگوں کا کیا حال ہو گا۔ جو تمام دن رات کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔ ان کے ہاں نہ تو مچھر دانیاں ہیں نہ سہریاں۔ اور نہ ان کے گھروں میں جالیاں لگی ہیں۔ اور نہ بجلی کے پنکھے۔ خدا جانے ان کو دن رات میں کتنے مچھر لڑتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے آپ کی یہ نادر دوائی کونین بھی استعمال نہیں کرتے۔ میرے خیال میں تو اُن بے چاروں غریب ناداروں سے تو ایک شخص بھی ملیریا سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لیکن آپ کے ارشادات کے خلاف ان کی صحت بہت اچھی ہے۔ اور وہ ہماری نسبت بہت طاقتور اور توانا ہیں۔ اور رہتے کٹے پھرتے ہیں۔ ہمارے امیر صاحب کو ایک ہی مچھر نے کاٹا تو صاحب فراش ہو گئے۔ اور ابھی تک تپ نہیں اُترا۔ میرے خیال میں آپ کی یہ منطق درست نہیں حقیقت میں مچھر اس تپ کا باعث نہیں۔ اور نہ ہی کونین اس تپ کو روکتی ہے۔ اور کوئی سبب ہو گا جس کو دُور کرنے سے تپ دُور ہو گا

اتنے میں امیر صاحب نے ہائے وائے کا شور مچا دیا۔ تیماردار گھبرا کر اس کے گرد ہو گئے۔ کیا ہوا۔ امیر صاحب۔ ہائے کلیجہ جل رہا ہے۔ قے کر کے ہائے میں مر گیا۔ درد سے سر پھٹا جاتا ہے۔ کچھ سُنا نہیں جاتا۔ کانوں میں سائیں کی آواز آ رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب۔ اچھا میں نسخہ تبدیل کرتا ہوں۔ آؤ اور دوسری دوائی لے آؤ کہہ کر چلے گئے۔ تیماردار امیر صاحب سے۔ آپ کو اس ڈاکٹر کے علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ میرے خیال میں کسی ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ لینا چاہیئے۔ یہ بے چارہ تو سوائے کونین کے اور کوئی دوائی نہیں جانتا۔ جو تپ کو دور کرے۔ آج میں نے بازار میں ایک سائن بورڈ پر ایک حکیم صاحب کا نام پڑھا اور ان کو دیکھا بھی ہے۔ بڑے سادہ مزاج اور شریف اور چہرے پر نظر کرنے سے بڑے متین اور ذہین معلوم ہوتے ہیں۔ سائن بورڈ پر ممتاز الاطبا لکھا ہوا ہے واللہ اعلم یہ کس دار العلوم کی ڈگری ہے۔ اگر حکم دو تو میں ان کو بلا لاؤں۔ امیر صاحب۔ بھائی مجھ سے کیا دریافت کرتے ہو

کسی کو بُلا لاؤ میں تو مر رہا ہوں۔ اس ڈاکٹر کی دوائی سے تو میں تندرست نہیں ہونگا۔ دوائیں سخت کڑوی۔ بدمزہ اور سینہ کو چیرتی جاتی ہیں۔ بہتر ہے۔ کہ آپ حکیم صاحب کو بلا لاؤ۔ حکیموں کی دوائیں میٹھی۔ خوش مزہ تو ہوتی ہیں۔ تیماردار حکیم صاحب کو بلا لایا۔ حکیم صاحب۔ امیر صاحب سے۔ آپ کو کیا تکلیف ہے۔ حکیم صاحب۔ مجھے چھ روز سے تپ چڑھا ہوا ہے۔ سردرد۔ بے چینی۔ اعضا شکنی اور قے کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹری علاج شروع رہا ہے۔ اس سے مجھے زیادہ تکلیف ہوگئی ہے۔ چھ سات روز سے پاخانہ نہیں۔ آپ مہربانی کرکے غور سے میرا علاج کریں۔ میں آپ کو خوش کردونگا۔ حکیم صاحب۔ فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ ایک دو روز میں آپ تندرست ہو جائینگے زبان دیکھ کر۔ آپ کا معدہ بہت غلیظ ہے۔ اور امعاء میں بھی سوزش ہے۔ سب سے پہلے آپ کو مسہل دوائی کی ضرورت ہے۔ نسخہ:۔ سفوف مبارک ۳ ماشہ گلقند گلاب ۳ تولہ ملا کر کھائیں۔ اور بعد گرم پانی کے چند گھونٹ پی لیں۔ تیماردار نے دوائی لے کر امیر صاحب کو کھلا دی۔ دو گھنٹہ کے بعد تین اسہال ہوئے۔ بے چینی۔ سردرد کو افاقہ ہوا۔ تپ بھی بہت کم ہوگیا۔ کھانے کے لئے کھچڑی کی ہدایت ہوئی۔ رات کو امیر صاحب سو گئے۔ اور صبح کے وقت پھر حکیم صاحب کو بُلایا گیا۔ امیر صاحب۔ حکیم صاحب۔ آپ کی دوائی سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ رات کو بالکل آرام رہا۔ سردرد نہیں ہے۔ بے چینی سے بھی آرام ہے۔ تپ بھی بہت تھوڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تو مجھے کونین کھلا کھلا کر مار دیا تھا۔ اس اثنا میں ڈاکٹر صاحب خود بخود تشریف لے آئے۔ متکبرانہ انداز سے بیٹھکر۔ امیر صاحب۔ کیا حال ہے۔ اور آپ نے کل دوائی نہیں لی۔ کونین سے آپ کا بخار ڈون ہو رہا تھا۔ آج تو آپ اچھے معلوم ہوتے ہیں امیر صاحب میری حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔ کل حکیم صاحب کو بلایا تھا۔ ان کی دوائی سے مجھے تین چار اسہال ہوئے۔ رات کو بالکل آرام سے سو گیا۔ اس وقت بھی طبیعت ہلکی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ ڈاکٹر صاحب۔ دل میں جل کر۔ ان بے چارے حکیموں دیدوں کو کیا خبر ہے۔ کہ ملیریا بخار کیسے ہوتا ہے۔ اور اس کا کس طرح علاج کرنا چاہیئے۔ ہماری ڈاکٹری نے اس کے متعلق بہت تحقیق کی ہے۔ تو معلوم ہوا ہے۔ کہ مچھروں کے کاٹنے سے یہ بخار لاحق ہوتا ہے۔ جب تک مچھروں کے داخل کردہ جراثیم تباہ نہ کئے جائیں۔ آرام نہیں ہوتا۔ اس کے لئے کونین ایک نہایت مفید دوائی ہے۔ حکیم صاحب۔ ڈاکٹر صاحب۔ یہ آپ کے جراثیم عرف موہوم باتیں ہیں۔ جراثیم وغیرہ سے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ افعال الاعضا کی تفریط افراط سے مرض پیدا ہوتا ہے۔ اور جس مریض کے معدہ و امعا اور دماغ میں اجتماع خون زیادہ ہو۔ اس کو کونین کا استعمال سخت مضر بلکہ مہلک ہے۔ آپ نے امیر صاحب کے علاج میں سخت غلطی کی ہے۔ امیر صاحب پہلے ہی معدہ اور امعا میں اجتماع خون ہونے کے باعث بیمار ہوئے۔ آپ نے کونین کی بھرمار کردی جس سے اجتماعِ خون زیادہ ہو کر سخت ہذیان اور بے چینی کا باعث ہوا۔ رات کو اُٹھ اُٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرنا سرسامی کیفیت کو ظاہر کر رہا تھا۔ میں کونین کے مفید ہونے میں کلام نہیں۔ مگر جس مریض میں جگر اور طحال وغیرہ میں اجتماع خون ہوگا۔ اس مریض کو کونین مفید ہے۔ نہ کہ معدہ اور امعا میں اجتماع خون ہونے کی حالت میں۔ جگر و طحال وغیرہ کے ماؤف ہونے کی حالت میں کونین کا استعمال اس لئے مفید ہے۔ کہ یہ دوائی معدہ۔ امعا۔ دماغ کی طرف خون کے دوران کو تیز کر دیتی ہے۔ تب ہی تو اس کے استعمال سے کانوں میں شاں شاں کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کونین

کا استعمال دماغ کی طرف دورانِ خون کو تیز کر دیتا ہے۔ معدہ اور امعا میں اس کے استعمال سے دورانِ خون زیادہ ہونے کا یہ ثبوت ہے۔ کہ اس سے معدہ میں سوزش ہو کر قے شروع ہو جاتی ہے۔ اور امعا میں سوزش ہو کر پیچش اور اسہال آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایمیٹن صاحب کی حالت اس امر پر شاہد ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوئی۔ کہ اس کے استعمال سے معدہ۔ امعا۔ دماغ میں اجتماع خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو لامحالہ جگر و طحال میں جو خون جمع ہوگا۔ اس میں کمی واقع ہوگی۔ تو وہ تپ جس میں جگر و طحال بڑھ گئے ہوں جس کو آپ ملیریائی بخار کہتے ہیں۔ خون کے تناسب اور توازن ہونے سے ٹوٹ جائے گی۔ ورنہ کونین بیچاری نہ تو جرم کش ہے اور نہ ہی اس سے ملیریا کے جراثیم قتل ہو جاتے ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ افعال الاعضا کی کمی بیشی سے تپ لاحق ہوتا ہے۔ اور ان کو درست کر دینے سے مرض دُور ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب۔ ہم روز دیکھتے ہیں۔ کہ کونین کے استعمال سے ملیریا تپ ٹوٹ جاتی ہے۔ اور ہم نے مزید تجربات سے ملیریا کے جراثیم لے کر ان پر کونین ڈال کر تجربہ کیا ہے۔ کہ اس سے جراثیم مر جاتے ہیں۔ مشاہدہ کا انکار بدیہات کا انکار ہے۔ حکیم صاحب۔ ڈاکٹر صاحب۔ یہ آپ کا تجربہ اور مشاہدہ درست ہے۔ ہم اس سے انکار نہیں کرتے۔ کہ کونین کے لوشن میں جراثیم مر جاتے ہیں۔ لیکن کئی ایک اور اشیاء ایسی ہیں۔ جن کے لوشن میں جراثیم مر جاتے ہیں۔ وہ آپ کیوں نہیں استعمال کرتے۔ مثلاً سلفیورک ایسڈ جو کہ تیزاب گندھک کا نام ہے۔ اس میں جراثیم آپ ڈال کر دیکھیں تو مر جائیں گے۔ وہ ملیریا تپوں میں آپ کونین کی طرح کیوں استعمال نہیں کرتے۔ چاہیئے۔ کہ سلفیورک ایسڈ کا ایک ٹی سپون ایسے مریض کو دیں۔ پھر آپ کو قدر عافیت معلوم ہو۔ دُور کیوں جائیں۔ صرف گرم پانی میں اُبال دینے سے جراثیم فنا ہو جاتے ہیں۔ آپ ایسے مریض کو ایک گلاس یا کوپ سخت گرم اُبلتا ہوا پانی پلا دیں۔ تو پھر پتہ لگ جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب۔ آپ کی باتیں عجیب ہیں۔ مجھے فرصت نہیں ورنہ اور بھی گفتگو کرتا۔ آپ مجھ سے تبادلہ خیالات کا وقت مقرر کریں۔ حکیم صاحب۔ ہماری انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۲۔۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو شاہدرہ میں ہوگا۔ اس جگہ ہمارے محترم اُستاد الاطبا حضرت مولانا مولوی حکیم احمد الدین صاحب بھی موجود ہونگے۔ آپ اس جگہ تاریخ مقررہ پر تشریف لے آئیں۔ اور تبادلہ خیالات کر لیں۔ مگر آپ کو ایک مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ حکیم صاحب موصوف کی کتاب کلیات طب جدید پہلے منگوا کر مطالعہ کر لیں۔ ڈاکٹر صاحب۔ بہت بہتر۔ سلام۔

ضرور نوٹ کر لیں!

مارچ ۱۹۳۳ء کا خاص پرچہ جو "اُستاد الاطباء نمبر" کے نام نامی سے شایع ہونے والا ہے۔ کسی صاحب کو اُسوقت تک نہیں روانہ کیا جائے گا۔ اور نہ ہی وی پی کیا جائے گا۔ جب تک سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر یا وی پی کئے جانے کا آرڈر نہ پہنچے۔ اُستاد الاطباء نمبر قیمت عصہ خریداروں کو سالانہ چندہ میں مُفت دیا جائے گا۔ چندہ سالانہ تین روپے صرف

پتہ:۔ دفتر تبصرۃ الاطباء فلیمنگ روڈ لاہور

کارروائی اجلاس چہارم مورخہ ۲۳-اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء

۱ بجے سے ۲½ بجے تک

زیر صدارت جناب ماسٹر سمیع اللہ صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر مڈل سکول شاہدرہ

حکیم صاحب شیخ غلام محمد کی تحریک اور حکیم مولوی عبدالحق صاحب کی تائید اور حکیم نور احمد صاحب کی تائید مزید سے جناب ماسٹر سمیع اللہ صاحب بی۔اے صدر قرار پائے۔ اور کارروائی شروع ہوئی:۔

(۱) جناب حکیم شیخ غلام محمد صاحب نے تجویز پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ موجودہ زمانے میں تعلیم کی جس قدر ضرورت ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ محکمہ تعلیم جابجا مدارس قایم کر کے اس ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ لیکن طبی تعلیم کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ حالانکہ دوسری ضروریات سے پہلے صحت کی ضرورت ہے۔ اور اس کے قیام وحصول کے لئے طبی تعلیم کا حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔ اس لئے جس قدر مدارس طبیہ کھولے جائیں۔ اچھا ہے۔ اور انجمن خادم الحکمت کا بھی یہی منشا ہے۔ کہ طبی تعلیم کو ملک میں رواج دیا جائے۔

حکیم محمد عبدالغنی صاحب ممبر انجمن خادم الحکمت نے اپنے گاؤں (جھیورانوالی ضلع گجرات) میں طبیہ سکول جاری کر کے انجمن کے منشاء کو پورا اور فرائض مبری کو ادا کیا ہے۔ لہذا سکول مذکور کا انجمن کے طبیہ دارالعلوم کے ساتھ الحاق منظور کیا جائے۔

حکیم مختار احمد صاحب نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میرے خیال میں ابھی کسی مدرسہ کے کھولنے اور دارالعلوم کے ساتھ الحاق کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو لڑکے وہاں پڑھنے آتے ہیں۔ انہیں دارالعلوم شاہدرہ میں ہی بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ دارالعلوم کی رونق بڑھے۔ ورنہ یہاں کمی ہو جائے گی۔ لہذا الحاق نہ منظور کیا جائے۔

دیوان رام پیارا صاحب نے شیخ صاحب کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دنیا کا کوئی قانون کسی آدمی کو روک نہیں سکتا۔ کہ وہ اپنی بہتری اور مخلوق خدا کی بھلائی کا کام نہ کرے۔ یا کوئی سکول وغیرہ نہ کھولے۔ اگر کوئی شخص ایسی تجویز کو رد کرتا ہے۔ تو وہ دانا نہیں ہے۔ رہا یہ امر کہ طبیہ دارالعلوم کو نقصان پہنچے گا۔ یا اس میں رونق نہ ہوگی۔ تو یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ دارالعلوم کے پاس ہی کوئی دوسرا سکول کھولا جائے۔ لیکن اگر کوئی کھول بھی دے۔ تو بھی داخل ہونے والے طلباء کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ضرور فلاں سکول ہی میں داخل ہو۔ کیونکہ طلباء نے اپنی سہولت اور آرام کو ملحوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اعتراض نہایت ہی بودا اور فضول ہے۔ لہذا طبیہ سکول جھیورانوالی کا الحاق دارالعلوم کے ساتھ ضرور منظور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے دارالعلوم کی عزت اور برتری ہے۔ نہ کہ ذلت اور بے رونقی!

حکیم سید فضل حسین صاحب اور حکیم نور احمد صاحب نے شیخ صاحب کی تائید مزید کی۔ اور ووٹ لینے پر کثرت رائے سے یہ تجویز پاس ہو گئی

(۲) اس کے بعد ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر نے تجویز پیش کی۔ کہ ہر ایک انجمن کے خیالات کی اشاعت کا دارومدار اخبارات و رسائل ہی ہوا کرتے ہیں۔ اور جس قدر زیادہ اخبار و رسائل پراپیگنڈا کریں۔ اتنا ہی انجمن کے اغراض و مقاصد میں کامیابی ہوتی ہے۔ چونکہ رسالہ گلدستہ حکمت جھیورانوالی ضلع گجرات نے اپنی سابقہ عمر میں انجمن خادم الحکمت کے مقاصد کی تکمیل اور اس کی ترقی میں حتی الوسع کوشش کی ہے۔ اور آئندہ بھی کوشاں رہنے کا اقرار کرتا ہے۔ اس لئے میں تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ انجمن اس رسالہ کو اپنی سرپرستی میں لے لے۔

جناب اُستاذ الاطبا صاحب نے ترمیم پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک تو اس ریزولیوشن میں گلدستہ حکمت کے ساتھ رسالہ طب جدید بھی شامل کیا جائے۔ اور دُوسری یہ شرط کی جائے۔ کہ کوئی ایسی تحریر رسالوں میں نہ آئے۔ جو انجمن کے اغراض و مقاصد کے خلاف ہو۔

صابر صاحب نے یہ ترمیم منظور کر لی۔ اور کثرت رائے سے مندرجہ ذیل الفاظ میں یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

چونکہ رسالہ گلدستہ حکمت جھیورانوالی ضلع گجرات اور رسالہ طب جدید سیور روڈ لاہور نے اپنی سابقہ عمر میں انجمن خادم الحکمت کے مقاصد کی ترقی و تکمیل میں حتے الوسع کوشش کی ہے۔ اور آئندہ بھی کوشاں رہنے کا اقرار کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی وعدہ کرتے ہیں۔ کہ انجمن کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط کے خلاف ہر قسم کی کارروائیوں سے مجتنب اور محترز رہیں گے۔ لہٰذا میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ ہر دو رسالوں کو انجمن اپنی سرپرستی کا شرف بخشے۔

(۳) خاکسار ناظم نے تجویز پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ممبران انجمن خادم الحکمت ایک طبی برادری ہیں جن کا باہمی تعارف قریباً ہر ایک ممبر کو ہونا چاہیئے۔ تاکہ ایک دُوسرے سے تبادلۂ خیالات ہو سکے۔ یا اگر موقعہ ملے۔ تو ایک دوسرے سے کبھی مل سکیں اس کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ تمام ممبرانِ انجمن کی فہرست شائع کیجائے۔

سب حاضرین مجلس نے باتفاق رائے اس تجویز کو منظور کر کے پاس کیا۔

(۴) اس کے بعد حکیم سید فضل حسین صاحب نے طبیہ دارالعلوم کے امتحانات کا نتیجہ سُنایا اور حکیم فتاح احمد صاحب و حکیم عبداللہ خان صاحب اور خاکسار ناظم کی حُسنِ کارکردگی پر اعزازی سندات کا اعلان فرمایا

(۵) اس کے بعد صدر نے کامیاب طلبا کو ممتاز الاطبا اور افتخار الاطبا کی سندات اور حکیم فتاح احمد صاحب و حکیم عبداللہ خان صاحب اور خاکسار ناظم کو اعزازی سندات سے سرفراز فرمایا۔

اس کے بعد جلسہ ختم ہونے سے پہلے حکیم شیخ غلام محمد صاحب نے المباع راولپنڈی کی طرف سے عموماً اور دیوان رام پیارا صاحب کی طرف سے خصوصاً انجمن کے آئندہ سالانہ جلسہ کے راولپنڈی میں منعقد کئے جانے کی دعوت دی۔ جو کثرت رائے سے منظور ہوئی۔

خاکسار حکیم محمد عبدالغنی ناظم انجمن خادم الحکمت

ریڈیم

از ممتاز الاطباء زبدۃ الحکماء حکیم و ڈاکٹر دوست محمد صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ایچ۔ ہیڈ کلرک جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

ریڈیم (Radium) ایک عنصر بسیط (Element) جوہر ہے۔ جس کی دریافت نے دنیائے سائنس میں ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کردی ہے۔ اور سائنس دانوں کے زاویۂ نگاہ کو بدل دیا ہے۔ گویا دنیائے سائنس میں جس قدر اکتشافات ہوئے ہیں۔ سب میں ریڈیم ایک بہترین قسم کا اکتشاف ہے۔ یہ ایک بیش قیمت نہایت ہی چمکدار دھات ہے۔ جو دیکھنے میں تو ایک قسم کا سفید زنگ کا سفوف ہے۔ مگر اس قدر گراں ہے۔ کہ اس کا مقابلہ کوئی دھات نہیں کرسکتی۔ اس کی قیمت کا اندازہ یہ ہے۔ کہ تقریباً ۲ ڈرام ریڈیم کی قیمت ۵۰ لاکھ روپیہ ہے۔ باوجود اس قدر گراں اور قیمتی ہونے کے بھی کمیاب ہے۔

جس شخص کے پاس اس کی ایک رتی بھی ہو تو وہ دنیا میں خوب آسودگی سے زندگی بسر کرسکتا ہے۔ ریڈیم کی روشنی اور گرمی کے متعلق اتنا عرض ہے۔ کہ اس کا ایک ذرہ سالہا سال تک متواتر گرمی اور روشنی دیتا رہتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اس کے حجم یا وزن میں کوئی ایسا قابلِ ذکر فرق نہیں آتا۔ گویا ایک چراغ ہے جو بغیر بتی تیل کے جل رہا ہے۔ اور مدتہائے دراز تک جلتا رہے گا۔ یعنی ایک منبع حرارت ہے۔ جس سے سورج کی کرنوں کی طرح برابر روشنی اور حرارت خارج ہو رہی ہے۔ اپنے حجم کے برابر برف ایک گھنٹے میں پگھلا سکتا ہے۔ اگر کسی بھٹی میں ایک بار اس کی کافی مقدار ڈال دی جائے۔ تو کبھی اس میں کوئلہ لکڑی کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی اس کو صفائی کی ضرورت ہے۔ اس کے مادی ذرات کی رفتار بارہ لاکھ میل فی سکنڈ ہے۔ اور شعاعیں آفتاب کی کرنوں کے برابر رفتار رکھتی ہیں۔ شعاؤں کی حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ لوہے۔ پتھر۔ ہڈی۔ لکڑی میں بھی نفوذ کرجاتی ہیں۔ اگر آپ ایک نہایت دبیز آہنی صندوق پر ریڈیم کی شعاعیں ڈالیں۔ تو صندوق کی تمام اندرونی اشیاء صاف نظر آئیں گی۔

اس عجیب و غریب دھات سے تین قسم کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ جنہیں علی الترتیب الفا۔ بیٹا اور گیما شعاعیں کہتے ہیں۔ الفا اور بیٹا ذرات ہیں اور گاما لہریں جو بیٹا ذرات سے نکلتی ہیں۔ الفا (Alpha) یونانی حروف تہجی کا پہلا حرف ہے۔ جس کی علامت "α" یہ ہے۔ اسی طرح بیٹا اور گیما یونانی حروف تہجی کے دوسرے تیسرے حرف ہیں۔ ان کو اس طرح لکھتے ہیں (β) (γ) علی الترتیب الفا شعاعیں (Radium) دراصل ریڈیم کے ذرات دیمقطرلیسی کے ٹکڑوں کا نام ہے۔ جو بہت تیز رفتار سے برقائی ہوئی حالت میں ریڈیم کے اندر سے خارج ہوتے ہیں۔ ان ٹکڑوں کو الفا ذرات

بھی کہتے ہیں۔

الفا ہیلم گیس کا برق مثبت سے بھرا ہوا ایک جوہر ہوتا ہے۔

یہ ذرات وزن میں ہائیڈروجن کے ذرات سے چار گنے اور ہیلم کے ذرات کے برابر بھاری ہوتے ہیں۔ اور انہی کا پُرزور اخراج ریڈیم کے منبع حرارت ہونے کا باعث ہے۔ "بیٹا" شعاعیں (B.Rays) برق سالبہ کے ننھے ذرات خارج ہوتے رہتے ہیں۔ ان ذرات کو برقے بھی کہتے ہیں (Electrons الکٹرونز)

گیما شعاعیں (G.Rays) بیٹا شعاعوں کی وجہ سے شابہ ہیں۔ جنہیں "اکس ریز" (X.Rays) یعنی اشیاء نامعلوم کہا جاتا ہے۔ یہ شعاعیں اپنے موجد کے نام سے اشعۂ رانجن کہلاتی ہیں یہی وہ عجیب وغریب شعاعیں ہیں۔ جنہوں نے آج طبی دُنیا خصوصاً عمل جراحی میں بہت سہولت پیدا کردی ہے۔ نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ریڈیم کی شعاعیں جس مادے میں اثر کرجائیں۔ اُس میں بھی ریڈیم کی سی صفت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور وہ بھی اندھیرے میں چمکنے لگ جاتا ہے۔ شاید اکثر صاحبان خیال کرتے ہونگے۔ کہ گھڑیوں اور کلاکوں کے ڈائلوں پر جو مسالہ لگا ہوتا ہے۔ اور رات کو چمکتا ہے۔ وہ بھی ریڈیم ہوگا۔ مگر نہیں وہ ریڈیم نہیں۔ بلکہ ان کو تو ریڈیم کی ہوا بھی چھو کے نہیں گزری ہوتی۔ اصلی ریڈیم والی گھڑی ہزاروں روپے سے کم قیمت کی نہیں ہوسکتی۔ دراصل یہ صحیح ہے۔ کہ ریڈیم کی ہوا بھی ان گھڑیوں کو چھو کر نہیں گئی۔ کیونکہ ریڈیم سے ایک قسم کی ہوا نکلتی ہے۔ جسے ریڈیم المنیش کہتے ہیں۔ جس کا ایک حیرت انگیز خاصہ یہ ہے۔ کہ وہ جس جسم کو چھو جائے اس جسم میں خود ریڈیم کے ممتاز خواص پیدا ہوجاتے ہیں۔ کسی جسم کا ریڈیم کی ہوا سے چھو جانا معمولی بات نہیں۔ کیونکہ ہوا کے چھوتے ہی اس جسم میں ایک خاص اثر پیدا ہوجاتا ہے۔ آپ اگر ہولڈر کے نب کی نوک پر ریڈیم کی ہوا میں تھوڑی دیر عمل کریں۔ اور پھر تاریکی میں جاکر ایک محدب شیشے کے ساتھ نوک کا معائنہ کریں۔ اور نوک کے سامنے کاغذ کے ٹکڑے پر زنگ سلفائڈ لگا کر رکھیں۔ تو زنگ سلفائڈ کے پردہ پر ہزاروں روشن اور درخشاں ستارے نظر آئیں گے۔

پھر آپ خیال کرینگے۔ کہ وہ چمکدار چیز کیا ہے؟ وہ اندھیرے میں چمکنے والا ایک کیمیائی مرکب لگا ہوا ہوتا ہے۔ اگر آپ نے تجربہ کرنا ہو۔ تو بازار کے کسی دواخروش سے فاسفورلیسنٹ پینٹ (روغن فاسفورس) خرید کر اپنی جیب گھڑی یا کسی اور چیز پر لگا کر تھوڑی دیر دھوپ میں رکھیں۔ پھر رات کو تاریکی میں دیکھیں تو اسی طرح چمکے گی۔ اگر زہریلی دوا کی بوتلوں پر یہ دوا لگا دی جائے۔ تو بہت مفید ہے۔ اس سے اعلےٰ قسم کی گھڑی پر تھوریم (Thorium) کا مرکب لگایا جاتا ہے۔ جو کہ ریڈیم کی نسبت سستی دھات ہے۔ یہ گھڑیاں کئی برسوں تک چمکتی رہتی ہیں۔ اس مرکب کو دھوپ میں رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر فاسفورسی مرکب دن کی روشنی رکھائے بغیر رات کو نہیں چمکتا۔ سب سے اعلےٰ قسم کی ریڈیم والی گھڑیاں جس پر واقعی ریڈیم ہوتا ہے۔ دراصل وہ بھی ریڈیم نہیں ہوتا بلکہ زنگ سلفیٹ ہوتا ہے جس پر سوئی سے ریڈیم کا چھوٹا سا نشان لگاتے ہیں انہی کی قیمت ہزاروں روپے ہوتی ہے۔

ریڈیم کے طبی فوائد: آج کل ریڈیم کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس کی شعاعوں کی مدد سے بدن کے اندر کے حالات شیشہ کے نظر آتے ہیں۔ اس سے تشخیص اور جراحی میں حیرت انگیز مدد ملتی ہے۔ اس سے پہلے مجروح کے جسم کو بغیر پتہ کے چھلنی کیا جاتا تھا۔ اب تو فوراً معلوم کرلیا جاتا ہے۔ کہ کون سے حصۂ جسم پر عمل کرنا ہے۔

مرض سرطان لاعلاج اور مہلک خیال کیا جاتا ہے۔ مگر ریڈیم اس کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ جس حصۂ بدن پر مرض سرطان ہو۔ اُس پر ریڈیم کا عمل کیا جاتا ہے۔ جس سے وہ سرطان غائب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اکثر تو بالکل شفایاب ہو جاتے ہیں۔ جو بالکل صحت یاب نہیں ہوتے۔ تو ان کی تکلیف بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔

ورم اور رُسولی کے علاج میں بھی ریڈیم استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کام سوئی کی نوک کے برابر ریڈیم سے چل سکتا ہے لیکن اسپر بھی ہزاروں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔

سرطان کے مرض میں اس کے فوائد اتفاقیہ معلوم ہوئے تھے۔ ایک فرانسیسی سائنسدان کو کہیں کوئی لیکچر دینا تھا جس میں ریڈیم کی ضرورت تھی۔ اس نے دزہ بھر ریڈیم شیشی میں ڈال کر اپنی جیب میں رکھ لی۔ ابھی تین ہفتے بھی نہ گزرے تھے۔ کہ جیب کے نیچے سے اس کی جلد سُرخ ہو گئی۔ اور اُدھڑ اُدھڑ کر گرنے لگی۔ پھر ایک گہرا زخم پیدا ہو گیا جس سے از حد زیادہ تکلیف ہوئی۔ کہیں مہینوں کے علاج میں یہ زخم جا کر دُرست ہوا۔ اس سے اُس نے اخذ کر لیا۔ کہ سرطان کے لئے یہ ایک مفید چیز ہے۔ اس کے اس نتیجہ سے مختلف ڈاکٹروں نے سرطان کے متعلق تجربات کئے۔ اور آخر کار ریڈیکل ریسرچ کونسل نے کامیابی کا اعلان کر دیا۔

اکثر ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ جن چشموں کا پانی صحت انسانی کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ اُن میں غالباً دیگر معدنیات کے ریڈیم کے مرکبات بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح سُورج کی شعاعوں کے متعلق بھی بعضوں کا یہی خیال ہے۔ کہ سورج میں کافی مقدار ریڈیم کی ہے۔

کیمیائی فوائد: سائنسدانوں کا خیال ہے۔ کہ اس عجیب و غریب دھات کی مدد سے سائنس کے متعلق بہت سے نامعلوم راز معلوم ہو جائیں گے۔ انہیں امید ہے۔ کہ ریڈیم کی مدد سے ہم ایک دھات کو دوسری دھات میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جائینگے۔ مختلف دھاتوں کا سونا بنا دینا واقعی بڑا دلچسپ اور سود مند کام ہوگا۔ لیکن انسان کے لئے اس سے بھی زیادہ مُفید یہ بات ہوگی۔ کہ وہ ریڈیم کی مدد سے ایٹمز کی تمام تر قوتوں کو اپنے مقاصد کے لئے کام میں لانے کا ڈھنگ سیکھ جائے گا۔ ایٹم مادے کے چھوٹے چھوٹے ذرات کو کہتے ہیں (Atom) جو کیمیا گری کے ذریعے سے اجزاء میں تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم قدرت کا یہ راز دریافت کر لیں۔ تو دُنیا کی حالت ہی کچھ اور ہو جائے گی۔

ریڈیم کی خاصیتوں کی تحقیقات کے دوران میں ایٹم کے خواص کے متعلق بڑی عجیب و غریب اور نہایت اہم باتوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک ایٹم بذاتِ خود ایک نظام شمسی ہے۔ جو ایک قطب یا مرکز کے گرد گھومتا ہے اور اس میں ایک غیر فانی قوت موجود ہے۔ اسی سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ موت کوئی چیز نہیں۔ صرف اتحاد بات ہے۔ کہ مادہ میں

تغیر پذیر ہونے کی بے انتہا صلاحیت موجود ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس نقطۂ نظر سے تحقیقات کرنے پر نہ صرف اس دنیا کے بلکہ تمام نظامِ قدرت کے متعلق بہت سے ایسے رازہائے سربستہ کا انکشاف ہو جائے گا۔ جو ابھی تک پریشان کر رہے ہیں۔ جہاں اس کے فوائد ہیں۔ وہاں نقصانات بھی ہیں۔

"نقصانات"۔ یہ بہت طاقت ور دھات ہے۔ کافی مقدار ریڈیم کے نزدیک جانا گویا زندگی سے ہاتھ دھونا ہے۔ اس کی طرف لگاتار دیکھنا بینائی فنا کرنا ہے۔ اگر جسم کے ساتھ لگ جائے تو جلد اُدھیڑ دیتی ہے۔ اور زخم کر دیتی ہے۔ چھوٹے موٹے جانور تو جاتے ہی فنا ہو جائیں۔ لہٰذا اس کا استعمال بڑی احتیاط کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ریڈیم کی دریافت کا سہرا موسیو کیوری ایک فرانسیسی سائنس دان اور میڈیم کیوری ایک پولینڈ کی علمی مذاق رکھنے والی خاتون کے سر ہے۔ یہ قصہ بھی عجیب ہے۔

میڈیم کیوری جب اپنے ملک سے نکل کر فرانس پہنچی۔ تو اس کی اتفاقیہ ملاقات موسیو کیوری سے ہوئی۔ دونوں علمی مذاق کی وجہ سے طبیعتیں موافق تھیں۔ شادی ہو گئی۔ پھر دریافت اس طرح عمل میں آئی۔ کہ جن دنوں دونوں ایک انڈسٹریل فزکس سکول میں ملازم تھے۔ ایک فرانسیسی کیمسٹ ہنری بیکر نے اُن دنوں یورینیم کے ریڈیو ایکٹو خواص دریافت کر چکا تھا۔ کیونکہ اس سے غیر مرئی شعاعیں نکلتی تھیں۔ دونو کو اس سے بہت دلچسپی ہوئی۔ آخر اس طرف متوجہ ہوئے۔ شادی کے بعد دونو کی کوشش اور لگاتار کافی دھاتوں کو اُلٹنے پلٹنے اور گھلانے سے آخر انہوں نے دھات معلوم کر لی۔ گویا ایک کے صلب اور دوسری کے بطن سے ریڈیم دھات پیدا ہوئی۔

ریڈیم بہت مشکل سے معلوم کیجاتی ہے۔ اس پر ایک کثیر رقم خرچ آتی ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے ہزاروں من دھات کو گھلا کر مختلف حالتوں سے گذارا جاتا ہے۔ اور ایک کافی مدت کے بعد کہیں قلیل سی مقدار دستیاب ہوتی ہے۔ یہ دھات تارے قصر شمالی کرونیا سما کوریڈ اور لاما میں پائی جاتی ہے۔

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک سو ٹن ذخیرہ میں صرف ایک گرام ریڈیم حاصل ہوتا ہے۔ مگر آئندہ کے لئے سائنسدانوں کی طرف سے اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اس کی کافی مقدار دستیاب ہو جائے گی۔ آج تک جس قدر ریڈیم دستیاب ہوا۔ اُس کا اندازہ چھ سات اونس تک کیا جاتا ہے۔ ہاں اگر یہ کافی مقدار میں مہیا ہو جائے۔ تو دنیائے طب میں ہزاروں آسانیاں ہو جائیں گی۔

مخفی مجربات

محلول لقاحی اور محلول روغن ماہی اور حضرت اُستاد الاطباء صاحب کے دیگر مجربات جو تا حال شائع نہیں ہوئے خاص نمبر میں جو مارچ ۱۹۳۳ء میں "اُستاد الاطباء" کے نام سے نکلنے والا ہے تمام شائع کئے جائینگے۔ جلد آرڈر خریداری ارسال کریں (مینجر)

پتہ:۔ دفتر تبصرۃ الاطباء نائینگ روڈ لاہور

مُلاحظات

طب جدید کے عجائبات

(از محترم جناب اُستاد الاطبا صاحب موجد طب جدید بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ)

تبصرۃ الاطباء کے اکثر ناظرین کی طرف سے اصرار کیا جا رہا ہے۔ کہ ملاحظات کا کالم مثل سابق ضرور رکھا جائے۔ کیونکہ اس کالم سے ہم طب جدید کی ادویات مجربہ کے تمام مواقع استعمال اور طریق استعمال بخوبی معلوم کر سکتے اور دُور بیٹھے ہوئے آپ کے مطب کو سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ نیز ان لوگوں کے لئے جو رسالہ کے نئے خریدار ہیں یہ کالم ایک رہنما کا سہم دیتا ہے جس سے ان کو انجمن کی غیر معمولی سریع التاثیر ادویہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور طب جدید کے جدید علم علاج کا انہیں پتہ لگ جاتا ہے۔ بنا بریں ہم اس کالم کو شروع کرتے ہیں۔ اور ہم کوشش کرینگے۔ کہ ناظرین کو ہماری تمام ادویہ کے اثرات کا علم ایسے طور پر ہو جائے۔ کہ خود بھی وہ بلا تردد ان کا استعمال کر سکیں۔ بشرطیکہ وہ اس مضمون کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ اور جو بات ان کی سمجھ میں نہ آئے۔ دوبارہ سوال کر کے اس کی توضیح کرالیں۔

پہلا مریض

مورخہ ۲۵/۱۲/۳۲ کو مسمی امان علی عمر ۳ سال ساکن شاہدرہ مطب میں لایا گیا۔ اور بیان کیا کہ اس کو مروڑ آتے ہیں۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ماہ سوا ماہ سے یہ لڑکا لبارضہ بخار بیمار چلا آ رہا تھا۔ اب چند یوم ہوئے۔ کہ مروڑ آنے لگے۔ جب سے مروڑ آنے لگے۔ اس دن سے بخار رفع ہو گیا۔ یا یوں سمجھ لیا جائے۔ کہ جب سے بخار رفع ہوا۔ مروڑ لگ گئے۔ پانچ چھ دفعہ دن کو اور اسی قدر تعداد میں رات کو مروڑ آتے ہیں۔ خون کا اخراج چنداں نہیں البتہ آنوں آتی ہے۔ چنانچہ کبھی تو صرف آوں آتی ہے اور کبھی ساتھ پاخانہ بھی ہوتا ہے۔

تشخیص:۔ مرض زحیر۔ **علاج:۔** محلوب بیدانجیر۔ ۱ تولہ شربت احمر ۴ تولہ پینے کو دیا گیا۔ جو ۲۔ تولہ کے حساب سے ۴ دفعہ دن میں پیئے۔ اور غذا صرف ساگودانہ دودھ میں پکا کر دیا جائے۔ فقط

(نوٹ) محلوب بیدانجیر کا نسخہ یہ ہے۔ روغن بیدانجیر ۲ تولہ صمغ عربی سائیدہ ۱۔ تولہ عرق گاؤزباں ۸ تولہ لے کر پہلے صمغ عربی میں تھوڑا عرق ملا کر کھرل کریں تاکہ لیئی سی بن جائے۔ پھر تھوڑا تھوڑا روغن ملاتے جائیں۔ اور کھرل کرتے

جائیں۔ اور حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا عرق بھی ملا لیجائیں اسیطرح سے کہ روغن بھی اور عرق بھی باہم ملتے جائیں حتے کہ سارا تیل اور سارا عرق گوند میں مل کر ایک سیال اور دودھ کی طرح سفید رنگ کی دوا بن جائے۔

مورخہ ۲۲/۳۲ کو تیماردار نے آکر بیان کیا۔ کہ اس دوا سے تین چار اسہال بغیر درد کے آئے۔ لیکن پھر وہی مروڑ شروع ہوگئے چنانچہ صبح سے ایک دو مروڑ آچکے ہیں۔

علاج:۔ سفوف مطیب ۴ رتی سفوف برش نصف رتی ایسی ۴ پڑیہ ہمراہ شربت احمر ۱ تولہ دن میں ۴ دفعہ کر کے دیں۔

مورخہ ۲۳/۳۲ کو تیماردار آیا۔ اور بیان کیا۔ کہ اس دوا سے آرام ہے۔ ایک دو مروڑوں میں آئے ہیں۔ اور ایک رات میں۔ **علاج** وہی سابقہ دوا دینے کی ہدایت ہوئی۔

مورخہ ۲۴/۳۲ عید کی چھٹی رہی۔

مورخہ ۲۵/۳۲ کو تیماردار نے بیان کیا۔ کہ بچہ کو اب تک کوئی آرام نہیں آیا۔

دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ عید کے تیوہار کی وجہ سے قسم قسم کی مٹھائیاں اور پکوڑے وغیرہ کھائے گئے۔ اور بسبب عید کے دوا نہیں ملی اور نہ استعمال کی ہے۔ مروڑوں کی تعداد دریافت کرنے پر کہا۔ کہ دو تین مروڑوں کو۔ اور اسی قدر رات کو آئے۔ **علاج** وہی سابقہ دوا، سفوف دینے کی ہدایت کی گئی۔

مورخہ ۲۶/۳۲ کو بیان کیا۔ کہ کوئی آرام نہیں ہے۔ دریافت کرنے پر کہا۔ کہ دو تین مروڑوں میں اور اسی طرح رات کو آئے ہیں تکلیف بہت ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ عید کی بد پرہیزی سے امعاء میں پھر سدہ ہوگیا ہے۔ اسلئے **علاج** پھر وہی محلوب بیدانجیر ۱ تولہ دیا گیا جس کی چار خوراک بنا کر تین تین گھنٹہ کے بعد دینے کی ہدایت کی گئی۔ اور پرہیز کی تاکید کی گئی۔ کہ بغیر ساگودانہ کے کچھ نہ دیا جائے۔

مورخہ ۲۷/۳۲ کو بیان کیا۔ کہ دست آگئے ہیں۔ مروڑ کسی قدر کم ہیں **علاج** مذکورہ سابق سفوف مطیب و سفوف برش لکھدیا گیا۔

مورخہ ۲۸/۳۲ کو بیان کیا۔ کہ اب آرام ہے۔ **علاج** وہی سفوف مطیب و برش چار خوراک یومیہ

مورخہ ۲۹/۳۲ کو بیان کیا۔ کہ آرام ہے۔ ایک مروڑ کل صبح آیا تھا۔ اور ایک آج صبح آیا ہے۔

علاج وہی سابقہ پڑیہ بجائے چلک کے پانچ کر دی گئیں تاکہ ایک پڑیہ رات کے کسی وقت میں بھی دیدی جائے۔

۳۰/۳۲ کو بیان کیا۔ کہ بالکل آرام ہے۔ **علاج** زیبقی ۴ ایک رتی ایسی ۴ پڑیہ یومیہ ہمراہ پانی اور غذا چاول دلیہ

۳۱/۳۲ کو بالکل آرام ہوگیا۔ کوئی دوا نہیں دی گئی۔ اور غذا پھلکا وغیرہ کی اجازت دی گئی۔

ہدایات متعلقہ علاج زحیر

(۱) مرض پیچش کے مریض کو کسی قسم کی چبا کر کھانے والی غذا نہیں دینی چاہیئے۔ ورنہ خواہ کیسی عمدہ دوا دیجائیگی

فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ جب غذائے ماکول امعاء ماذف میں سے گزرے گی تو مرض کو بڑھائے گی۔ اور دوا کے اثر کو زائل کرے گی۔ وجہ یہ کہ موٹی غذا اپنی سختی اور درشتی سے امعائے ماذف کی غشاء مخاطی کی خراش کو جو اصل مرض ہے زیادہ کر دیتی ہے (۲) اسی طرح کوئی تیز اثر والی غذا بھی نہیں دینی چاہیئے۔ جیسے ترشی اور نمک مرچ والی غذا کیونکہ ایسی غذا خواہ سیال بھی ہو۔ جیسے شوربا اور چٹنی وغیرہ وہ بھی اپنی تیزی اور لذع کی وجہ سے امعاء کی اس خراش کو جو باعث مرض ہے بڑھائے گی۔ پس مریض پیچش کی غذا ہمیشہ سیال اور تیزی سے خالی ہونی چاہیئے۔ نہ کھاری ہو اور نہ ترش اور نہ تلخ اور نہ سخت اور صلب بلکہ نرم سیال اور پھیکی ہو۔ جیسے دودھ۔ چاولوں کی پیچھ۔ آش جو وغیرہ اور بہتر ہو کہ غذا لعاب دار اور لیسدار ہو جیسے ساگودانہ یا اسبغول کی کھیر وغیرہ

ایسی غذا دینے میں کمزور سے کمزور دوا بھی فائدہ کر جاتی ہے۔ بلکہ بغیر کسی دوا کے بھی آرام آسکتا ہے۔

جو لوگ تجربات کے خواہشمند پائے جاتے ہیں۔ اور ایسی تجاویز حکیمہ کی طرف توجہ مبذول نہیں کرتے۔ وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

(۳) علاج میں عوارضات و تکالیف کا خیال مقدم رکھا جائے۔ اگر درد اور مروڑ زیادہ پڑے تو مخدرات کا استعمال زیادہ کیا۔ اگر آوں زیادہ آتی ہو۔ تو لعابدار ادویہ کا استعمال زیادہ کرے۔ جیسے اسبغول۔ کیترا۔ بہیدانہ وغیرہ۔ اور اگر خون زیادہ آتا ہو تو حابسات دم ادویہ استعمال کی جائیں۔ جیسے خمیرہ تارپین وغیرہ

(۴) بخار کے دوران میں مروڑ شروع ہوں یا مروڑ کے دوران میں بخار شروع ہو جائے ہمیشہ مروڑ کا علاج مقدم سمجھا جائے۔ بخار خود بخود رفع ہو جائے گا۔ اگر مروڑ رفع ہونے کے بعد تک بھی بخار جاری رہے تو پھر بخار کا الگ علاج کیا جائے۔ البتہ اگر علاج ایسا ہو جو بخار اور مروڑ کو یکساں فائدہ دیتا ہو۔ تو بہت ہی بہتر ہے۔

دوسرا مریض

مسمات ہراں عمر ۳۳ سال مقام بھلے بانیوالے مورخہ ۶ ۲/۳۲ کو مطب میں آئی۔ اور بیان کیا۔ کہ دس بارہ یوم سے کھانسی ہے بلغم بہت نکلتی ہے۔ دریافت پر بتایا کہ پچھلے پہر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ چار سال سے زکام و نزلہ کی عادت ہو گئی ہے جب نزلہ ہوتا ہے تو سینے پر گرتا ہے۔ اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ ابتداء میں دو تین یوم کھانسی ہو کر آرام ہو جایا کرتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ کھانسی کا زمانہ متجاوز ہوتا گیا۔ اسی طرح سے پہلے نزلہ و زکام دیر دیر بعد ہوا کرتا تھا مگر اب جلدی جلدی ہونے لگا ہے۔ اور جب نزلہ جلدی ہونے لگا۔ تو کھانسی کا مرض بھی جلدی جلدی ہونے لگا ہے پہلے چھ ماہ یا سال بعد ہوتا تھا۔ اب ماہ ڈیڑھ ماہ بعد مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اور پہلے ہر حملہ کے بعد چند یوم میں کھانسی کو آرام ہو جاتا تھا۔ اب زیادہ دن رہنے لگی ہے۔ حتے کہ اس دفعہ دوسرا ہفتہ ختم ہونے کو ہے۔ کہ آرام بالکل نہیں ہوا

صبح کو جب تک بلغم خارج ہو کر سینہ ہلکا نہ ہو جائے۔ تب تک سانس بھی کشادہ نہیں آتا۔ بلکہ ضیق النفس رہتی ہے۔ بلغم لیسدار زرد رنگ۔ گاڑھی اور بودار ہے۔

تشخیص:۔ مرض ربو۔ یعنی پرانی بلغمی کھانسی **علاج** حب عنصل ایک عدد محلول ایودی ۲ ۵ تولہ ایسی ۱۲ خوراک ۴ یوم کے لئے صبح۔ دوپہر اور شام یومیہ۔ خوراک ہر قسم کی کھا لینا جائز ہے۔ بلکہ ہر قسم کی ترشیاں اور تیل کی اشیاء ضرور کھانی چاہیئے

مورخہ ۱۰ ۲/۳۲ مریضہ نے آکر بیان کیا۔ کہ اب بخار تو نہیں ہوتا۔ مگر کھانسی بہت ہو گئی ہے۔ اس کا کوئی آرام نہیں۔ سارا دن اور ساری رات کھانستے سینہ درد کرنے لگتا ہے۔ دریافت کرنے پر بتایا کہ اب بلغم بہت پتلی آتی ہے۔ صبح کے وقت جو ضیق النفس کی صورت بن جاتی تھی۔ وہ حالت اب نہیں رہی لیکن حلق میں خراش بڑھ گئی ہے۔ اور کھانسی بہت اٹھتی ہے۔ بلغم میں لزوجت ابھی قدرے ہے۔ اگرچہ بلغم پتلی ہے۔ مگر پھر بھی اس کی لیس نہیں ٹوٹتی۔

علاج:۔ حب عنصل ۱ عدد شربت احمر ۳ تولہ ایسی ۱۲ خوراک ۴ یوم کے لئے تین خوراک یومیہ صبح دوپہر اور شام کو کھائیں۔ اور سینہ پر مالش کرنے کے واسطے روغن محمر ایک تولہ روزانہ اس کی مالش کرنی چاہیئے۔ اور سینہ کو سردی نہ لگنے دی جائے۔ یا تو کوئی گرم لباس گلے میں رکھیں۔ یا روئی گرم کر کے سینہ پر باندھے رکھیں۔ اور صرف مالش کرنے کے وقت ہی اُتارا کریں غذا ہر قسم کی جو دل چاہے کھا سکتے ہیں۔ ترشیاں اور تیل کی اشیاء ضرور استعمال کریں۔

مورخہ ۱۴ ۲/۳۲ کو مریضہ نے بیان کیا۔ کہ بہت ہی آرام ہے۔ کھانسی کسی قدر صبح کو ہوتی ہے اور بلغم بھی بالکل تھوڑی آتی ہے۔ پھر سارا دن اور ساری رات بالکل کھانسی نہیں ہوتی۔

علاج وہی سابقہ ۲ یوم کے لئے دیا جائے تاکہ بقیہ کھانسی رفع ہو جائے۔

تیسر المرض

مورخہ ۶ ۲/۳۲ کو مسمی احمد الدین عمر ساٹھ سال ساکن ونڈالہ آیا۔ اور شکایت کی کہ پیشاب رُک جاتا ہے۔ دریافت کرنے پر بتلایا۔ کہ دو سال سے یہ مرض ہے۔ جب کوئی گرم چیز کھالوں تو فوراً پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ استفسار پر بتایا۔ کہ میٹھے چاول زردہ۔ پلاؤ۔ انڈا اور گوشت وغیرہ کھانے سے بند ہوتا ہے ہسپتال میں جا کر پیشاب نکلوانا پڑتا ہے۔ مکرر دریافت پر کہا۔ کہ دو سال سے پہلے بھی پیشاب بند ہو جایا کرتا تھا۔ مگر کچھ دیر کے بعد خود بخود کھل جاتا تھا پیشاب سوزش سے آتا ہے جب سوزش سے نہ آئے تو بند نہیں ہوتا۔

تشخیص:۔ درم غدۂ قدامیہ **علاج** ہر سہ روم ۱ تولہ سفوف نفلح ۱ ۲ ماشہ ست کباب چینی ۳ ماشہ حب سیکراد ۲۴ عدد سب کو کھرل کر کے یکجان کریں اور اس کی ۲۴ پڑیہ بنائیں۔ روزانہ ۳ پڑیہ صبح۔ دوپہر اور شام کو

ہمراہ محلول ایودی حد ۳ پاؤ ۴ نشان لگا دیں۔ ہر ایک نشان دوا بوتل سے نکال کر اس میں پانچ چھ تولہ پانی ملا کر اس سے ایک پڑیہ کھالی جایا کرے۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ غذا جو چاہے کھائے حتےٰ کہ گوشت اور انڈا وغیرہ بھی کھا سکتا ہے۔ لیکن روزانہ اسی کا استعمال نہ کرے۔ ہاں دوسرے تیسرے دن کھالیا کرے۔

مورخہ ۱۴ ۲/۳۲ کو مریض آیا۔ اور اس نے بیان کیا۔ کہ بالکل آرام ہے۔ دریافت کرنے پر بتلایا۔ کہ چار یوم تک تو کوئی گرم چیز نہیں کھائی تھی۔ کیونکہ ڈرتا تھا۔ کہ پیشاب بند ہو کر مصیبت نہ پڑ جائے۔ لیکن آپ کی ہدایت کے ماتحت پانچویں دن ڈرتے ڈرتے گوشت کھایا۔ جس سے کوئی تکلیف پیدا نہ ہوئی۔ پھر تیسرے دن گوشت پکوا کر کھایا۔ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

علاج پھر وہی سابقہ نسخہ دیا جائے۔ تاکہ مرض کے عود کرنے کا خطرہ نہ رہے۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ اب گوشت وغیرہ مضر غذاؤں سے حتی الوسع پرہیز رکھا جائے۔

نوٹ:۔ ہر سہ بروماٹڈز کالیی پوٹاسیم بروماٹڈ۔ سوڈیم بروماٹڈ اور ایمونیم بروماٹڈ ہر سہ برابر وزن لے کر سفوف بنالیں۔

انتباہ:۔ اس مریض کے واسطے جو انڈا اور گوشت کھالینے کی اجازت دی گئی تھی۔ یہ محض اسلئے تھی۔ تاکہ معلوم کیا جائے۔ کہ غدۂ قدامیہ کی سوزش بہت مہلک صورت اختیار کر چکی ہے یا کہ ابھی زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر زیادہ ہوتی۔ تو ایسی اغذیہ کھانے سے مرض عود کر آتی۔ تو پھر اس کا علاج چند ماہ تک جاری رکھنا پڑتا۔ لیکن جب اس بد پرہیزی سے مرض نہیں بڑھی تو ثابت ہوا۔ کہ مرض معمولی ہے۔ جو کہ چند دنوں میں ٹھیک ہو جائیگی۔

چوتھا مریض

مورخہ ۶ ۲/۳۲ کو مسماۃ بیگم عمر ۳۰ سال مقام فیض پور سے آئی اور بیان کیا۔ کہ مجھے ایک سال سے جوڑوں کے درد ہیں اور پیٹ بھی پھولا ہوا ہے پیٹ پھولا ہوا سنکر اس کے پیٹ کو دبا کر دیکھا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ مطحول دلکبود ہے یعنی اس کی تلی بہت بڑھی ہوئی اور جگر بھی بڑھا ہوا پایا۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ اس کے وجع المفاصل کا باعث اعضاء انہضام میں سے جگر اور تلی کے اعمال کی خرابی ہے۔

علاج دوا الطحال ڈیڑھ پاؤ ۱۲ نشان ۶ یوم کے لئے۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ ایک خوراک صبح اور ایک شام سے پہلے پی لی جایا کرے۔ اور غذا سادہ اور سریع الہضم استعمال کرے۔ گوشت۔ انڈا چائے اور میٹھی چیزوں سے پرہیز رکھے۔

مورخہ ۱۲ ۲/۳۲ کو پھر مریضہ آئی۔ اور بیان کیا۔ کہ پیٹ اب ہلکا ہے۔ اور جوڑوں کے درد بھی کم ہیں۔

علاج وہی سابقہ دوا یعنی دوا رالطحال ۳ پاؤ ۴ نشان ۱۲ یوم کے لئے۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ سابقہ پرہیز وغیرہ بھی قایم رہے۔ اس علاج سے اس کو بالکل افاقہ ہوگیا۔

نوٹ:۔ وجع المفاصل کا اصل باعث خون کی خرابی ہوا کرتی ہے۔ جو آلاتِ انہضام کی کمزوری سے یا پرخوری سے جبکہ غذا پورے طور پر ہضم نہ ہوتی ہو۔ یا اعلےٰ اعلےٰ غذاؤں کے کھانے اور ورزش کے نہ کرنے سے ایک خراب مادہ خون میں پیدا ہوجاتا ہے۔ جسکو حموضۃ الدم یا یورک ایسڈ کہتے ہیں۔ پس جس طرح سے مرض پیدا ہو۔ اور جس قسم کے اسباب سے پیدا ہو۔ ان تمام اسباب کو رفع کرنا ضروری ہے۔ معدہ کی اور انتڑیوں کی خرابی سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ معدہ اور جگر کی خرابی سے بھی پیدا ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح سے جگر اور طحال کی کمزوری سے بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ جملہ مذکرۂ بالا مریضہ کو تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ مفاصل کے افعال کو صحیح کیا جاتا۔ صرف جگر اور تلی کے افعال کو ٹھیک کرنے سے آرام ہوگیا۔ انگریزی طریق علاج جو کھاری دواؤں یا مسرق دواؤں سے کیا جاتا ہے یا کہ مسکن اعشیۂ مفاصل کے استعمال سے کیا جاتا ہے۔ وہ اگرچہ وقتی طور پر مفید ضرور رہتا ہے۔ اور ہمارے اطباء کو بھی اجازت ہے۔ کہ ایسے طریقوں سے علاج کرلیا کریں۔ کیونکہ ایسے علاجوں سے مریض کے دردوں میں جلدی افاقہ ہوجاتا ہے۔ اور مریض اور اس کے تیماردار خوش ہوجاتے ہیں۔ اور طبیب پر ان کا اعتقاد بڑھ جاتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل باعث کو بھی دور کرنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ جب سبب باقی رہے گا۔ تو مرض پھر عود کر آنے کا خطرہ بدستور قایم رہے گا۔

پانچواں مریض

مورخہ ۲/۳۲، کو ایک مریض مسمی دل محمد ساکن بیگم کوٹ عمر ۸ سال آیا اور بیان کیا۔ کہ مجھے کل سے مروڑ آرہے ہیں دریافت کرنے پر بتایا۔ کہ آٹھ دس دفعہ رات دن میں مروڑ آتے ہیں۔ خون نہیں آتا۔ صرف آؤں اور پاخانہ پتلا سا آتا ہے۔

علاج وارچکنہ نصف خشخاش کے برابر۔ ۱ تولہ پانی میں حل کرکے دیدیا گیا۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ اس کو چھ خوراک کریں تین خوراک آج اور تین خوراک کل پئیں۔ لیکن صبح ایک دفعہ جزر ضرور دے دیں۔ ممکن ہے۔ کل کوئی اور دوا بھی دینی پڑے غذا صرف دودھ چاول کھائیں اور کوئی غذا وغیرہ نہ کھائی جائے اور چاول خوب گلا کر پکائے جائیں۔

مورخہ ۳/۳۲ ۸ کو مریض آیا۔ اور اس نے بیان کیا۔ کہ بالکل آرام ہے۔ جب سے دوا شروع کی ہے۔ اسی وقت سے مروڑ بند ہیں۔ ایک دفعہ بھی اجابت نہیں ہوئی۔

علاج وہی بقیہ دوا ہی آج تین دفعہ پی لیں اور وہی غذائے سابقہ کھائیں۔ کوئی چیز اور نہ کھائی جائے۔

مورخہ ۴/۳۲ ۹ کو پھر مریض آیا۔ اور بیان کیا۔ کہ اب تک کوئی پاخانہ نہیں آیا اور نہ مروڑ پڑا ہے۔ بالکل آرام ہے۔

علاج بس اب کوئی علاج نہ کرو۔ صرف غذا کو تبدیل کردو یعنی بجائے چاول کے گندم کا دلیا کھاؤ اور کل روٹی کھالینا

دال مونگ یا ساگ پالک یا شلغم وغیرہ کے سالن سے۔ ابھی ایک دو یوم تک گوشت نہ کھانا۔

چھٹا مریض

مورخہ ۸/۱۲/۳۲ کو مسمی علی محمد عمرہ ۴ سال مقام بہڑھ سے آیا اور بیان کیا۔ کہ ایک ماہ سے کھانسی اور بخار ہے۔ بخار ہر روز پچھلے پہر ہو جاتا ہے۔ دریافت کرنے پر بتلایا۔ کہ بلغم غلیظ اور لیسدار آتی ہے۔ اور اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

علاج۔ حب عنصل ۱ عدد محلول ایودی ۲/۵ تولہ شربت احمر ۳ تولہ الیسی ۱۲ خوراک ۴ یوم کے لئے دے دیں۔ ہر روز صبح۔ دوپہر اور شام ایک ایک خوراک استعمال کرے۔ یعنی ایک گولی منہ میں رکھ کر سیال دوا کی ایک خوراک بوتل سے نکال کر پی لیا کرے۔ اور گولی کو اس سے نگل جایا کرے۔ غذا کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بلکہ جن چیزوں کا لوگ اس مرض میں پرہیز کیا کرتے ہیں۔ جیسے ترشیاں (اچار اور چٹنی وغیرہ) اور دودھ لسی وغیرہ اور تیل والی اشیاء۔ وہ ضرور استعمال کریں یعنی جس چیز پر مریض کا دل چاہے وہ کھالے۔

مورخہ ۲/۱/۳۳ کو مریض آیا۔ اور اس نے بیان کیا۔ کہ بہت آرام ہے۔ بخار اب نہیں ہوتا۔ کھانسی بھی کم ہے۔ بلغم بھی کم ہے۔ دریافت کرنے پر بتلایا۔ کہ بلغم نہ زردی مائل ہے۔ اور نہ کثرت سے آتی ہے۔ اور نہ غلیظ ہے۔ سارا دن اور ساری رات کھانسی نہیں آتی۔ صرف صبح کو قدرے کھانسی آتی ہے۔ بلغم سفید بہت تھوڑی نکلتی ہے۔

علاج۔ حب عنصل ۱ عدد حب سیکراں ۱ عدد شربت احمر ۳ تولہ الیسی ۱۲ خوراک ۴ یوم کے لئے۔ طریق استعمال۔ شربت میں پانی ملا کر اس سے گولیاں ۲ عدد نگل لیا کریں۔ اس علاج سے بالکل آرام ہو گیا۔

نوٹ:۔ ایسے مریضوں میں جو ہم تیل والی اشیاء اور ترشیوں کا استعمال کراتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ترشیاں اور تیل سرسوں وغیرہ غشاء مخاطی کے فعل کو تیز کر دیتی ہیں۔ مثلاً اگر ایک تندرست شخص کے ناک میں کسی قسم کی ترشی یا تیل سرسوں وغیرہ لگا دیں۔ تو فوراً اس سے رطوبات مترشح ہونے لگتی ہیں۔ اور چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اسی طرح سے اگر منہ میں ڈالیں۔ تو منہ کی غشاء مخاطی سے رطوبات مترشح ہونے لگتی ہیں۔ حتےٰ کہ ترشی کا نام سُنکر بھی منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اسی طرح سے یہ چیزیں کھانے سے معدہ و امعاء میں رطوبات ہاضمہ زیادہ تر ادش پا کر ہاضمہ میں معاون ہوتی ہیں اور بخاروں (حیات) میں ترشیاں دینے سے پیٹ کی جلن۔ پیاس اور گھبراہٹ وغیرہ میں تسکین ہونے کا بھی یہی باعث ہے کہ ان کے استعمال سے معدہ و امعاء میں رطوبات کا ترشح بڑھ جاتا ہے۔

پس جب آلات الہوا کی غشاء مخاطی کے فعل میں کمی آجائے۔ تو ترشیوں اور تیل کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے ہوائی نالیوں کی غشاء مخاطی سے رطوبات زیادہ مترشح ہو کر بلغم کو جو نالیوں میں جمی ہوئی ہے۔ پتلا کرتی ہیں۔ اور بلغم کا اخراج آسان ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے وقت میں جب نزلہ۔ زکام۔ کھانسی اور ضیق النفس وغیرہ میں بلغم غلیظ اور لیسدار ہو جائے۔ تو یہ چیزیں

بجائے مضر ہونے کے مفید ہوا کرتی ہیں۔ مضر اس وقت ہوتی ہے۔ جب پہلے ہی سے غشاء مخاطی اپنے فعل میں تیز ہو رہی ہو جیسے ابتداء زکام و نزلہ اور دہ کھانسی جس میں بلغم رقیق اور پانی کی طرح آرہی ہو۔ کیونکہ ایسے وقت میں ایسی چیزوں سے مرض اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ان چیزوں کے ایسے مضر اثرات کو محسوس کر کے ہی متقدمین نے نزلہ۔ زکام اور کھانسی کے مریضوں کو ترشیوں اور تیل کی اشیاء سے پرہیز بتایا ہے۔ لیکن افسوس کہ کچھ تو ان کے طرز بیان کے نقص اور کچھ اپنے نقص علم کی وجہ سے ان امراض کی تمام حالتوں میں ہی ان اشیاء کو مضر سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ متقدمین نے خود ہی دوسرے مواقع پر بتلایا ہوا ہے۔ کہ سکنجبین سرکہ اور دوسری ترشیاں دافع بلغم اور قاطع بلغم ہیں۔ لیکن غور نہ کرنے سے یہ باتیں اطباء کے اذہان سے اتر جاتی ہیں۔ اس لئے ہمنے اس مضمون پر یہ چند سطور لکھ دینا مناسب سمجھا ہے۔ تاکہ ہمارے تمام دوست آئندہ اس تھیوری کو وضاحت سے سمجھ سکیں۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن طبی دارالعلوم انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کے سالانہ اجلاس کے دوران میں اکثر دوستوں اور ممبران نے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ظاہر کیا۔ کہ عام طور پر ہر ایک دارالعلوم کے اولڈ بوائز کی انجمن ہوا کرتی ہے۔ جس سے تمام فارغ التحصیل طلباء کے نہ صرف تعلقات باہم وابستہ رہتے ہیں بلکہ دارالعلوم سے بھی گہرا لگاؤ رہتا ہے۔ گو اس سے پہلے بھی حکیم عبدالغنی صاحب ایڈیٹر رسالہ "گلدستہ حکمت" نے گاہے گاہے اولڈ بوائز کی نیند نما خاموشی کو مانگ دہل سے توڑنے کی کوشش کی۔ مگر وہ سب لاحاصل اور بے سود ثابت ہوئی۔

ہم خاص طور پر اپنے محترم حکیم غلام محمد صاحب آف راولپنڈی کے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے سب سے پہلے اولڈ بوائز کو منظم ایسوسی ایشن قایم کرنے کا خیال پیدا کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنے قیمتی خیالات کے دوران میں اولڈ بوائز پر واضح کر دیا۔ کہ آپ کے اوپر کس قدر ذمہ داریاں ہیں۔ نیز تاکیداً فرمایا۔ کہ آپ ہی وہ ہستیاں ہیں جن کے کندھوں پر طب جدید کا بوجھ سب سے زیادہ ہے۔ اور طب جدید پنجابی کی خوبیوں کا پیغام دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچانا اولڈ بوائز ہی کا فرض ہے۔ ان کے ساتھ ہی محترم لالہ گنگا رام صاحب نے بھی اپنے قیمتی خیالات سے اولڈ بوائز کو سرفراز کیا۔

یہی خیال اور اسی طرح کے اور خیال تھے۔ جن سے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی ضرورت محسوس ہوئی۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ایک اچھے وقت اور بزرگوں کی موجودگی میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قایم ہو گئی۔ خدا کرے۔ کہ یہ نہ صرف قیامت تک قایم ہی رہے بلکہ اپنے فرائض کو بھی احسن طریق سے انجام دیتی رہے۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا پہلا جلسہ انجمن خادم الحکمت کے سالانہ جلسہ کے اختتام پر منعقد ہوا۔

آج مورخہ ۲۳/۱۲/۳۲ کو بمقام طبی دارالعلوم شاہدرہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا جلسہ زیر صدارت جناب حکیم سردار لابھ سنگھ صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں :۔

(۱) بندہ (صابر) نے تجویز پیش کی۔ کہ انجمن خادم الحکمت کی نشر و اشاعت اور فروغ دینے کے لئے اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ اولڈ بوائز جو اب تک کافی تعداد میں دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہو کر مختلف شہروں میں کامیاب پریکٹس کر رہے ہیں۔ ان کی ایک باقاعدہ ایسوسی ایشن قایم کی جائے۔ تاکہ یہ طب جدید کے مجسم اشتہار انجمن کی آواز کو بلند اور مضبوط کر کے اس کے خیالات کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ کیونکہ اولڈ بوائز پر انجمن کے کافی سے زیادہ احسانات ہیں۔ ان کو بھی اپنا فرض منصبی خیال کرتے ہوئے اس ضروری کام کو انجام دے کر اپنے کندھوں سے بوجھ ہلکا کرنا چاہیئے۔ لہذا میں ریزولیوشن پیش کرتا ہوں۔ کہ طبیہ دارالعلوم اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قایم کی جائے۔ اور انجمن کی تبلیغ اور دیگر خدمات اس کے سپرد کی جائیں۔ چنانچہ رزولیوشن کو باتفاق رائے پاس کیا گیا۔

(۲) حکیم روشن لعل صاحب نے امسال کی صدارت کے لئے حکیم سردار لابھ سنگھ کا اسم گرامی پیش کیا جو با شرکت رائے منظور کیا گیا۔

(۳) حکیم محمد صدیق صاحب نے وائس پریزیڈنٹ کے لئے حکیم ماسٹر احمد اللہ صاحب کا نام پیش کیا۔ جو باتفاق رائے پاس ہو گیا۔

(۴) حکیم ماسٹر احمد اللہ صاحب نے جنرل سکرٹری شپ کے لئے بندہ (صابر) کا نام پیش کیا جو باتفاق رائے پاس ہوا۔

(۵) بندہ (صابر) نے جائنٹ سکرٹری شپ کے لئے حکیم روشن لال صاحب کا نام تجویز کیا۔ جو کثرت رائے سے مقرر کر لئے گئے۔

(۶) حکیم روشن لعل صاحب نے خزانچی کے عہدہ کے لئے حکیم محمد صدیق صاحب کا نام پیش کیا جو بکثرت رائے منظور کر لیا گیا

(۷) حکیم ماسٹر احمد اللہ صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا چندہ صرف ایک روپیہ سالانہ مقرر کیا جائے جو اس کی ضروریات میں صرف کیا جائے۔

اسمائے ممبران ورکنگ کمیٹی مندرجہ ذیل ہیں :۔

(۱) حکیم سردار خوشی رام سنگھ صاحب (۲) حکیم پنڈت دیوی داس صاحب (۳) حکیم پنڈت بھگوان سہائے صاحب (۴) حکیم فخار احمد صاحب ایڈیٹر طب جدید (۵) حکیم گلزار احمد صاحب (۶) حکیم بشیر احمد صاحب۔

خیر اندیش (حکیم ڈاکٹر) دوست محمد صابر جنرل سیکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن طبی دارالعلوم شاہدرہ لاہور

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کے متحققہ مصدقہ مجرب المجرب

مرکبات

تمام اطباء و حکیمین کا فرض ہے۔ کہ اپنے زیر علاج مریضوں پر ان مجربات کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ یہ مرکبات وہ چوٹی کے مجربات ہیں جو انجمن کے وسیع احاطہ میں ہزاروں اور لاکھوں مرتبہ تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا کر نہایت اعلےٰ درجہ کے مفید مجرب اور سریع التاثیر ثابت ہو چکے ہیں علاوہ ازیں یہ مرکبات مجہول الکیفیت نہیں بلکہ یہ سب کے سب نسخے بہ صحیح ترکیب ساخت اور طریق استعمال کے شائع ہو کر تمام ذی علم و ذی تجربہ بزرگوں سے داد حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں سے پینسٹھ نسخہ جات بہ مفصل طریقہ ہائے ساخت اور مختلف ترکیبوں سے استعمال کرنیکی تفصیلی ہدایات رسالہ **طبی ہما** میں درج ہیں۔ جو صرف ایک روپیہ قیمت سے ہر ایک صاحب طلب فرما سکتے ہیں۔ کچھ نسخہ جات کتاب **حرز جان** میں بھی درج ہیں۔ جس کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ) ہے۔

اکسیر شفا قروحات و ادرام لثہ و حلق کے زخموں کو مفید ہونے کے علاوہ قروحات باطنیہ معدہ و امعاء اور اسہال غیر میں بھی اکسیر ہے اور مصفی خون ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ رتی فی چھٹانک عہ

القردیا برص بہق۔ لقوہ۔ خدر۔ سعال کہنہ۔ دمہ۔ نزلہ۔ زکام مزمن۔ نزہی بسقوط ضعف باہ اور شیب غیر طبعی کیلئے نہایت مفید ہے۔ خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک قیمت فی چھٹانک ۱۲ ار

نخور دمنہ دقہ اور ضیق النفس میں دورہ کے وقت اس دوائی کی دھونی لینے سے پانچ منٹ کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ رتی چھٹانک عہ ایک دھونی کیلئے ۱ ماشہ دوا کافی ہے۔

تریاق وجع الفواد فم معدہ کے درد کے لئے نہایت زود اثر ہے قیمت فی تولہ ۴ ر فی چھٹانک ایک روپیہ (عہ) فی پاؤ تین روپے دستے، خوراک ایک ماشہ براہ آب ؛

جوارش مفرح مقوی اعضاء رئیسہ۔ ہاضم مقوی باہ۔ مقوی رحم دافع اسہال دقی۔ مفرح دل قیمت فی چھٹانک عہ فی پاؤ للہ۔ خوراک دو ماشہ سے چار ماشہ تک

حب منقی تھوڑے وزن میں قبض کشا اور زیادہ وزن میں عمدہ مسہل ہے جو غلیظ مواد کو خارج کرتا ہے بہت سی امراض اور پرانی امراض میں ضروری چیز ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ رتی چھٹانک عہ خوراک مداومت کے لئے ایک گولی سے دو گولی اور مسہل کے لئے ۴ گولی سے ۶ گولی تک۔

حب مفید النساء ایام ہا ہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے ان تمام تکلیفوں سے بچاتی ہے۔ جو عورتوں کو بندش حیض سے پیدا ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸ رتی چھٹانک عہ خوراک ایک گولی صبح و شام ہمراہ شیر۔

حب عنصل دافع و مخرج بلغم ہے۔ پرانی کھانسی زکام مزمن اور دمہ کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۴ رتی چھٹانک ۱ عدد خوراک اگولی سے ۲ گولی بقدر نخود

حب سیکراں کھانسی اور نزلہ کیلئے مفید ہے ہیضہ جریان اور سرعت کو بھی فائدہ دیتی ہے قیمت فی تولہ ۴ رتی چھٹانک ایک روپیہ۔ خوراک ایک گولی سے دو گولی تک۔

حب مراق یہ دوا مالیخولیا مراقی کیلئے فائدہ مند ہے قیمت فی تولہ ۶ رتی چھٹانک ۸ عدد خوراک دو گولی صبح و شام بعد از خوراک

حب بواسیر اس دوا کے استعمال سے بلا تکلف خون خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسے مرجھا کر بے ضرر بن جاتے ہیں۔ ایک ہفتہ کی خوراک قیمت ۱ عدد دو ہفتہ کی ۸ عدد خوراک صبح و شام ہمراہ آب تازہ۔

حب مقوی ضعف باہ اور حلق کے نقائص کو دور کرتی ہیں۔ علاوہ اسکے ہر قسم کی کمزوری بن مثلاً ضعف دماغ اور ضعف جگر میں ایک مسلمہ مفید دوا ہے قیمت ۴۰ عدد ۱ عدد ۸۰ عدد ۸ خوراک دو گولی صبح و شام ہمراہ دودھ۔

حب مسک صفت نام سے ظاہر ہے زیادہ تعریف فضول ہے قیمت فی تولہ ۱ عدد فی چھٹانک ۱۶ خوراک ایک گولی سے دو گولی۔

حب حمی ہر قسم کی نوبتی تپوں میں جو دائمی اور لازمی نہوں اکسیر ہے۔ اس طرح سے ہر قسم کے دردوں میں جلسیہ شقیقہ عصابہ دنیرہ میں مفید ہے۔ نوبت سے پہلے دیجاتی ہے قیمت فی تولہ جو قریب سو گولی کے ہوتی ہے ۱ عدد فی چھٹانک ۱۱ خوراک چار گولی سے چھ گولی تک

خمیرہ تامرین کرم شکم اور پیچش و اسہال خونی کے لئے نہایت سریع التاثیر ہے۔ اندرونی اعضائے اورام میں اسکی بیرونی مالش بہت مفید ہے۔ قیمت چھٹانک ۱ رتی پاؤ عدد خوراک پیچش کے لئے ۱ ماشے تولہ اور کرم شکم کے لئے ۳ تولہ سے ۵ تولہ تک

خمیرہ کوکنار کھانسی و نزلہ کے لئے اکسیر ہے۔ پیچش و اسہال اور بیخوابی کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۸ رتی پاؤ ۸ عدد خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

دواء السوداک خواہ نیا سوداک ہو یا مزمنہ ہر دو میں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۸ عدد پاؤ ۱ ماشہ ۸ رتی تولہ ۱

دواء آتشک خوراک نصف رتی صبح و شام ہمراہ مکھن یا ملائی

دواء حلزون ہر قسم کے اسہال خصوصاً ذرب و خلفہ و سگرہنی کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ علاوہ ازیں مقوی معدہ و امعاء اور بھوک لگانے والی ہے۔ قیمت چھٹانک ۱ عدد فی پاؤ ۸ عدد۔ خوراک ایک ماشہ

دواء الماضوم ضعف ہضم نفخ شکم۔ کی بھوک۔ کثرت ریاح وغیرہ امراض معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۳ رتی چھٹانک ۱۲ رتی پاؤ ۸ عدد خوراک ایک ماشہ

دواء المستورات سیلان الرحم۔ اختناق الرحم خفقان سوزش بول۔ کثرت بول اور خون حیض و نفاس کی زیادتی میں نہایت سریع التاثیر ہے۔ قیمت تولہ ۱ رتی چھٹانک ۱۶ عدد۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

دواء الکبد یہ دوا جگر کے بڑھ جانے اور جگر کے کمزور ہو جانے کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱ عدد فی پاؤ ۱ للہ۔ خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک

دواء الطحال یہ دوا تلی کے بڑھ جانے اور اس کی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے قیمت چھٹانک ۱۲ ار فی پاؤ ع خوراک ۴ ماشہ صبح و شام۔

دواگلہڑ یہ دوا بڑھتے ہوئے گلے پر مالش کی جاتی ہے۔ ایک دو ہفتے کے استعمال سے پورا فائدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ رتی چھٹانک دو روپے۔

دواء خارش ہر قسم کی خارش میں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ ر فی چھٹانک دو روپیہ۔

دواذیابیطس حادہ نوجوان مریضوں اور مرض کی ابتدا اور تزائد کی حالت میں مفید ہے۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ قیمت فی تولہ ایک روپیہ فی چھٹانک ۱۱ لہ

روغن اسراری نہایت خراب قسم کے زخم چوتڑ چھے یا کہرے ہوں یا اندر سے کھلے اور باہر سے منہ تنگ ہو جیسے کمیر۔ بگندر۔ کنٹھ مالا اور ناسور وغیرہ ان کے واسطے اکسیر ہے صرف روئی بھگو کر زخم پر رکھیں فوراً نیچے چلا جائے گا۔ اور دنوں میں زخم بھر دے گا خوراک کے طور پر ۱ قطرہ شیر مقوی باہ اور مصفا خون ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ فی چھٹانک ۱۱ لہ خوراک ۵ سے ۸ قطرہ تک

روح دفلی ریگ اور پتھری خواہ پتہ وغیرہ میں ہو خواہ گردہ اور شانہ میں ہو۔ اس دوا کے کھانے اور مقام ماؤف پر مالش کرنے سے بکلی رفع ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۸ ر فی چھٹانک ۱۱ لہ خوراک ۲ رتی۔

روغن دفلی فالج۔ لقوہ۔ استرخاء اعصاب اور تشنج عضلات پر مالش کیا جاتا ہے۔ اور سینکڑوں امراض میں اندرونی طور پر کھلایا جاتا ہے۔ دردوں کو رفع کرتا ہے۔ بہت عجیب دوا ہے خوراک ۲ قطرہ سے ۴ قطرہ تک قیمت تولہ ۶ رتی چھٹانک ۸ ر

روغن شفاء بہت سی امراض میں مفید ہے۔ اور روزانہ استعمال کی چیز ہے۔ اور بہت سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ار فی چھٹانک ۳۲ خوراک ۴ قطرہ سے ۶ قطرہ تک

روغن محمد اعصابی دردوں کیواسطے جنکو یکی دردیں بھی کہتے ہیں۔ نہایت مفید چیز ہے صرف بیرونی طور پر مالش کیجاتی ہے۔ نیز ذات الریہ۔ ذات الجنب وغیرہ اندرونی دردوں میں بھی اس کی مالش بہت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ اسی طرح جوڑوں کے پرانے درد اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی چھٹانک ۱ فی پاؤ ۳ سے۔

سفوف مبارک نہایت نفیس اور بیمانہ مسہل ہے جس قدر صفات اور فوائد کسی اعلیٰ مسہل میں ہو سکتے ہیں سب اسمیں پائے جاتے ہیں قیمت تولہ ۶ ر چھٹانک ۸ ر خوراک ۱۲ سے ۴ ماشہ تک

سفوف سمی اکثر پرانی ہٹیلی امراض میں مفید ہے۔ ایک ٹام محرک اور مقوی چیز ہے۔ قیمت نمبر ۱ فی تولہ ۶ ر فی چھٹانک ۸ ر اور قیمت نمبر ۲ فی تولہ ۴ ر فی چھٹانک ایک روپیہ۔ نمبر ۳ فی تولہ ۴ ر خوراک ۱ رتی۔

سفوف مشی بہت سی قسم کی تیز اور جاد امراض مثل اقسام حیات اور قسم قسم کے درد اور اندرونی اعضاء کے اورام وغیرہ وغیرہ امراض میں نہایت سریع التاثیر دوا ہے۔ قیمت نمبر ۱ فی تولہ ۶ ر چھٹانک ۸ ر قیمت نمبر ۲-۳ تولہ ۴ ر چھٹانک ۱۱ لہ خوراک ایک رتی

سفوف لفاحی بعض قسم کے پتوں۔ سر۔ گردن و منہ کے اورام اور ہذیان وغیرہ کو نہایت مفید ہے۔ دردسر۔ سرسامی حالت میں سریع الاثر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ طبی رہنما قیمت نمبر ۱ فی تولہ ۶ ر فی چھٹانک ۸ ر اور نمبر ۲-۳ فی تولہ ۴ ر فی چھٹانک ۱۱ لہ۔ خوراک ۱ رتی ؛

سفوف مفرح مقوی دل و دماغ معدہ و جگر ہر قسم کے اسہال اور قے کے واسطے تیر بہدف ہے اور خون خواہ کہیں سے جاری ہو روک دیتی ہے بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو یکساں مفید حیات میں گھبراہٹ و بیچینی پیاس اور گرمی کو دور کرتی ہے۔ اور ہر مطب میں روزانہ استعمال کی سریع التاثیر دوا ہے قیمت تولہ ۶ر چھٹانک ۸ر خوراک اماشہ سے ۳ ماشہ تک ہمراہ رب انار وغیرہ بدرقہ مناسبہ

سفوف مدر ریگ اور پتھری ہر قسم کو خارج کرتا ہے پیشاب بکثرت لاتا ہے۔ اور بخار میں مسکن اور مطفی حرارت ہے قیمت تولہ ۶ر چھٹانک ۸ر خوراک ۲ر رتی سے چھ رتی تک۔

سفوف مطیب مرض اسہال و پیچش کے واسطے نہایت مفید ہے ہر عمر کے مریضوں پر استعمال کیجاتی ہے قیمت چھٹانک ۱۲ر فی پاؤ ۸ر۔ خوراک اماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

سفوف محافظ انسان جس سے دانت بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ اور اسکی مداومت دانتوں کو تمام امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت تولہ ۸ر فی پاؤ ۸ر

سفوف مغلظ جریان۔ احتلام اور سرعت کے لئے یقینی مفید اور مخصوص ہے قیمت تولہ ۴ر چھٹانک ۸ر

سفوف مسکن یہ دوا بھی نوبتی بخاروں اور دردوں میں اکسیر ہے لیکن حمی اور اس میں فرق یہ ہے کہ یہ دوا نوبت کے وقت دینے سے تپ اور درد کا دور ہو جاتا ہے۔ اور حب حمی نوبت سے پہلے دینے سے پھر بخار یا درد کی نوبت نہیں آنے پاتی قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک ۸ر خوراک ۲ر رتی سے ۴ر رتی تک

سفوف برش کافوری بیشمار امراض میں تیر بہدف ہے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوائی ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک ۸ر خوراک ۲ر رتی سے اماشہ تک

سفوف زیبقی بہت سی امراض میں روزانہ مستعمل ہے تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ طبی رہنما خوراک ۱ رتی سے اماشہ تک۔ قیمت بنبرانی تولہ ۶ر فی چھٹانک ۸ر اور نمبر ۲-۳ تولہ ۴ر چھٹانک ۸ر

ضماد مفجر دردوں کو بغیر نشتر کے یہ دوا پھاڑ دیتی ہے — قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک ۸ر

طلاء شاب مقوی و مسمن عضو ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں ڈالتا قیمت فی تولہ ۱۲ر فی چھٹانک ۳

لحل بیاض سفیدی آنکھ اور پھولا کے لئے مفید ہے قیمت فی ماشہ ۴ر فی تولہ ۸ر

محلل اعظم بیرونی طور پر پھوڑے پھنسیاں۔ گلٹیاں اور خنازیر وغیرہ اورام کو تحلیل کرنے میں ٹنکچر آیوڈین اور مرہم داخلیون وغیرہ سے زیادہ مفید ہے۔ دردوں کو نفع کرتا ہے۔ اور زخموں کو مندمل اور صاف کرتا ہے۔ اور اندرونی طور پر بھی بہت سی امراض کو دور کرنے کے لئے مؤثر ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک ۸ر اور فی پاؤ ۳ ۸ر خوراک دو رتی سے چار رتی تک۔

محلول اذرائی نمبر ۳ یہ دوا مرض عراق۔ برسیراوی و ریاحی اور ضعف معدہ مزمن وغیرہ بہت سی امراض میں مفید ہے۔ خوراک ۲ قطرے۔ قیمت تولہ ۳ر فی چھٹانک ۱۲ر

مفرح یاقوتی مقوی اعضائے رئیسہ مقوی دماغ مقوی اعصاب نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۱ر فی پاؤ ۱۲ ۸ر خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

مفید الصبیان بچوں کی اکثر امراض مثل ڈبہ۔ صرع قبض۔ کھانسی وغیرہ میں مفید ہے قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک ۸ر

کشتہ جات و غیرہ جات اور ست تیار کردہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

نام کشتہ	قیمت فی ماشہ	قیمت فی تولہ	قیمت فی خوراک	نام کشتہ	قیمت فی ماشہ	قیمت فی تولہ	قیمت فی خوراک	نام کشتہ	قیمت فی ماشہ	قیمت فی تولہ	قیمت فی خوراک
کشتہ فولاد سادہ	۲ر	عہ	۰	کشتہ جست	۱ر	۸ر		ست کیلہ	۰	۸ر	۶
" اعلیٰ قسم	۴ر	۶	۰	" سیسہ	۲ر	عہ		" برگد	۰	۳ر	۱۲ر
" سمی	۳ر	۸ر عہ	۰	" قلعی	۲ر	عہ		" لوبان	۰	۸ر عہ	۳ ے
" شنگرفی	۲ر	ے	۰	" سہاگہ	۳ر	۸ر عہ		" بندق ہندی		۲ر	۸ر
" سونا	۱ر	۸ر	۰	" طلا دسونا	۱۰	ح		" کیکر (قاقیا)	۰	۳ر	۱۲ر
" عقیق	۲ر	عہ	۰	" مرقشیشا	۱ر	۸ر		" صبر	۰	۲ر	۸ر
" مرجان	۱ر	۸ر	۰	" چاندی	۸ر	للہ		" سلاجیت	۰	۸ر	۶
" صدف	۱ر	۸ر	۰	" شنگرف سادہ	۸ر	للہ		" جوہر سیاب	۰	۶ر	۸ر
" مروارید	۲ر	عہ	۰	" سم الفار	۸ر	للہ		" لک منسول	۰	۲ر	۸ر
" سنگ یشب	۲ر	۶	۰	" شنگرف اعلیٰ	۶ عہ	۰ عہ		" جوہر گندک	۰	۲ر	۸ر
" سنگ جراح	۱ر	۶ر	۰	" ہڑتال گودنتی	۱ر	۶ر					
" گوڑی زرد	۱ر	۶ر	۰	روغن نیم	۰	۶ر	۸ر عہ	ست باران	۰	۶ر	۸ر عہ
" سرمہ سفید	۱ر	۶ر		" بھلاوہ	۰	۶ر	۸ر عہ	" اجوائن	۰	۶ر	۸ر عہ
" پوست ہیضہ	۲ر	۱۲ر		" جمالگوٹہ	۰	۶ر	۸ر عہ	" الائچی	۰	۶ر	۸ر عہ
" سنگ یہود	۱ر	۸ر		" بادام تلخ	۰	۶ر	۸ر عہ	" پودنہ	۰	۸ر	۶
" سنکھ	۱ر	۸ر		" بادام شیریں	۰	۴ر	عہ	" کباب چینی	۰	۱۲ر	۱ ے
" پارہ شفا	۱ر	۸ر		" کاہو	۰	۴ر	عہ	" صندل	۰	عہ	للہ
" ابرک سفید	۱ر	۸ر		ست گلو	۰	۴ر	عہ				
" ابرک سیاہ	۲ر	عہ		" سنا مکی		۳ر	۱۲ر				

نوٹ:- یہ آخری چھ ست بالکل خشک ہیں۔ اور ایسی ترکیب سے بنائے گئے ہیں۔ کہ بوقت ضرورت پانی میں حل کرکے بالکل عرق کی صورت میں بن جاتے ہیں۔ پانی میں حل کرنے کی خاص ترکیب ہے جس کا پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ست بھیجا جاتا ہے

نئی ادویات

روغنِ سمغ دجع الاذن ۔ثقل سمع بہرہ پن کے لئے بہت مفید چیز ہے ۔ نہایت اعلےٰ درجہ کی چیز ہے

ترکیب استعمال: ۔ذرا گرم کرکے بوزن اماشہ کان میں ڈالیں ۔قیمت فی چھٹانک عہ

سفوفِ ذکاوت جران ۔احتلام ۔سرعتِ انزال وغیرہ میں نہایت مفید ہے خواہ مرض کیسی ہی دیرکا کیوں نہ ہو ۔چند دنوں میں نیت د نابود کر دیتا ہے

ترکیب استعمال: ۔½ رتی صبح وشام ہمراہ مکھن

قیمت فی تولہ ۸ عہ ۔ فی ماشہ ۸ ر

سورنجانی عرق النساء ۔اعصابی درد ۔ وجع المفاصل نقرس وغیرہ کے لئے بہت ہی مفید چیز ہے اگر قبض ہو تو اس کے ہمراہ حب منقّی بھی استعمال کریں ۔ جو علاوہ قبض کشا ہونے کے مذکورۂ بالا امراض کے لئے بھی مفید ہے

ترکیب استعمال: ۔اماشہ صبح وشام ہمراہ بدقہ سنابہ

قیمت فی چھٹانک عہ ۔

سفوف عشر ۲ سفوف عشر ۲ ایک ماشہ یا اس سے زیادہ مقدار میں منقی ہے ۔اور ضیق النفس بلغمی دمہ وغیرہ میں مفید ہے ۔ دوسری مقدار دو رتی سے چار رتی تک ہے ۔ جو بخار چڑھنے سے پہلے اگر دے دی جائے تو شل کونین کے بخار کو روک دیتی ہے ۔

سفوف عشر ۳ یہ سعال بلغمی میں بہت مفید ہے ۔اور قے اور دست خواہ خونی ہوں یا سادے بہت ہی مفید ہے ۔ بلکہ اکسیر صفت ہے ۔ قدرِ خوراک ۱ رتی ہے

قیمت فی چھٹانک عہ ۔

سفوف دیجتال یہ سفوف نہایت اعلےٰ درجہ کا مقوی قلب ہے ۔ دل کی دھڑکن ضعف قلب غشی وغیرہ تمام امراضِ قلب میں اس کا استعمال بہت مفید اثر رکھتا ہے ۔ قدرِ خوراک ۱ رتی صبح وشام ہمراہ آب تازہ ۔

قیمت فی چھٹانک عہ ۔

محلول الودی عط یہ محلول مزمن ضیق النفس میں بہت ہی مفید چیز ہے ۔ جب کہ دمہ یا ضیق النفس کا دورہ ہو رہا ہو ۔ تو اس کی ایک خوراک سے فوراً دورہ رفع ہو کر طبیعت سنبھل جاتی ہے ۔ اور بلغم آسانی سے خارج ہونے لگتی ہے ۔ اور ہوا کی نالیاں صاف ہو کر سانس درست ہو جاتا ہے قدر خوراک ۵ تولہ ایک ہی وقت میں پلائیں ایک دن میں اس وزن سے زیادہ نہ پلائیں ۔

قیمت فی سیر ۸ عہ

دواء جلد یہ دوا مرض برص ۔بہق ۔چھاجن ۔خارش اور درد وغیرہ میں لگانے سے بہت فائدہ دیتی ہے ۔ چہرے کے مہاسے ۔ چھائیاں وغیرہ پر لگانے سے بہت مفید ہے ۔ رات کو سوتے وقت لگا کر صبح کو دھو ڈالیں

قیمت فی چھٹانک عہ ۔

محلول کاسنی

یہ دوا جگر اور معدہ دونوں اعضاء کے لئے جو آلات انہضام میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں مقوی اور محرک ہے جس کے استعمال سے اکثر مریض صحت یاب اور طاقتور ہو گئے ہیں۔ ہر مطب میں روزانہ استعمال کی چیز ہے۔ اور فوائد و تاثیرات کے لحاظ سے ایک مسلّم زود اثر چیز ہے۔ جگر کے تمام امراض مثل ضعف کبد۔ عظم الکبد ورم الکبد۔ ورم الکبد وغیرہ امراض حادہ اور مزمنہ دونوں صورتوں میں مفید و مجرب ہے۔ اسی طرح ضعف معدہ۔ بدہضمی مزمن اور ضعف اشتہا وغیرہ امراض میں بھی نہایت مفید و مجرب ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جن کو کھایا پیا جسم کو نہیں لگتا۔ اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں خصوصاً مالیخولیائے مراقی کے لئے یہ دوا ایک خاص چیز ہے۔ جس کے استعمال سے آلات انہضام کے درست ہو جانے سے وہ تمام شکایات و توہمات جو تبخیر کی وجہ سے پیدا ہوتے رہتے ہیں دُور ہو کر انسان چنگا بھلا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک جو بارہ خوراک روا ہے صرف عہ

خمیرہ ماہی

دواخانہ انجمن خادم الحکمت کی ایک خاص ایجاد ہے۔ بڑی بڑی مقوی ادویات اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ مندرجہ ذیل امراض میں تیر بہدف ہے:۔

کھانسی۔ دمہ ضیق النفس۔ ربو۔ تپ دق سل۔ بچوں کا کمزور و دُبلا ہو جانا۔ نفث الدم وغیرہ وغیرہ امراض میں بہت ہی مفید ہے۔ کئی سال سے تجربہ کیا جا رہا ہے۔ تمام مذکورۂ بالا امراض میں بہت ہی مفید ہے جب تک مرض میں پوری صحت نہ ہو جائے۔ اس کا استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔

ترکیب استعمال:۔ ایک چمچہ غذا کے بعد صبح و شام بچوں کو ½ چمچہ دن میں دو دفعہ دیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں جوانوں اور عورتوں میں یکساں مفید ہے۔

قیمت فی بوتل عہ

دواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

خاص الخاص مقوی باہ تحفہ

مرواریدی

جو علاج عضوی کے اصول پر اصلی مروارید سے تیار کیا گیا ہے۔ انعدلذیذ مقوی باہ اور مسک دوائی ہے۔ چند دنوں کے استعمال سے منی مقدار میں کافی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ اعصاب میں بجلی کا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ تندرست اصحاب کو جماع کے بعد اس کی ایک خوراک کمزوری سے بچاتی ہے کافی مقدار میں ہمیشہ فروخت ہوتی ہے۔ اس کا مقابلہ قیمتی سے قیمتی معجونیں اور یاقوتیاں نہیں کر سکتیں تجربہ کریں

ملنے کا پتہ: دواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

دواخانہ انجمن خادم الحکمت کے تجارتی قواعد وضوابط

(۱) ادویات کی جو قیمتیں اس فہرست میں درج ہیں - وہ میرانِ انجمن کی مقرر کردہ اور نہایت واجبی ہیں - جن میں کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے -

(۲) ریلوے پارسل کے لئے کم از کم نصف قیمت پیشگی آنی چاہیئے -

(۳) ہمیشہ اپنا نام پورا پتہ خصوصاً ڈاکخانہ کا نام ہر خط میں خوشخط ہونا چاہیئے (۴) کمیشن صرف طبیبوں - عطاروں اور دکانداروں کو ہی دی جاتی ہے وہ، اگر کوئی فرمائشی نسخہ تیار کرانا ہو - تو قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے - خواہ وہ تخمیناً ہی کیوں نہ ہو -

کمیشن حسبِ ذیل ہے

(۱) مبلغ پانچ روپیہ سے کم قیمت کے آرڈر پر کسی قسم کی کمیشن نہیں دی جاتی - مبلغ دس روپیہ قیمت کی ادویات پر ایک آنہ فی روپیہ - مبلغ دس روپیہ سے بیس روپیہ قیمت تک کی اشیا پر دو آنہ فی روپیہ اور اس سے زاید قیمت پر چار آنہ فی روپیہ کمیشن دی جاتی ہے - اور محصول ڈاک وپیکنگ وغیرہ کا خرچ ہر حالت میں بذمہ خریدار رہتا ہے (۲) کارخانہ میں تولہ بھر دوا کی قیمت الگ اور پانچ تولہ کی قیمت الگ ہے - یعنی پانچ تولہ کے خریدار سے صرف چار تولہ کی قیمت لگالی جاتی ہے اور ایک تولہ دوا رعایت دی جاتی ہے - یہ رعایت پانچ تولہ سے کم مثلاً اڑھائی تولہ یا تین تولہ کے خریدار کو نہیں دی جاتی - یعنی پانچ تولہ سے کم کے خریدار کو فی تولہ قیمت لگائی جاتی ہے - کوئی آرڈر آٹھ آنہ سے کم روانہ نہیں ہوسکتا براہ مہربانی فہرست میں دیکھکر آرڈر دیجیے (۴) اگر پارسل میں کسی کارکن سے غلطی ہو جائے - تو وہ نمبر بھیجکر جو پارسل کے ساتھ روانہ ہوتا ہے - جلد اطلاع دی جائے - فوراً تحقیقات کر کے تلافی کی جائے گی -

قواعد ایجنسی

(۱) ہر ایک طبیب اور عطار ایجنسی لے سکتے ہیں - (۲) ایجنٹ سے خاص رعایت یہ ہوگی - کہ ان کے ہر ایک آرڈر کے ساتھ خواہ وہ کسی رقم کا ہو - کمیشن دی جائے گی - (۳) مبلغ چالیس روپیہ سے زاید قیمت کی ادویات پر ۳۳ روپیہ فی سینکڑہ کمیشن دی جائیگی (۴) جو ایجنٹ اعتباری ثابت ہونگے - وہ نصف قیمت پیشگی میں دوا پی منگوا سکیں گے (۵) جواب طلب امور کے لئے ہمیشہ جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے (۶) ہر ایک قسم کی معجون مرکب دیسی وانگریزی ادویات جو فہرست میں درج نہیں ہیں نہایت ارزاں نرخ پر بھیجی جاسکتی ہیں - مگر ان پر کمیشن نہیں ہوگا ٭

طب جدید کتب عالمگیر کی نادر اور قابل قدر مضامین اور بانی انجمن خادم الحکمت کے ایسے نادر علمی مضامین ہیں جنہوں نے کایا طب قدیم کی پلٹ دی ہے۔ اسیں ممبران انجمن اور بانی انجمن خادم الحکمت کے مجرات بھی درج ہیں قیمت ۱۲ ر ممبران انجمن سے ۸ ر

طبی رہنما:- کتاب نقاں دوراں بقراط زماں جناب اُستاذ الاطبا حاذق الملک حکیم حاجی حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی و صدر طبیہ کالج دہلی و بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تصنیف ہے جس میں انجمن کی ضرورت اس کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط وغیرہ کے بیان کرنے کے علاوہ حکیم صاحب موصوف کی تیس سالہ علمی و عملی جدوجہد کا نچوڑ دیے آپ کے مختصر و مجرب پیشہ ایسے نسخہ جات ہیں جو دنیا کی کسی کتاب میں نہیں ملسکتے اور مجرب المجرب ایسے کہ انجمن موصوف کے صدہا ممبران کی مجموعی پریکٹس میں لاکھوں مریضوں پر تجربہ کرنیکے بعد صحیح اور زود اثر ثابت ہو چکے ہیں بسہ صحیح ترکیب ساخت اور استعمال کے طریقوں اور فوائد ثانیہ کے نہایت فراخدلی سے درج کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ ر ممبران انجمن سے ۸ ر

رموز طب:- یہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کی مکمل رپورٹ ہے۔ اس میں وہ پُر لطف مضامین ہیں جو کہ مجمع کثیر میں لائق اور فاضل ممبران انجمن اور خصوصاً اُستاذ الاطبا جیسے فاضل کامل موجد طب جدید نے ارشاد فرمائے ہیں۔ گویا طبی رموز و نکات کا ایک دریا بہ رہا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے ایسے نادر زمانہ مجرب نسخے ہیں جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حجم ایک ہزار صفحات قیمت ۸ ر

حرز جان:- کتاب انجمن موصوف کے سالانہ جلسہ ۱۹۲۳ء کی مکمل رپورٹ ہے۔ جس میں علاوہ علمی بے نظیر مضامین کے جن میں کا ہر ایک مضمون طبی رموز و نکات کا گویا دریا بہ رہا ہے۔ خصوصاً وہ مضامین جو کہ اُستاذ الاطبا صاحب نے طب جدید کو تمام مروجہ طبوں سے کامل اور عالیگیر اصول کیا تھ ثابت کیا ہے۔ علاوہ ازیں جناب بانی انجمن اور ممبران انجمن کی طرف سے سوا سو سے زاید مجربات درج ہیں۔ قیمت ایکروپیہ چار آنہ (۱ ر ۴ ر)

درمکنون:- کتاب انجمن موصوف کے جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کی مکمل رپورٹ ہے۔ جس میں علاوہ علمی مضامین کے سوا سو کے قریب ایسے نادر نسخے ہیں۔ جو صرف دیکھنے اور تجربہ کے بعد ہی ان کی قدر معلوم ہو سکتی ہے۔ کشتہ جات اور خصوصاً تابہ کے صحیح کشتہ جات بھی شرح صدر سے بتلا دیئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اسرار الخفی:- کتاب ۱۹۲۵ء کے جلسہ سالانہ کی مکمل روئداد ہے جس میں ممبران انجمن کے قیمتی

جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کی روئداد

مکمل روئداد طبع ہو کر شایع ہو رہی ہے۔ حجم ۲۲۰ صفحات قیمت ۴ ر

نوٹ مذکورۂ بالا کتابیں اکٹھی خریدنے والے کو ۱/۴ رعایت دی جائے گی۔

حکیمو! سُنو!!

فی زمانہ ہر ایک طبیب کا فرض ہے۔ کہ اپنے زیر علاج مریضوں کے اندراج کے لئے رجسٹر رکھے۔ اس سے پبلک پر رعب ہوتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک وقار قایم ہونے کا وسیلہ ہے۔ اگر طبی شہادت کے موقعہ پر رجسٹر ہمراہ ہو تو کسی حاکم کو بغیر تسلیم کئے چارہ نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں اس میں اور بھی بہت فوائد ہیں جیسے حقیقت محفوظ رہتی ہے۔ نسخے محفوظ رہتے ہیں۔ بوقت ضرورت کسی بڑے حکیم یا کسی بڑے افسر کو ملاحظہ کرا کر اپنے ریمارک کرائے جا سکتے ہیں جو سارٹیفکیٹ کام دے سکتے ہیں۔ قیمت رجسٹر ڈیڑھ سو صفحہ (۱۲ ر)

کلیاتِ طبِّ جدید

مصنفہ نقمان دوراں بقراط زماں جناب اُستاد الاطبا صاحب موجد طب جدید۔ اگر آپ صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں۔ تو کلیات طب جدید کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں طب جدید دیسی کے وہ تمام علمی مضامین اور قوانین علاج جن کا جاننا ہر ایک طبیب کے لئے ضروری ہے۔ بوضاحت بیان کئے گئے ہیں۔ عرصہ دس سال سے یہ کتاب زیر تصنیف تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اب یہ کتاب زیورِ طبع سے آراستہ پیراستہ ہو کر اشاعت پذیر ہو رہی ہے جسے شائقین ہاتھوں ہاتھ خرید کر اس کے علمی جواہرات سے متمتع ہو رہے ہیں۔ جس نے اس کتاب کو ایک دفعہ بھی دیکھ لیا ہے۔ عش عش کر اُٹھا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے طب جدید کا دالہ و شیدا بن گیا ہے۔

قیمت مجلّد (سے) ۳

کتابُ الاوجاع

یہ کتاب نقمان دوراں بقراط زماں جناب اُستاد الاطبا صاحب موجد طب جدید و بانی انجمن خادم الحکمت جیسے فاضلِ کامل نے طب جدید کو تمام مروجہ طبوں سے کامل با اصول اور عالمگیر ثابت کرنے کے لئے تصنیف فرمائی ہے۔ اِس کتاب میں اوجاع کے اقسام بمہ اسباب و علامات و طریق علاج درج ہیں۔ اوجاع کے متعلق جس قدر کتب طبی دُنیا میں موجود ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ہم پلّہ ایک کتاب بھی نہ ہوگی مُصنّف موصوف نے جس قدر عرق ریزی سے یہ ذخیرہ جمع کیا ہے۔ وہ قابلِ صد ہزار تحسین ہے۔ عاملانِ طب جدید کے لئے ایک صحیح دستور العمل مدون کر دیا ہے۔ حجم ایک سو سولہ ۱۱۶ صفحات۔ یہ کتاب مجلّد ہے۔ قیمت (عہ) ممبرانِ انجمن سے ۱۲ر

ملنے کا پتہ

مینجر دار الکتب انجمن خادمِ الحکمت شاہدرہ لاہور